UNIVERSAL LIBRARY
OU_226553
UNIVERSAL LIBRARY

A. Hydari Esq. B.A.

with
Respectful Compliments of
the Author.

S. A. Asgar Bilgrami.
29/1/15.

ہو المستعان

کتب خانہ

فلسفہ ازدواج

مولفہ

سیّد علی اصغر بلگرامی

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپا

۱۹۰۹ء

فلسفۂ ازدواج

مولفہ

سیّد علی اصغر بلگرامی

بشیر الدین خان کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۹ع

۶۲۸ ه

۱۷۳۶۱
ع - ف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین	صفحہ
دیباچہ	ا سے ۴ تک
محبت اور کتخدائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱
محبت سرمایہ زندگانی ہے ۔ محبت کی ذمہ داریان ۔ شادی کی برکتین تاثیر محبت ۔ موجودات عالم مین محبت کا ظہور ۔ محبت معلم روحانیت ہے ۔ محبت باعث نجات ہے ۔ محبت سے اتحاد ۔ محبت و عدالت مین فرق ۔ کثرت و وحدت ۔ معیشت ۔ کے لئے محبت لازمی ہے ۔ محبت ہفت اقلیم کی مملکت سے بہتر ہے ۔ محبت نفع و خیر ۔ میان بیوی مین محبت ۔ محبت خیر ۔ سچی محبت سے تہذیب اخلاق ۔	
تذکیر و تانیث کا امتیاز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۷

فہرست مضامین	صفحہ
ہر ایک بجائے خود اعلی ہے دونون ملکر ایک بنتے ہین۔ شادی سے کمال حاصل ہوتا ہے۔ زن و مرد کے قواے جسمانی مین فرق۔ قواے عقلیہ کا اختلاف۔ لانگ فیلو کا فیصلہ۔ خانگی خوشی کی تصویر۔	
شوہر بیوی اور گھر کے متعلق ہدایات۔	۹
کنوارون کو مشورہ۔ انتخاب زوجہ کے متعلق ہدایات۔ دو مختلف مزاجون کا اتحاد مفید ہوتا ہے۔ مسئلہ انتخاب مین ایک ضروری بات۔ کس سے شادی نکرنا چاہیئے۔ منگنی ہونے کے بعد کب شادی کرنا چاہیئے۔ محبت کرنے والی بیوی کیونکر مل سکتی ہے۔ گھر کو مرکز ثقل بناؤ۔ جذبات انسانی کو محبت سے الگ رکھنا چاہیئے۔ اتحاد کی طاقتین۔ اختلاف طبائع کا فائدہ۔ اظہار محبت کا فائدہ۔ شوہر کو اپنی بیوی کے روحانی اور جسمانی دونون صفات کا عاشق ہونا چاہیئے۔	
سلسلہ جاریہ	۱۸
کیا شادی کرنا غلطی ہے؟ کیا شادی لاٹری ہے؟ ازدواج رکن	

صفحہ	فہرست مضامین
	انسانیت ہے - ازدواج حب وطن کا موجد ہے - بیاہ کی قدامت متاہل اور مجردون کی عمرین تفاوت - مجرد اور متاہل لوگون کی طرز معاشرت تجرد - مولد امراض ہے - ازدواج جسم وجان کی دوا ہے - بیاہ کی ضرورت عقلی - انسان کو ہمیشہ شادی کرنا چاہئے - شادی عمر درازی کی جڑ ہے - ازدواج ایک امر طبعی ہے - عورتون کی کن حقوق مین پرورش کرنا چاہئے - راحت اور کاہلی ایک دوسرے کی مخالف ہین - محنت سے راحت ہے - قسمت اور محنت کا موازنہ - ہر کام مین فرض کا خیال - زندگی مین کوئی مقصد پیش نظر رکھنا چاہئے - با اصول زندگی کی تصویر - محنت کی تائید مین - قسمت کی تعریف - ایک بے مثال اصول -
۳۰	**شوہرون کے لئے میانہ روی -** مباشرت کے تین اصول - شادی سے خدا کا مقصد - اعتدال سے راحت ہے - اعتدال کا ذریعہ مستقل مزاجی - حس شہوانی محکوم کیجا سکتی ہے - مقاربت نسوانی سے تین فائدے - بے اعتدالی کے نقصانات

صفحہ	فہرست مضامین
	تعریف اعتدال - انسانوں کی زندگی کے تین دور - شوہر کا فرض - بیوی کا فرض - اعتدال حاصل کرنے کا طریقہ - اعتدال کا دوسرا طریقہ تیسرا طریقہ - چوتھا طریقہ - احتیاط کے فوائد -
۴۲	**پاک بازی اور دیانت داری** . . . .
	مرد اور عورت کے لئے قانون قدرت کی یکسانیت - خیانت بزدلی ہے - ضعیفی کا روح فرسا خیال - شادی کے قول و قرار کو ایفا کرو -
	حصہ دوم
۴۴	**دلہن** . . . . . .
	عورتوں کی تین قسمیں - فقدان شہوت کی وجہ - عورتوں میں قوت تولید کب تک رہتی ہے - زوجین پر شادی کا اثر - معیشت میں اختلال کی وجہ - کثرت مباشرت سے کون زیادہ متاثر ہوتا ہے - کم سنی کی شادی - تعلق ناجائز -
۴۷	**دلہن اور گھر کی حفاظت** . . . . .

فہرست مضامین	صفحہ
نوجوانون کی غلطیان - شادی کے وقت لڑکیون کے مزاج کی حالت - نادان بیوی اور پرجوش شوہر - مسز ڈفی زن و مرد کے تعلقات پر - ڈاکٹر سے نی کی نصیحت - سیاست زوجہ - ھیبت کرامت - شغل خاطر - افراط محبت - مصالح کلّی مین مشورہ - لہو لعب - سیاستِ شوہر - پابندی - مستعدی و کفایت شعاری - ادب و لحاظ - حسن سلوک و فرمانبرداری - خوش روئی - خوش سلیقگی - معاملہ فہمی - پابندی - عادت کی خوشنمائی -	
سلسلہ جاریہ دولہن اور گھر کی حفاظت	۵۲
شب زفاف کے متعلق نوشاہ کو انتباہ - غشار بکارت - نیک اور شائستہ عورتون کی علامات - عورتون کے بعض قومی صفات مان کی سی بی بی - بہن کی سی بی بی - دوست کی سی بی بی - بی بی آقا کی طرح - بی بی غلام کی طرح - چور بی بی - دشمن بی بی - ایک نئی دلہن کے جذبات کسی ایک کا والدین کے ساتھ رہنا غیر مفید ہے - گھر کا فائدہ - نئی زندگی کی ابتدا کیونکر کرنا چاہیئے - قرض - قرضدار کی حالت	

صفحہ	فہرست مضامین
	قرض کا انجام - قرض سے بچنے کا گر - زیادہ طلبی کرنا حماقت ہے - کفایت شعاری کے اصول - پہلا قاعدہ - دوسرا طریقہ - تیسرا طریقہ چوتھا طریقہ - سلیقہ اور اسلوب - کفایت شعاری آزادی کی ماں ہے ایک فرد کا قابل تقلید اصول - خانگی مسرت بین التفات و قدردانی سے اضافہ ہوتا ہے - گھر کی طاقتین - منزل راحت کون سا گھر ہے - گھر کی روح آرام ہے -
۶۶	**مان اور اولاد** - - - - - - -
	شوہر کے اظہار محبت سے بیوی نہین تھکتی - ہر چیز کی خصوصیت اوسکا جوہر ہے - مان کی تربیت و تعلیم و قوم کی تعلیم ہے - اولاد کی نیک و بد روش کے ذمہ دار اوس کے بزرگ ہین -
	بیوی کے فرائض اور شوہر کی قدرشناسی - اولاد نعمت عظمی ہے شادی کی غرض اولاد - لاولد رہنے کی خواہش - اولاد کی طرف سے بے توجہی - بے اولادی اور غذا کا تعلق - بے اولادی اور بے اعتدالی عورتون کے عقیم ہونے کا سبب - حیض قابلیت تولید کی دلیل ہے

فہرست مضامین

ایام حیض مین عورتین زیادہ اثر پذیر ہوجاتی ہین - حمل کے لئے موافق ایام - حیض مین بے انتظامیان اور اُس کے اسباب - رحم اعضائے تناسلیہ نسا ر کا سردار ہے - عورت کے معنی رحم اور رحم کے معنی عورت ہے - مرد کی شادی کے لئے مناسب عمر - نوعمری کی شادی اور اُسکے نقصانات - زن و مرد کس سن مین شادی کے قابل ہوتے ہین - مثال خورد سال کا میوہ - عورت کی شادی کے لئے مناسب عمر - گھر اور اولاد کی نعمت ایک قابل رشک ودیعت ہے - مردون اور عورتون مین قوت تولید کب تک رہتی ہے - جوان شوہر اور عمر رسیدہ عورت - جوان لڑکی اور پیر فانی - نامتناسب ازدواج اور اوس کا انجام -	
اولاد اور وراثتی اثر	۷۶
اولاد کی خواہش ایک ودیعت ہے - استقرار حمل - اسقاط حمل - کثیر الاولادی کا علاج - استقرار حمل کے بعد صحبت سے کب تک پرہیز کرنا چاہیئے - بچون کے تندرست پیدا ہونے کے لئے ماں باپ کا تندرست ہونا -	

فہرست مضامین	صفحہ
قوت تولید	۷۸
جماع - امکان جماع - عورت کے اعضائے تناسل - کیا عورتون کو بھی انزال ہوتا ہے - شہری زندگی اور کثرت جماع - عورتون مین تناسل کا کارخانہ مردون سے بڑا ہوتا ہے -	
قابلیت القاح - طبقہ عالی اور طبقہ اسفل کے حیوانات مین قابلیت تولید کا امتیاز - قابلیت تولید کے کمال کا زمانہ - عورت ہر ہر مہینے مین ایک انڈا دیتی ہے - انڈا کہان نشو ونما پاتا ہے - نطفہ قرار پانے کا بستہ راز - القاح کہان واقع ہوتا ہے - تلقیح کے بعد کیا کارروائی ہوتی ہے - رحم مین اگر القاح واقع ہو تو نطفہ کیون قرار نہین پاتا - القاح کب واقع ہوتا ہے - القاح صحیح واقع ہونے کے لیے کب صحبت کرنا چاہیے - کیا جبری جماع سے عورت حاملہ ہوسکتی ہے ؟ حیض کا جاری ہونا کس بات کی خبر دیتا ہے - منی کے کیڑون کی عمر - کن عورتون مین قابلیت القاح زیادہ ہوتی ہے - القاح کے لیئے ناموافق ایام - اختیار تولید -	

صفحہ	فہرست مضامین

امیدوار ماں ۸۴

بیوی کو راحت رسانی کا اصلی زمانہ - حمل کے علامات - ماں کا اثر بچہ میں - ایام حمل میں تکالیف کے تین وجوہ - مضر غذائیں - مفید میوے - امتلاء کا علاج - ایک ماں کا تجربہ - اکل و شرب میں اعتدال و احتیاط - حاملہ کی پوشاک - حاملہ کے لیئے ریاضت - مضر باتیں - بے خوابی کا علاج - ہر بچہ کا قدرتی حق - والدین کی بے احتیاطیوں کے نتایج - ایک پروفیسر کا تجربہ - ماں کی قلبی کیفیت کا اثر بچہ میں بچہ کی تعلیم کا اصلی زمانہ - ماں کی طبیعت کی تاثیر - رابرٹ برنس کی ماں نپولین کی ماں - ایک دوسرا تجربہ - فیکسن کی ماں - دوران حمل میں کتب بینی کا اثر - ماں کے تصور بد کا اثر اور اُس کا علاج - حاملہ کو ہدایات استقرار نطفہ کے وقت والدین کی خاصیت - بچہ کو قوی بنانے کا طریقہ - بچہ عقلمند کیونکر بن سکتا ہے - بچہ کو مقرر اور مصور بنانے کا طریقہ کاریگر مصور اور طبیب کی اولاد - بدصورت ماں باپ سے خوبصورت اولاد کیونکر پیدا ہو سکتی ہے - خوبصورت ماں باپ سے بدصورت بچے

صفحہ	فہرست مضامین
	کیون پیدا ہوتے ہین - تصویر اور تصور کا اثر - الولد سر لابیہ - اولاد اکبر کا باپ سے مشابہ ہونا - لڑکا یا لڑکی کیونکر پیدا ہوسکتی ہے - عورت کے لئے پرہیزگاری کا زمانہ - ایام حمل مین صحبت کے نقصانات - شوہر کا سلوک اپنی حاملہ بیوی کے ساتھ - مولود کا وزن اور طول - پیٹ کی مالش مولود کی آفرنیش - ولادت کی پہلی علامت - وضع حمل کے بعد بندش کی حد -
۹۵	**ولادت** . . . . حاملہ کے دن کب پورے ہوتے ہین - درد زہ کی حالت - بچہ کی تنفس کے متعلق بعض عملی طریقے - والدہ اور مولود کے متعلق ہدایات تسمیہ خوانی - دایہ کیسی ہونا چاہیئے - بچون کو تعلیم دینے کا طریقہ بچون کی غذا - بچون کو غسل - پوشاک - بوسہ بازی کی عادت بچون کی تعلیم - تربیت اولاد - خدام پر نگرانی - بچون مین تقلید کا مادہ تعلیم یافتہ مان - بچون کو ڈرانے کی عادت - غلط گوئی کی عادت کیونکر پیدا ہوتی ہے - بچون کے ساتھ کیا پالیسی اختیار کرنا چاہیئے

فہرست مضامین

ریعان شباب مین بچون کی حفاظت - عقائد دینی کی باتین - نصائح دلپذیر سے برُے عادات کا ازالہ کرنا چاہیئے - زندگی عادات کا مجموعہ ہے - تعلیم کی بنیاد پاکیازی اور مذہبی اصول پر - لڑکون کی ابتدائی تعلیم عادات وتمثیل مین ہے - تعلیم سے مطلب کیا ہونا چاہیئے - شام کا وقت - جلس مال - بچون مین تربیت جسمانی کا مذاق - حرکت صاف ہوا - روشنی - ایک تجربہ - جسم ودماغ کی تفریح ضروری ہے - لارڈ ڈربی کا قول - لڑکون کے لئے ورزش - لڑکیون کے لیئے مفید کھیل - لڑکیون کی ریاضت - مرض تشنج - درد - ہائیڈروکفلس - سوزش حنجرہ - کرم شکم - بچون مین تہذیب اخلاق

خاتمہ - کامیابی کے اصول ۱۰۹

کامیاب زندگی کے لوازمات - امرسن خصلت پر - خصلت دولت سے بالاتر ہے - خصلت وسیلہ عروج ہے - اخلاقی اور جسمانی قوت - کیرکٹر قومون کا معیار تہذیب ہے - صرف دماغی تربیت سے چال چلن درست نہین ہوتا -

صفحہ	فہرست مضامین
	عمدہ کیرکٹر زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد ہونا چاہیئے - لارڈ ارسکن کا ایک اصول - اغراض و مقاصد کی دیانت - پختہ خصلت کی مثال کسی کے کیرکٹر کی محک آزمائش - اعلیٰ دماغی تعلیم اور خصلت کی عمدگی دو علیحدہ چیزیں ہیں - اکثر زبردست عالموں میں بھی کس کی بات کی کمی رہتی ہے - کامیابی کی حقیقت یا ختلاف خیالات - بالعموم کامیابی کیونکر حاصل کی جاتی ہے - اصلی کامیابی حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے - عام طور پر کامیاب لوگ کون ہوتے ہیں - خصلت کیا ہے؟ بے داغ خصلت سے متعلق شکسپیر کی ہدایت - ظاہری کامیابی کامیاب شخص کی شناخت - مدعا کی تخصیص کامیابی کے لئے مشروط ہے - کولمبس - نپولین اور واشنگٹن - مدعا کی نوعیت تحصیل مدعا کا طریقہ - اتفاقات سے تجربہ حاصل کرو - ایک فلسفی کا قول - سرگرمی اور ہمت - جوہر اصلی - خود ستائی - اشرف الناس کون ہے - زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ - انسان فاعل مختار ہے اخلاقی جرأت - عام کیفیت زندگی - تصویر کا دوسرا رخ - نیک

صفحہ	فہرست مضامین
	چلنی کس کو کہتے ہین - قوت ارادی اور نوخیز عمر - عزم متین - مسئلہ ارتقاء - کیا دنیا مین انسان کا وجود عبث ہے فرائض انسان - عملی زندگی - صرف ذہنی لیاقت کی فضول نخوت - مذہب اور فرائض سے عالمگیر لاپرواہی - صرف دماغی تعلیم لامذہب بناتی ہے - نیوٹن ذہین - اور باایمان تھا - زندگی ایک کتاب ہے - عقل سے کمال حاصل ہوتا ہے - لقمان کا اصول ہے - بُرے عادات سے انسان کیونکر محفوظ رہ سکتا ہے - توکل - اعتدال امید - مذہب - عمر درازی کا سبب ہے - شادی کے متعلق معمر لوگون کا خیال - تجرد کی زندگی - عمر درازی کے مخالف ہے - عمر درازی حاصل کرنے کے طریقے - عمر درازی کا راز - انسان کامل -
۱۳۱-۱۳۲	ضمیمہ . . . .

بحمد اللہ تمت بالخیر

فلسفہ ازدواج کی نسبت سربراوردگان ملک کے خیالات

تقریظ دلپذیر شمس العلماء مولینا الطاف حسین صاحب حالی مدظلہ

پانی پت ضلع کرنال ۱۲ دسمبر ۱۹۰۹ء

جناب من - عنایت نامہ مظہری پرچہ ہذا پہنچا - افسوس ہو کہ میری صحت اور طاقت نے بالکل جواب دیدیا ہے - مختلف عوارض مین مبتلا ہون لکھنا پڑہنا گویا بالکل موقوف ہوگیا ہے - باینہمہ آپ کی مفید اور مناسب وقت تصنیف "فلسفہ ازدواج" کو اکثر مقامات سے دیکھا اگر مین کچھہ لکھہ سکتا تو یہ کتاب ضرور اس قابل تھی کہ اس پر مفصل ریویو لکھا جاتا مگر سردست اس قدر کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ آپ نے یہ کتاب لکھکر ملک اور قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے - میرے نزدیک ہر متاہل اور غیر متاہل شخص کا فرض ہے کہ اس کتاب کو اول سے آخر تک بار بار پڑہے اوسکی ہدایتون پر عمل کرے اور جس ہدایت پر خود عمل نہ کرسکتا ہو اوسپر اپنے متاہل دوستون اور عزیزون کو اور اون نوجوانون کو جو عنقریب اس جوئے کو اپنی گردن پر رکھنے والے ہین اونپر عمل کرنے کی تاکید کرے کیونکہ یہ ہدایتین ماؤن اور بچون کی صحت اور بقائے نسل کیلئے

ایسی ضروری ہین کہ اون سے کسی طرح مضر نہین - امید ہے کہ آپکی

یہ کتاب ملک مین نہایت مقبول ہوگی ۔ زیادہ نیاز -

خاکسار الطاف حسین حالی

ریختہ کلک جواہر سلک خان بہادر شمس العلماء مولینا محمد ذکاء اللہ صاحب ایل ایل ڈی

فلسفہ ازدواج اُردو زبان کی دلہن کے گوش و گردن مین بیش بہا زیور پہنا کے زیب و زینت تازہ دی ہے وہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس نے اُردو علم ادب مین ایک نیا جوبن اور حسن ایسا پیدا کیا ہے کہ لوگ اوسے دیکھکر ضرور مسرور ہونگے - اسمین اول محبت کا بیان ہے - بہ براہین متین ثابت کیا ہے کہ محبت پر کل انتظام گیتی کا مدار ہے - محبت ہی نے ازدواج کو پیدا کیا - اسکے تمام جزئیات و کلیات کو بڑی باریک بینی اور موشگافی سے فلسفیانہ بیان کیا ہے - تاہل و تجرد کے فائدون اور نقصانون کو میزان عدل مین تولکر تاہل کے پلڑے کو گران اور تجرد کے پلڑے کو سبک فلسفیانہ ثابت کیا ہے تاہل کا نفع عظیم بقائے نوع اور اولاد ہے - تاہل ایک پیراک ہے کہ محیط عدم سے اولاد کے موتی نکال کر بابایون کی گردن کا زیور بناتا ہے - تاہل

باعث ہے کہ عورت اور مرد کو آمیزش دیگر ثمر اولاد سے ماباپون کو متمتع کرتا
ہے۔ تاہل صیقل گر ہے کہ آئینہ دل کو عیال کی کدورت کے خاکستر مین
غوطہ دیتا ہے کہ اندیشہاے نفسانی وخطرات شیطانی کا زنگ اڑ جائے۔
تاہل آتش زن ہے کہ خاندانون کے چراغ روشن کرتا ہے۔ اولاد خوان جہات
کا نمک اور دیدۂ دل کی عینک ہے جیسے کہ جانورون کو پھنسانے کے لیے
دانہ پھیلایا جاتا ہے جسکی چاہ مین وہ جال مین پھنس جاتا ہے۔ ویسی ہی
عورت و مرد کو تزویج کے دام مین پھنسنے کے لئے اولاد کا دانہ ڈالا جاتا ہے
جسکی خواہش کے سبب سے وہ دام مین آجاتے ھین۔

کتاب مین بیان کیا گیا ہے کہ ازدواج سے انسان مین ساری نیکیان پیدا
اور اس سے برائیان دور ہوسکتی ہین بہت سے حکماء و عقلاء و علماء و فضلاء
کی رائین اور کلمات مقدسہ اور نہایت دلچسپ قصص ازدواج کے بارے
مین لکھے ہین اور جہان سائنس اور علم تشریح کی ضرورت پڑی ہے وہان ان کو
تشریح و توضیح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے تیئن سب محلے
بالفضائل اور مخلی عن الرذائل بنانا چاہتا ہے وہ اس کتاب کو بالاستیعاب
دل لگا کر مطالعہ کرے اور دیکھے کہ اسمین کیسے جواہر ریزے بھرے ہوئے

ہین جو اسکے خریدار کے ہاتھ آسکتے ہین۔

دہلی ۴ اڈسمبر ۱۹۰۹ء محمد ذکاء اللہ

از شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی ایم اے بیرسٹرایٹ لا

حیدرآباد ۴ ابہمن ۱۳۱۹ ف

مکرمی - آپ کی بھیجی ہوئی کتاب پہونچی - مین نہایت ممنون ہوا میری رائے مین یہ نہایت مفید ہوگی - والسلام

سید علی بلگرامی

از شحات قلم مولوی محمد عزیز میرزا صاحب بی اے - ہوم سکرٹری (پنشنر) ریاست نظام دام ملکہ

مین نے فلسفہ ازدواج کا مطالعہ اول سے آخر تک کیا - یہ رسالہ ایک امریکن مصنف کی مشہور کتاب واٹ اے ینگ ہسبنڈ آٹ ٹو نو سے اقتباس کیا گیا اور اسکی تالیف مین دوسری تصانیف سے بھی مدد لی گئی - پیرایہ بیان نہایت دلکش اور عبارت چست اور بامحاورہ ہے اگرچہ کتاب کے مضامین ایسے تھے کہ آسانی کے ساتھ جادۂ تہذیب ہاتھ سے جا سکتا تھا - لیکن مولف نے ہر مضمون ایسی خوبی اور شائستگی کیساتھ ادا کیا ہے کہ یہ رسالہ بلا تکلف

نوجوانون کے ہاتھ مین دیا جاسکتا ہے اور اس کا مطالعہ اون کے حق مین ہر طور پر نہایت مفید ہوگا۔ مصنف نے جا بجا مقبول مصنفون کے اقوال سے اپنے دلائل کو قوی کیا ہے جس سے کتاب کی قیمت اور بڑھ گئی ہے۔

آخر مین اس امر پر بحث کی ہے کہ انسان کی رسائی اپنی فطرت کے کمال تک کیونکر ہوسکتی ہے اور یہ گویا تمام کتاب کی جان ہے۔ اس مین نوامیس فطرت پر بحث کر کے کش مکش حیات کے ایسے ایسے راز بیان کیے گئے ہین جو انسان کو کارزار ہستی مین سرخرو بنانے کے لئے کیمیا اثر ہین۔ ہم سید علی اصغر صاحب بلگرامی مددگار اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ کو مبارکباد دیتے ہین کہ اونکی سعی نے اُردو لٹریچر مین ایک مفید اضافہ کیا ہے فقط خاکسار محمد عزیز مرزا جعفر منزل علیگڈہ ۔ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

از کلک گوہر سلک مولوی سید احمد صاحب دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ دہلی کوچہ پنڈت ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

مکرمی معظمی جناب مولوی سید علی اصغر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ فلسفہ ازدواج کی ایک جلد میرے پاس اور ایک شمس العلماء منشی ذکاء اللہ صاحب کے پاس پہنچ گئی ہے اگرچہ ہم دونون علیل ہین اور منشی

صاحب تو ابہی اوس کے پڑہ لینے کیواسطے تیار نہین مگر مین نے بالاستیعاب دیکہنا شروع کردیا اور درحقیقت آپنے ملک پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور خاصکر مسلمانونکی سوشل حالت پر جو توجہ فرماکر اس کتاب کے ذریعہ سے اوسکی سہل و آسان اصلاح و ترکیب تجویز فرمائی ہے اس سے بہتر ناممکن ہے۔ یقیناً بدگمانی کی خرابیان بہی ضرور دکہائی ہونگی۔ جہانتک مین ابہی نہین پونہچا گو براے نام یہ ترجمہ ہے مگر میرے نزدیک تصنیف کا درجہ رکہتا ہے۔ فی زمانہ ایسی کتابون کی بہت ضرورت ہے مگر لکہنے والے اور دماغ سے اوتار کر سمجہانے والے میسر نہین۔ منشی ذکاءاللہ صاحب کی راے بہی اسکی نسبت نہایت عمدہ ہے مین انشاءاللہ تعالی اسے پورا پورا پڑہ کر مفصل راے لکہونگا جسکا خلاصہ یہی ہوگا جواب عرض کیا۔ فقط

آپکی یادآوری کا مرہون احسان

سید احمد دہلوی

ازخامہ عنبر شمامہ منشی نادر علی خان صاحب نادر کاکوروی

نئی تالیفات اور تصنیفات مین چند ہی کتابین اُردو لٹریچر مین ایسی اضافہ ہوئی ہین جو اخلاق و معاشرت پر براہ راست اچہا اثر ڈالنے والی ہین

اور اسلیئے اُردو کتبخانہ کا ادن کو سرمایۂ ناز کہنا بجا ہے۔

ان قابل قدر تصنیفات مین ایک فلسفہ تعلیم ہے اور دوسری فلسفہ ازدواج ہرچند فلسفہ ازدواج موخر الاشاعت ہے لیکن بلحاظ ضرورت فلسفہ تعلیم سے مقدم ہے کیونکہ جس طرح ایک تربیت آموز باپ بنجانے سے پہلے لائق شوہر ہو لینا ضروری ہے اسیطرح اولاد کی تعلیم پر غور کرنے سے پہلے فرائض زن و شو سے واقف ہو جانا لازمی ہے۔

فلسفہ ازدواج کو قابل مترجم نے اس خوش سلیقگی اور اختصار سے ترتیب دیا ہے کہ برخلاف فلسفہ تعلیم کے قوت حافظہ پر اوسکا نقش بہت آسانی سے قایم ہو سکتا ہے اور اسلیئے اخلاقی اصلاح مین وہ نہایت سہولیت سے کام دینے والی مشین ہے۔

ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی اور مین سید علی اصغر صاحب کو مبارکباد دیتا ہون کہ اونھون نے یہ قابل رشک عزت حاصل کی ہے

نادر علی خان نادر

کاکوری

۱۹ دسمبر ۱۹۰۹ع

از نتیجہ فکر ارجمند مولوی محب حسین صاحب مدیر معلم نسوان

فلسفہ ازدواج پر ایک مختصر ریویو

اس نام کی ایک جدید کتاب مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی نے
جو اسکے مصنف ہین بغرض ریویو میرے پاس بھجوائی ہے جسکو مین نے
بغور مطالعہ کیا۔ واقعی کتاب قابل قدردانی خلائق ہے مجھے امید ہے
کہ اس کتاب سے پبلک کی وہ ضرورت جسکو مین مدت سے محسوس
کر رہا تھا بخوبی دفع ہو جائیگی اور اوسکو ازدواج کے متعلق ضروری مختصر ہدایتین
نہایت ہی ارزان قیمت مین دستیاب ہو جائینگی۔ مصنف نے اس کتاب
کو حتی المقدور عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے تاکہ قوم کے زن ومرد
دونون اس سے فائدہ اوٹھائین اور ازدواج کے تمام پہلوؤن پر ایک
سرسری نظر ڈالی ہے دراصل یہہ کتاب محض ترجمہ ہی نہین بلکہ ایک
قسم کی تالیف ہے جو غور و فکر کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کی
چھپائی کاغذ اور تحریر سب اچھی ہین اور اس محنت وجانفشانی کے مقابلہ
مین جو مصنف نے اسکی تالیف مین اوٹھائی ہے اسکی قیمت بھی واجبی
ہے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ شادی بیاہ ملک سوسائٹی اور تمدن کی اصل ہے

اور اسی پر تمام گھر کی خوشیاں عیش و آرام بلکہ اخوت کی نیکیاں بھی منحصر ہین انسان کے تمام دنیوی کاموں ہین سب سے اہم کام شادی ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری قوم ہین آجکل سب سے زیادہ سہل اور آسان بلکہ ناقابل توجہ یہی بیاہ کا مسئلہ ہے۔

واقعی اگر غور سے دیکھا جاوے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ لوگ اس شادی بیاہ کو ایک کھیل تماشہ یا لاٹری سے زیادہ وقعت دار چیز نہین سمجھتے۔ انہین اس سے کوئی سروکار نہین کہ شوہر و زوجہ کی خوشی اور راحت کن امور پر منحصر ہے جن کا خیال شادی بیاہ مین اشد ضروری ہے۔ اس ناسمجھی اور ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ صدہا گھرون مین تعلقات زوجہ و شوہر مین کشیدگی واقع ہے اور خاوند کو بیوی اور بیوی کو خاوند وبال جان ہے صرف برائے تمام حظ نفسانی کے لئے جو چوپاؤن کو بھی میسر ہے رشتہ شادی بیاہ قایم ہے اسکے سوا اور کوئی لطفِ زندگی اور راحت قلبی بیوی کو میان سے اور میان سے بیوی کو نصیب نہین۔

ظاہر ہے کہ گھر کی خوشی میان اور بیوی کی باہمی محبت۔ ہم خیالی اور مناسب مزاجی پر منحصر ہے ورنہ جہان یہ باتین نہین وہان گھر بھی دوزخ کا نمونہ ہے بچون

والدین کی نا اتفاقی سے جو بُرا اثر پڑتا ہے اس کا بیان کرنا ہی فضول ہے عوام الناس تک اسبات کو بخوبی جانتے ہین کہ جیسا درخت ہوتا ہے ویسے ہی اسکے پھل بھی ہوتے ہین - اگر مان اپنے خاوند سے محبت والفت نہین کرتی تو اولاد بھی محبت پدری سے خالی ہوتی ہے -

یہ بات اکثر تجربہ مین آئی ہے کہ حالت حمل مین جس مرد سے عورت کو محبت ہوتی ہے بچہ کو بھی بالطبع اوسی مرد سے رغبت ہوتی ہے اور وہ فطرتاً اوسکی طرف مائل ہوتا ہے - برخلاف اسکے جس عورت کو اپنے شوہر سے نا اتفاقی اور مخالفت ہوتی ہے تو اوسکی اولاد مین بھی یہ اختلاف اور عدم محبت کسی نہ کسی شکل مین ظاہر ہوتا ہے شادی بیاہ مین بڑی چیز محبت ہے مگر یہ کسی شخص کے اختیار مین نہین - یہ ممکن نہین کہ ایک مرد ہر عورت کو پسند کرے اور ہر عورت ہر ایک مرد سے محبت کرنے لگے جسکے گلے وہ باندہ دیجاوے - ہرگز نہین - عاقل عورتین اور مرد باوجود عدم محبت کے بھی ظاہرداری کا برتاو کرتے ہین اور دلونمین باہم گرکچھ الفت نہین رکھتے لیکن عوام الناس کو اپنے دلونپر قابو نہین ہوتا اسلئے زوجہ و شوہر مین بہت ہی جلد نا اتفاقی اور منافرت ظاہر ہوجاتی ہے اور شادی بیاہ کی خوشی دائمی رنج و تکلیف سے بدل جاتی ہے مگر افسوس کہ اس زمانہ مین اظہار محبت کا موقع شادی بیاہ سے

پہلے لڑکے اور لڑکی کو دیا ہی نہین جاتا اور وہ بیچارے عقد کے بارے مین ایسے مجبور ہین جیسے جیل خانے کے قیدی۔ ممکن ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے سے لوگ محبت ایسے ضروری مسئلے پر غور وفکر کرنے لگین اور یہ بات بہی نہایت مفید ہے جو اس کتاب سے پبلک کو حاصل ہوسکتی ہے۔

راقم محب حسین

حیدرآباد - ۸ ذی حجہ ۱۳۲۷ھ

از رشحہ خامۂ بزم آراے خوش بیانی نخلبند گلزار معانی خان بہادر مولانا سید علی محمد صاحب شاد عظیم آبادی مدظلہٗ

ہماری ہندوستان مین جن مضامین کی کثرت تمام اشاعت ہونی چاہیئے اور ایک مدت سے مین جسکا جویا تہا انہین مضامین پر مشتمل یہ کتاب ہے (جسکا مبارک نام فلسفہ ازدواج ہے اور جسکو اوسکے مصنف علامؒ نے ازراہ عنایت میرے پاس ارسال فرمایا ہے) مین نے باوجود کثرت اشغال کے نہایت شوق سے اسکو پڑہا حقیقت یون ہے کہ ایسی کتابونکی ضرورت اس ملک مین خاصکر کے اتنی زیادہ ہے جتنی کہ ازدواج کی ضرورت ہے۔ کتاب مذکور بہ حیثیت مجموعی فلسفہ اور اخلاق اور طرز معاشرت اور ماحصل تزویج کو دلائل واضحہ کے ساتھ بتاتی ہی جو ناکحین والدین یا ناکحین ازخود شادیان کرلیتے اور بعد کو تاعمر پچتاتے ہین یا ایسے ناکحین جو آپس کے اختلاف مزاج سے گہبراکر قطع تعلق کرلیتے یا روزانہ سختیان سہ کرکسیطرح تلخ زندگی بسر کرتے ہین اونکی حق مین یہ کتاب ایک شیر باتدبیر اور ناصح شفیق کا کام دینے والی ہی پچیس برس ہوئے کہ میرے ایک عزیز قریب کی شادی درپیش تہی بعض اہل قرابت نے بسبب رسم بڑی دہوم دہام اور فضول سامانون کیساتھ بدہا دہجیا

جس قدر زرتار کپڑونمین لاگت آئی تھی اوس سے کہین زیادہ ظاہری تزک مین خرچ کردیا۔
وہ سامان توخیر لڑکون کا کھیل تھا۔ رہے جوڑے تو وہ ایسے بھاری تھے کہ پہننے کے
مصرف مین بھی نہ آئے اور دہرے دہرے مندرس ہوگئے۔ مین نے بھی اونکو بدھاوا
بھیجا اوسکی کیفیت سنئے جس معاشرت زن وشوپر ایک کتاب لکھی اور بطور ابواب
وفصول کر چند جوڑے اسمین قایم کئے اور ہر جوڑے مین ایک مضمون ازدواج کے متعلق لکھا
چار پانچ جزو کی ایک کتاب طیار کرکے چھپوا ڈالی اور نام اوسکا بدھاوا رکھا۔ سب کتابونکو
خانچون مین لگایا اور کچھہ زر نقد اور ایک قیمتی انگوٹھی بھی کشتی مین رکھی۔ دس شرفا
وروساء کو ہمراہ لیکر اون عزیز کے گھر سامان مذکور کے ساتھہ گیا اور کتاب مذکور کو اول
سے آخر تک پڑہکر سنایا "گوش زدہ اثر سے وارد" اسمین شک نہین کہ اون عزیز کے
مشکل اوقات مین اوس کتاب نے مصلح کا کام دیا۔ لیکن چونکہ پچیس برس اُدہر پہلے پہل مین نے
یہ کام کیا تھا اور قوم مین ایسی چیزونکی قدر اور مانگ نہ تھی لوگ اس انوکھی بات سے نہایت
بھیانک ہوگئے اور بعض نے اسکی ہنسیان اوڑائین۔ بہرکیف اب خدا کے فضل سے ملک مین عالی خیال
اور روشن ضمیر کثرت سے پیدا ہوتے جاتے ہین امید ہی کہ کتاب فلسفہ ازدواج کو لوگ نہایت قدر کی
نظر سے دیکھینگے اور اسکی ہمدردانہ نصیحتونپر دل سے عمل کرینگے مجھے جو کچھہ تامل ہی وہ یہ ہے کہ
بعض مضامین اسکی محض مردون ہی کے پڑہنے کے ہین مستورات اور خصوص کنواری لڑکیان
پڑہ نہین سکتین۔ باقی ہر حیثیت سے نہایت قابل تعریف اور مصنف علام کی دلسوزی اور محنت
ہر طرح قابل داد ہی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فقط نمقہ بمیناہ سید علی محمد شاد از عظیم آباد پٹنہ

اعلان۔ کتاب کی حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے اور اسکے کل حقوق بحق مولف محفوظ ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

رسالہ ہذا کا ماخذ امریکہ کے مشہور مصنف ڈاکٹر سلوے نس اسٹال کی تصنیف لطیف ہے - اُن کی مقبول عام کتاب "نوجوان شوہر کو کیا جاننا چاہیئے" جس مین تاھل کی ضرورت اُس کے اختیار کرنے کے فوائد - ترک کی مضرتین اور بے شمار مفید و دلچسپ باتین بیان کی گئی ہین - اُس مین سے غیر ضروری امور کو قلم انداز کر کے ہم نے یہان پر نہایت سودمند باتون کو اخذ کیا ہے - اور اثنائے ترجمہ مین بے شمار جدید مطالب وضاحت و سلاست کی خاطر اوس پر اضافہ کئے ہین - اس مضمون سے عدم واقفیت جو نتائج بد پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے ہر زن و مرد کے چہرہ سے اوسکی تاثیر عیان ہے - اِس لئے کہ خاندان کے بزرگ

اور پختہ کار لوگ روزمرہ گفتگو مین زن و مرد کے تعلقات کا تذکرہ کرنا پسند نہین کرتے اور دیندار لوگ تو ذیل کلام مین اس کے متعلق ایک حرف بھی زبان پر نہین لاتے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عوام الناس مین اس ناواقفیت سے بہت سی غلط فہمیان پھیل گئی ہین - اور بالعموم جاہل اور شریر لوگون مین اس کا چرچا ہونے کی وجہ سے غیر معتبر اور مبالغہ آمیز رائمین ناتجربہ کار نوجوان اس کے متعلق قایم کر لیتے ہین جسکی وجہ سے بہتری سوشل خرابیان پیدا ہو گئی ہین"

اگر عام طور پر مرد اور عورت دو مختلف اعضاء اور مساوی وقعت کے لوگ سمجھے جاوین اور یہ خیال کیا جائے کہ کچھہ عیب اور کچھہ ہنر دونون مین ہوتا ہے اور زن و شوہر کے باہمی محبت کی بڑی قدر کیجاوے اور یہ سمجھہ لیا جائے کہ اخلاقی اور دماغی ترقی نسوان ہماری سوشل زندگی کا جزو اعظم ہے تو بے شمار خرابیون کا جو اس وقت پائی جاتی ہین - استیصال ہو جائیگا - اس مین شک نہین کہ انتظام خانہ داری عورتون کا مقدم کام ہے - لیکن غیر تعلیم یافتہ عورت کی نسبت ایک ہوشیار تعلیم یافتہ عورت اس کام کے لئے زیادہ موزون ہو سکتی ہے -

طبیعت کو قابو مین رکھنے کی عادت - متانت - عالی ظرفی - پرورش و تربیت اولاد یہ باتین بغیر شائستگی حاصل کئے ہوئے انجام نہین پا سکتین -

ہم جانتے ہین کہ تعلیم یافتہ نوجوان کی جاہل لڑکی کے ساتھہ شادی ہونے سے کیسے افسوسناک نتائج پیدا ہوتے ہین۔ قدرتی طور پر ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی یہ خواہش ہوگی کہ اوسکی بیوی بھی مثل اُس کے دنیا کے معاملات سے گونہ واقفیت رکھتی ہو۔

ہم اس رسالہ کو اہل ملک کی خدمت مین پیش کرکے عرض پرداز ہین کہ گو یہ کتاب یورپ کی طرز معاشرت سے مخصوص تھی مگر اس کا اقتباس جو ہماری معاشرت سے ملتا جلتا ہے وہی کیا گیا ہے اور جدید تعلیم کیوجہ سے جو جدید اثرات ملک پر پڑرہے ہین۔ اور جنکی وجہ سے ہماری معاشرت معرض تغیر مین پڑگئی ہے۔ اُن مطالب کو بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس مین اگر کوئی واقعہ ہماری معاشرت کے خلاف حوالہ قلم ہوا ہے یا کوئی مشورہ جمہور کے ناموافق طبع مندرج ہوا ہے تو اس اختلاف کو اختلاف طبائع پر تحویل فرمائین اور **خذما صفا** کے کلیہ پر عمل پیرا ہوکر ناظرین اس مجموعہ سے اُن برکتون اور خوشیون کے حصہ دار بنین جو خدا نے عقد و نکاح کے سبب۔ اخلاق کی تہذیب اور منزل کی تدبیر سے وابستہ کردی ہین۔

آخر مین ہم اُن گران قدر امدادون[۱] کے شکر گذار ہین جن سے ہم نے

[۱] خاکسار مولف حسب ذیل کتابون کا اُن کے مفید مشورون کے لیئے شکر گذار ہے۔

رسالۂ ہذا کے لئے پاکیزہ اور معتبر مطالب اقتباس کئے - اور اُس حکیم مطلق کا شکرادا کرتے ہین جسکی تائید و برکت ابتدا سے ہمارا مدار علیہ تھی اور اور جو اس کام مین ہمارا دلیل راہ رہا - فقط -

نلگنڈہ
حیدرآباد دکن

سید علی اصغر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ - صحت نامے ازدواج - ڈیوٹی - مین دی ماسٹر پیس - تہذیب الخصائل - تھرفٹ - معلم نسوان - اخلاق ناصری - ڈیوٹیسز آف مین - ہیلتھ بیوٹی اینڈ لانگ لائف - کیرکٹر - لائف اینڈ لیبر - عمدۃ المعارف - سیکرٹ آف سیکس - حکمت عملی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ہم مین سے بہت سے لوگ انسان کامل بن سکتے ہین بشرطیکہ ہم اون ہدایتون اور مشورون پر عمل کرین جو ہم دوسرون کو کرتے ہین"

محبت اور کتخدائی

خدا نے اپنی خلقت کی ساری عمارت صرف ایک ستون کے سہارے قایم کی ہے اور وہ ستون محبت ہے۔

نوجوان شخص جب شادی کرتا ہے تو گویا وہ اپنی زندگی کے رشتون اور علائق کے ایک بالکل نئے کوچے مین گام فرسا ہوتا ہے، اوس کا حال اور مستقبل نئی نئی آرزوؤن اور بڑے بڑے امکانات سے مملو ہوتا ہے، زن و مرد کو پستی سے بلندی کی طرف رہ نمائی کرنے اون کے دل و دماغ کو روشن کرنے اور اونہین تخیّل اور ہستی کی اعلی سطح پر پونہچانے کے لئے خداوند عالم نے محبت کو خلق فرمایا ہے۔ محبت اون کے درمیان

ممکن الوقوع امور اور اعلیٰ ترین مدارج کا ایک نہایت متبرک سرچشمہ ہے، محبت خود غرضی کو شکست دیگی وہ خود غرضی کو بے وجود اور معدوم کرنے کے لئے ہے، محبت سرمایہ زندگانی ہے۔

اگر دولت زندگی کی زینت ہے تو اصلی محبت کو خود زندگی کہنا ذرہ بھی غلط نہین ہے پہلے مرد کو صرف اپنی خبرگیری کرنی پڑتی تھی اور تمام اہتمام و انتظام اپنے ہی نفع کے لئے مخصوص تھا اب مزید ذمہ داریان اور جدید فرائض اوس کے ذمہ عاید ہو گئے ہین، اب وہ صرف اپنی ذات کے لیئے زندہ نہین رہ سکتا اوس کو اپنے واسطے، اپنی بیوی، اپنی اولاد، اپنے اخلاف بلکہ اپنی قوم کی خاطر زندہ رہنا ہے اوسکو اب اون فرایض کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا جن کا وہ اپنی زوجہ اور اُن لوگون کی بابت ذمہ دار ہے جو اوس کے بعد آنے والے ہین، اوسکی موجودہ اور آیندہ روش زندگی گویا اسبات کی مثال ہوگی کہ اوس کی آنے والی نسل کو کیا ہونا چاہیئے - اِن ذمہ داریون کے بارگران کا تحمل کرنا آسان نہین ہے مگر دو ہم جنسون کا تعلق زناشوئی کے ذریعہ سے یکجان و دو قالب بن جانا جو اس عالم کی برکتون مین سے ایک برکت اور نعمتہائے دنیاوی مین سے ایک نعمت ہے، اگر اوس کی مناسب طور سے قدر دانی ہو، ہم شادی کے مفہوم اصلی کو سمجھین اور اوس کے ساتھ وفاشعاری کا سلوک کیا جاوے تو یہ مشکل بہت کچھ آسان ہو جاویگی اور یہ احسام فانی اِس چند روزہ زندگانی مین جس لذت و آرام کی توقع کر سکتے ہین وہ نصیب ہوسکتا ہے۔

نہایت پاکیزہ نہایت خالص اور نہایت بے غرض آرزون کو اوس طاقت کی بدولت جو زندگی کو خوشگوار، روح کو تازہ، عادات کو شریفانہ اور خیالات کو اعلیٰ

کرتی ہے، نشو ونما حاصل ہوتا ہے، فطرت انسانی اس سے کامل ہوتی ہے اور وقار حاصل کرتی ہے غرض یہ وہ عالم ہے جس مین انسان کی ذہنی قوتون کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے اور اوسکی اجتماعی طاقتون سے دنیا کے عظیم الشان کام سرانجام ہوتے ہین -

محبت کے معاشرتی اصول پر خانہ اور اہل خانہ کی بنیاد بالاستقلال رکھی جا سکتی ہے ہمارے وجود کے اُس غیر معلوم ضابطہ قدرت[۵۱] کے نیچے جسکو خدا نے بقاے حیات

[۵۱] کہا جاتا ہے کہ توالد وتناسل غذائیت کا نتیجہ ہے - پیدائش کی کارروائی اوس زائد غذا کا نتیجہ ہے جو اعضاے بدن مین صرف ہوکر باقی بچ رہتی ہے وہ نئے اجزا کے بنانے یعنی بچہ پیدا کرنے کی خواہش کو ابھارتی ہے یعنی قوت شہوت اور آرزوے ازدواج کو جوش مین لاتی ہے تمام جانورون مین یہ کلیہ ہر وقت صادق آتا ہے کہ جب دو چھوٹے چھوٹے انڈے باہم ملتے ہین تو مادہ کا انڈا نر کے انڈے کے مواد کو جذب کرلیتا ہے - اور اس کارروائی سے ایک نیا وجود پیدا ہوتا ہے - ادنیٰ درجہ کے جانورون مین ذکور واناث کا مادہ ایک ہی جگہہ پایا جاتا ہے مگر اعلیٰ طبقہ کے حیوانات مین ذکر اور رحم کے آلے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین - توالد وتناسل کا یہ ایک سیدھا سادھا اصول ہے - وہ نہایت ہی چھوٹے کیڑے جو بغیر مدد خوردبین کے دکھائی نہین دیتے - اون کے توالد وتناسل کی کارروائی بطور ایک کل کے ہوتی ہے - یعنی اونکو کوئی احساس جماع یا لذت نہین ہوتی مگر اعلیٰ طبقہ کے جانورون کی حالت اس کے خلاف ہے - اون مین کارروائی توالد وتناسل کا ایک سخت روحانی اور جسمانی جوش پیدا ہوتا ہے اور عقد و نکاح و خانہ داری یا اصول تمدن اسی جوش پر مبنی ہے - قوت اور زور مین کوئی حیوانی فعل اس جوش وخروش اور عشق ومحبت کے فعل کی برابری نہین کرسکتا

کے لیئے وضع کیا ہے محبت کی روح پروری ہوتی ہے - کل موجودات عالم محبت ہی سے قایم ہین اور دنیا کی کوئی چیز محبت سے خالی ہنین محبت کی تعریف و توصیف مین کسی کو کلام نہین اور اس مین بہی کسی کو شک نہین کہ جملہ کائنات کی چیزین باہم ربط و اتحاد رکہتی ہین - کہیتون کی سرسبزی، پہولون کی خوبصورتی پرندون کی سریلی آواز اور وہ بے شمار صدائین جو ہمہ سکوتِ شب کو توڑتی ہین یہ سب محبت کے کرشمے ہین۔ محبت اپنے روحانی ماہیت کے اعتبار سے صاحب محبت کو صاحب امتیاز کرتی ہے ایک طرف تو وہ اوسکو روحانیت کا سبق دیتی ہے اور دوسری جانب انسانیت تعلیم کرتی ہے غرض یہ اپنے دوگونہ جلوون سے محظوظ کرتی ہے - اور زندگی کو خوش سواد بنا کر اوسکو کمال کو پہونچاتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ محبت سونے کی کنجی ہے جو دولت کے دروازون کو کہولتی ہے، بے شک یہ دماغ کو روشن کرتی ہے، حوصلہ افزا ہے قوت متخیلہ کو ترقی دیتی ہے، بے غرض خواہشون کو تقویت دیتی ہے اور اونہین باقاعدہ بناتی ہے، دل ودماغ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳ - جو انسان کے تمام حواس ظاہری اور باطنی کو مشتعل اور اُس کی عقل کو مسخر کر دیتا ہے - اسی جوش وخروش پر فنون لطیفہ یعنی شاعری، مصوری، موسیقی قایم ہین یہ عشق و محبت ایک فطری جذبہ ہے جو انسان مین قدرت نے ودیعت رکہا ہے اور یہی محبت اصول تمدن ہے - اگر کوئی ذیروح اِس حسِّ عجیب کا تابع نہوتا اور کوئی پہول غبار طلع (بجاے منی کے پہولون مین پایا جاتا ہے اور یہ تخم کو کامل کرتا ہے) کو جمع نکرتا تو کیا ہوتا؟ دنیا مین نہ کسی ذیروح کا اثر باقی رہتا اور نہ کسی درخت کا نشان پایا جاتا ۱۲

مین خوش آیند تحریک پیدا کرتی ہے، شگوفہ زندگی مین تراوٹ بخشتی ہے وہ انسان کو تمام کمزوریون پر فتح دلاتی اور اوس سے شریف بناتی ہے - زندگی کے اغراض و مقاصد کی تحصیل مین اعانت کرتی ہے، منازل حیات کا دشوار گذار راستہ آسان کردیتی ہے - محبت افراد انسانی کو حسین اور معزز بناتی ہے اور اُن کے لئے باعث استخلاص ہوتی ہے -

محبت اگر خلوص و صداقت کے شائبہ سے معرا نہو تو وہ ایسے دلربایانہ انداز سے دو شخصون کو متحد الخیال، متحد المذاق اور متحد العقایدکر کے اون کو خوش حال بناتی ہے کہ وہ کبھی دل تنگ نہین ہوتی بلکہ بمرور ایام اون کے اتحاد مین افزایش ہوکر وہ جذبہ پاک و پاکیزہ ہوجاتا ہے -

اگر آپس مین محبت و اتحاد ہو تو ہر شخص بہ طیب خاطر ایک دوسرے کے کام آئے اور یار رہنو چونکہ خدا نے انسان کو طالب کمال پیدا کیا ہے اور کمال بے اعانت کے ممکن نہین اور اعانت بغیر معاشرت کے نہین ہوتی اسی وجہ سے انسان کو طبعًا خواہش تالیف ہوا کرتی ہے - اگر اس تالیف کا ظہور بخوشی خاطر ہو تو محبت ہے اور اگر جبر و اکراہ سے ہوا تو عدالت ہے - پس ثابت ہوا کہ اصلی تالیف محبت سے ہوگی اور تصنع کا اتحاد عدالت سے ہوگا - پس عدالت کا مرتبہ محبت سے بدرجہا گھٹا ہوا ہے اسلئے کہ عدالت کی قوت نظم و نسق عالم مین اوسیوقت لازم ہوتی ہے جبکہ محبت نہ پائی جاوے اسواسطے کہ انصاف کا نام عدالت ہے اور انصاف کے معنی بالمناصفہ تقسیم کردینے کے ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نصف کرنے سے کثرت پیدا ہوتی ہے یعنی ایک کے دو - اور محبت سے اتحاد یعنی دو ایک

ہو جاتے ہین۔ پس دو کا ایک ہونا ایک کے دو ہو جانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

محبت ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر اوسکے معیشت ممکن نہین بلکہ انسان کی زندگی بغیر محبت کے نہین ہو سکتی۔ اگر دنیا کی سب عمدہ چیزین اور تمام مال ومتاع ایک شخص کو دیدیا جاوے اور وہ محبت کی صفت نہ رکہتا ہو تو یہ سب وبال ہو جاویگا اور پہر اپنی زندگی بسر کرنے کے لیئے ایک دوست اور ایک شریک کا محتاج رہے گا ایک حکیم کا قول ہے کہ عقلمند کی نگاہ مین محبت کی قیمت تمام روے زمین کے خزائن، ہفت اقلیم کی مملکت اور جتنی اشیاء نفیسہ خلق ہوئی ہین اون سب سے اس وجہ سے بہتر اور افضل تر ہے کہ مصیبت کے وقت ان مین سے کوئی چیز کام نہین آتی اور دوست ہی ایسا ہے جو اُسکی عسرت کے وقت مدد کرتا اور اپنے دوست کی مہم مین بجان ودل کوشش کرتا ہے۔ اقسام محبت مین سب سے اچھی قسم وہ ہے جو بطی العقد۔ بطی الانحلال ہو جو محبت دیر مین حاصل ہو اور بدیر زائل ہو وہ نفع وخیر سے مرکب ہوتی ہے۔ نفع محبت کے حاصل ہونے مین دیر لگاتا ہے اور خیر قطع محبت مین تاخیر کرتا ہے۔ میان بیوی کے درمیان بواسطہ لذت محبت نہ ہونا چاہیئے بلکہ زن وشوی مین محبت بذریعہ منفعت ہونا چاہئے بعض نیک لوگ ایسے ہین کہ اون کی محبت نہ بہ امید منفعت ہوتی ہے۔ اور نہ بغرض لذت بلکہ محض جوہر خیر کے اتحاد اور مادہ صلاحیت کی مشارکت سے ایسی محبت پیدا ہوتی ہے اسی سبب سے اختلاف وانتزاع، شکوہ وشکایت سے یہ محبت پاک ومبرا ہوتی ہے اور یہ محبت کل محبتون سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے اس مین کوئی تحصیل منفعت ولذت بالذات شریک نہین جبکی فنا پر اوسکو فنا ہو جاوے

بغیر اِس کے کہ اخلاق درست ہون پاکیزہ نفسی نہین حاصل ہوسکتی اور بغیر صفائی نفس کے یہ محبت ہی کمال کو نہین پونچھتی پس معلوم ہوا کہ سچی محبت حاصل ہونے کے لئے درستی اخلاق کی نہایت ضرورت ہے -

تذکیر و تانیث کا امتیاز

اس بات کا تعین کرنا غیر ضروری اور لاحاصل ہے کہ زن و مرد مین کون بہتر واقع ہے اگر طرفین اپنے اصلی رنگ مین پیش کئے جاوین تو کسی کو سبقت حاصل نہین زن و مرد خاص امتیاز و خوبی کی وجہ سے ایک دوسرے سے ممیز ہین، مرد اپنی جگہہ پر بہتر ہے - اور عورت اپنی جگہہ پر - ایک کو دوسرے پر فوقیت نہین دیجا سکتی - وہ ایک ہی جسم کے دو لاینفک جزو ہین - ایک ہی دائرہ کی دو قوسین ہین اور اون کا اتحاد جزو کو کُل بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے اور اُن کے درمیان عادات و خصائل کے اختلاف سے خلّاق عالم کی بڑی دانشوری ظاہر ہوتی ہے - بعض صورتون مین مرد عورت سے ادنیٰ اور بعض مین عورت مرد سے کمتر ہے مگر شادی ایک دوسرے کے سقم کو پورا کرنے کا زبردست ذریعہ ہے عورت کی ساخت جسمانی ایسی ہے کہ اُس سے منشائے قدرت بوجہ احسن پورا ہو سکے مگر اُس کی شکل و شمائل اوسکے عظام اور رگ پٹھون کی نزاکت و کمزوری اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ وہ بجائے خود نامکمل اور مرد کی دست نگر ہے یہ بھی اوس کی حکمت کاملہ ہے کہ مرد کو ایسا بنایا کہ وہ عورت کی سپر اور اوس کا مددگار رہو - مرد کا شاندار چہرہ اور مضبوط قویٰ اسبات کو ظاہر کر رہے ہین کہ قدرت کا مقصود اس سے کسی امر

خاص کا پورا کرتا ہے۔ زن ومرد کے قوای جسمانی کیطرح قوائے عقل وفہم بھی ایک دوسرے کے ممد ومعاون ہین۔ کسی نتیجہ پر پوہنچنے کے قبل مرد زیادہ غور وخوض کرنے کا عادی ہے مگر عورت کسی امر کی صداقت کو بلا محبت قبول کرلیتی ہے۔ مرد رائے زن ہوتا ہے عورت منصوبہ بند۔ مرد مین بہادری ہے۔ عورت مین ہوشیاری۔ مرد مین جرات اور عزم بالجزم عورت مین احتیاط و حزم۔ مرد مین عقل عورت مین امید۔ مرد انسانیت کا دماغ ہے۔ عورت اوس کا دل۔ مرد اوسکی طاقت ہے۔ اور عورت اوس کی خوبصورتی۔ مرد عقل کی رہبری کرتا ہے۔ لیکن عورت اُن جذبات کی تعلیم دیتی ہے جو خصلت کو استوار بناتے ہین۔ مرد ہمین جس بات پر ایمان لانے کی تعلیم دیتا ہے عورت ہمین اُس سے محبت کرنا بتاتی ہے۔

لانگ فیلو کہتا ہے "جس طرح کمان مین چلہ ہوتا ہے۔ ویسی ہی میان بیوی کی مثال ہے۔ کمان کو خم دینا یا اوس کو چلانا چلّے کے بغیر محال ہے"

مرد مین دماغی قوت زیادہ ہے۔ تو عورت مین دلی جذبات۔ مرد عقلمند۔ دور اندیش اور مدبر ہوتا ہے۔ تو عورت محبت کرنے والی۔ رحمدل۔ غمخوار۔ زندہ دل۔ حیادار اور سریع الالتہاب ہوتی ہے۔ عقلمندی۔ پیش بینی ہمت وتدبیر روشن خیالی راسخ الاعتقادی اور شائستگی کا مردون سے اکتساب کرکے عورت کو اپنے قوائے دماغی کی تکمیل وتہذیب کی ضرورت ہے۔ اور خدا کا خوف۔ راحت رسانی۔ ہمدردی۔ بے غرضی تحمل پرہیزگاری۔ حیا ایمانداری اُلفت اور توکل کو عورتون سے اخذ کرکے مرد کو اپنے خانۂ دل کی تہذیب کرنی چاہیئے۔ خداوند عالم نے حوّا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا ہے۔ یہ لطیف اشارہ اسباب کی طرف ہے کہ مرد اور عورت دونون ملکر ایک انسان بنتے ہین پورا انسان بغیران

دونون کے اتحاد کے نہین ہوتا اگر اس مطلب پر لوگ غور کرین اور سمجھین تو غلط فہمیان اور شکر رنجیان جو اکثر شادی کے بعد پیدا ہو کر زندگی کو تلخ کر دیتی ہین، دور ہو جائینگی - فطرتاً عورت کی طبیعت امن پسند واقع ہوئی ہے اور وہ مرد کے رعب و داب سے امن پسند نہین ہو جاتی بلکہ جوہر تقدس کے تقاضا سے وہ چاہتی ہے کہ مدۃ العمر امن سے زندگی بسر ہو - مردین جو اخلاقی عیوب ہین اونہین عورت کی طبیعت اور عورت کے اخلاقی عیوب کی مرد کی طبیعت اصلاح کر دیتی ہے -

میان بیوی کے اعلیٰ تعلقات کی مثال کا اگر مشاہدہ کرنا مقصود ہو تو اون سال خوردہ جوڑون کو دیکھو جنہون نے تیس چالیس برس اتحاد و یگانگت مین گذارے ہون - جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے وہ عادات و اطوار خط و خال اور بول چال مین باہمی تشابہ اور مناسبت تامہ حاصل کرتے جاتے ہین، وہ خیالات اور افعال و خواص مین ایک دوسرے سے ایسے مماثل ہو جاتے ہین گویا کہ اُن کی طبیعت فطرت کے ایک ہی سانچہ مین ڈھلی ہے - اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک ہی حوالی مین دونون نے بسر کی ہے ایک ہی آب و ہوا مین دونون نے پرورش پائی ہے ایک ہی قسم کی غذا دونون نے کھائی ہے - ایک دوسرے کی مسرت و خوشحالی مین حصہ لیا ہے ایک ہی ساتھ خوشی اور رنج مین شریک رہے ہین اور ایک ہی قسم کی تاثیر صحبت نے دونون کو متاثر کیا ہے - اس سے دونون کی کمزوریون کی اصلاح ہو گئی اور عمدہ اوصاف نے گھر کر لیا -

شوہر بیوی اور گھر کے متعلق ہدایات

یہ ظاہر ہے کہ تمام مرد کامیاب و دل پسند شوہر نہین ہوتے شادی کیوقت نوشاہ کو اگر یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ ایک دلپسند بیوی کا شوہر بنیگا تو عروس کا بھی یہ ساوی حق ہونا چاہیئے کہ اُس کا شوہر عمدہ ہو اور اوسمین وہ خاص خصائل موجود ہون جو اوسکا شوہر بننے کیلئے ضروری ہین - جو نوجوان شادی کا امیدوار ہین

دنکو لازم کہ اپنی اراویکو میزان عقل مین - اپنی اندرونی حالت پر غور کرین - اور دیکھین کہ وہ کثیف اور ملوث ہی یا پاک اور بے لوث، محبت سچی اور بواسطۂ منفعت ہے، یا نمائیشی اور بغرض لذت، تمکو اپنی قوت ارادی پر اعتماد ہے یا اینکہ تم بزدل اور غیر مستقل مزاج شخص ہو تم مین انسانی عادات، واطوار ہین یا خواص حیوانی - انتخاب اور ترجیح کے معاملہ مین قوت تمیز سے کام لے سکتے ہو - یا مستی کے نشہ مین چور ہوکر از خود رفتہ ہو گئے ہو - ان امور پر غور کرنے کے بعد اگر تم کو اپنے اوپر اعتقاد ویقین نہو تو شادی کرنے مین عجلت نہ کرو بلکہ توقف کرو اور خود کو ایک نیک ضابطہ اور عمدہ اصول کا پابند بناؤ - ذاتی درستی واصلاح مین کوشش کرو یعنی لوگون کے نیک افعال کو دیکھکر نفع اور افعال بد کے نتائج پر تنبیہ حاصل کرو - حتی کہ تمہاری طبیعت سے رذائل زائل ہوجاوین - کمالات بڑہین اور عادات نیک راسخ ہون - تمہارا علم کامل اور رائے صائب ہوجائے اگر تمہارا نفس قوی ہے تو مضائقہ نہین، اپنی طبیعت کے خلاف جنگ آزمائی کرو، ریاضت سے اپنے قوی کی تکمیل کرو - پرہیزگاری کے عصا سے اوسکو ہلاک کرو، مضبوط ارادے سے اوسکو مغلوب کرو - غرض خیالات کو اعلی - عزم کو متین اور نفس کو تابع کرکے ہئیت کذائی سے کوچۂ ازدواج مین داخل ہو اور ایک ایسی بیوی کے ساتھ جو تمہاری ہم پلہ - ذہنی اخلاقی قوتون مین ہرطرح سے تمہارے مساوی ہے اور کسی قسم کی رفعت وپستی درمیان مین نہین ہے - مسرت وآسودگی کے عالم مین محو تماشا ہو تاکہ امن وخوشی اور برکت وسلامتی تمکو نصیب ہوجاوے -

اکثر نوجوان بیوی کے انتخاب مین ناتجربہ کاری سے دہوکہ کہاتے ہین اور ظاہری دلفریب شکل کو دیکھکر حسن باطن کو فراموش کرجاتے ہین اون کو اسبات کی کوشش

کرنا چاہیئے کہ بیاہ کے پہلے اپنی منسوبہ کے حالات سے بخوبی واقفیت ہوجاوے
ہر لڑکی اور لڑکے کو اپنے والدین اور بزرگون سے اسبات کے مطالبہ کرنے کا حق حاصل
ہے کہ وہ اُن کو اون ضروری امور سے باخبر کردین جو انتخاب زوجہ یا انتخاب شوہر
کے متعلق اون کے کام آسکین -

نوجوانون کو اپنی منسوبہ کے عادات سے باخبر ہونے کے لئے اِن امور کا دریافت
کرنا ضروری ہے کہ :-

بالعموم گھر کے لوگون کے ساتھہ اوس کا رویہ کیسا ہے ؟

اوس کا طرز عمل اپنے والدین اور بھائی بہنون کے ساتھہ کس قسم کا ہے ؟

اوس کے ذاتی اطوار کیسے ہین ؟ کیا وہ اپنے بزرگون کا ادب اور اون کے فیلنگ کا لحاظ کرتی ہے ؟

کیا وہ اپنی سہیلیون کے ساتھہ مہربانی کا سلوک کرتی ہے ؟

کیا وہ مذہب کا احترام کرتی ہے ؟

وہ تندخو تو نہین ہے ؟

وہ بے درد اور مغرور تو نہین ہے ؟

وہ سادہ مزاج ہے یا تکلف پسند ؟

کیا اوس کے جذبات پاکیزہ اور زنانہ ہین ؟

وہ ہشاش بشاش رہتی ہے یا افسردہ اور مغموم ؟

اوس کے ظاہری شکل ولباس سے صفائی اور پاکیزگی ٹپکتی ہے یا وہ کثیف اور لاپروا ہے ؟ کیا وہ حسین، تندرست، شریف الخاندان، تربیت یافتہ اور نیک سیرت ہے ؟

یہ ایسے سوالات ہین جن پر نکاح کے بعد کی خوشی یا رنج کا انحصار ہے - ازدواج مین دو مختلف مزاجون کا اتحاد کرانا مثلاً صفراوی المزاج کا بلغمی مزاج والے سے اور دموی المزاج کا سوداوی مزاج والے سے بیاہ کرانا بدن کی تندرستی اور نسل کی درستی کے لئے اکثر نہایت مفید ہوتا ہے - اِس قسم کے اتحاد سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ قوی تندرست اور توانا ہوگی ایسے مختلف مزاجون کے اختلاط کے باعث مان باپ کا مزاج معتدل بنکر بچون مین اثر پذیر ہوتا ہے اور مزاج کے اِس اعتدال کے سبب سے بچے بہت سی بیماریون سے محفوظ رہتے ہین -

انتخاب کے مسئلہ مین ایک دوسرے امر کا لحاظ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے یعنی ازدواج سے پہلے طرفین کے تندرست یا مریض ہونے سے حتی المقدور واقف ہونا چاہیئے - مان باپ تو اکثر زر و مال اور ثروت و سامان کو زیادہ اہمیت دیتے ہین حالانکہ جو امور مانع اتحاد و اتفاق ہین اون پر بالکل غور نہین کرتے - طرفین کا ازروے عقل و جسم صحیح و سالم ہونا نہایت ضروری ہے - جن لوگون مین کوئی خاندانی یا موروثی مرض ہو یا عیب اعضاء ہو اون کے لئے ازروئے قانون صحت ازدواج ممنوع ہے کیونکہ اسکی مصیبتون کے برداشت کرنے والے صرف وہ زن و مرد ہی نہین ہین بلکہ اُن کی آنے والی نسل اس سے غارت ہوجاوے گی -

کسی کسبی کو اپنی بیوی ہرگز نہ بناؤ - ایک نوجوان شخص جب اپنے جوڑے کی تلاش مین ہو تو اوسکو پیشہ ور فاحشہ کو کبھی اپنی بیوی نہ بنانا چاہیئے - ایک فرسودہ مخلوق، جو اپنے متاع حُسن کی بجلیان سیکڑون لوگون کے خرمنِ دل پر گرا چکی ہو، جو ہزارون آغوشون مین جا کر جنسِ حُسن بیچتی ہو وہ کسی کی بیوی بننے کے قابل

نہین - اگر بدقسمتی سے تم ایسی عورت کے دام مین پہنس گئے ہو تو اپنی محبت کو اوس کے ملوث جسم سے ناپاک نکرو بلکہ بعجلت ممکنہ اوس کے دام تزویر سے نکلنے کی کوشش کرو

نسبت قرار پانے کے بعد شادی کرنے مین تعجیل نکرو اکثر نوجوان محبت مین اندہے ہو کر مالہ وماعلیہ پر غور کئے بغیر جلدی سے شادی کر لیتے ہین حالانکہ اون کو اوس وقت تک توقف کرنا چاہیئے کہ ابتدائی جوش سے جو پردۂ غفلت عقل پر پڑ جاتا ہے وہ سرک جائے اوس کے بعد بہت غور و خوض کے ساتھ اسبات کا فیصلہ کیا جائے کہ جسکو ایک مرتبہ ہم نے اپنی زوجیت کے لئے منتخب کیا ہے - کیا اس سے بہتر زوجہ ہم کو مل سکے گی ؟؟

اگر تم نیک پاکیزہ شریف اور محبت کرنے والی بیوی کو چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم خود نیک پاکیزہ شریف اور محبت کرنے والے بنو - اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ عورت اوس کے گھر کو خوش نما اور مسرت انگیز بنائے - گھر کو بہشت بنائے اور جیسے درختون مین پہول سے خوب صورتی ہوتی ہے اوسی طرح عورت گھر مین جھکے زندگی کی شان و شوکت کو بڑہائے تو اوس کو اِن باتون کے انصرام مین دل وجان سے اپنی بیوی کی اعانت کرنا چاہیئے اوس مین ایثار علی النفس کی استعداد ہو اور وہ اوس کے ساتھ فیاض طبع ہے -

ایسے بہت سے گہرون کی مثال ہے جن سے شادمانی اور مسرت کوسون دور ہے اور بجائے اسکے وہ ناشاد اور خانہ برباد ہین - صرف اسوجہ سے کہ صاحب خانہ سہل انگاری اور خود غرضی کے عادی ہو گئے ہین بیوی کی صحت اور تندرستی کی خاطر شوہر کو یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ آرام و تفریح کی کافی مقدار بیوی کو نصیب

ہوسکے اس لئے کہ اوس کی مفید زندگی کے لئے اسبابت کی نہایت ضرورت ہے

اگر تم اپنی بیوی مین سلیقہ شعاری اور خصائل پسندیدہ دیکھنا چاہتے ہو اور تمہاری یہ آرزو ہو کہ یہ عادتین اوس مین گھر کر جائین تو گھر کو اپنے خیالات کا مرکز بناؤ - اور اپنے پیاروں کو اپنے دھن - من اور تن مین شریک کرو -

محبت کی قیمت محبت ہی ہوسکتی ہے اگر تمہاری یہ خواہش ہو کہ خوش خوئی اور شگفتہ مزاجی سے وہ تمہاری غم گساری کرے مونس تنہائی بنے اور صفات محبت کی منت پذیر ہو تو وہ بھی اس بات کا مساوی حق رکھتی ہے کہ تمہاری زندگی بھی اوس کے راحت و آرام کے لئے وقف ہوجاوے - اور محبت رفق و مدارا اور حسن سلوک اوس کے بھی ساتھ روا رکھا جاوے -

جہان خدا نے محبت کی حکومت قایم کی ہو اوس کے بدلے اگر انسانی بات حکومت کرنے لگین تو بدانتظامی کا ضرور وہان دخل ہوجاوے گا - اور سوائے مایوسی اور تباہی کے کچھہ ہاتھہ نہ آئے گا -

اکثر شوہر اپنے اسراف و نشہ بازی، بدمزاجی، و سستی، بدانتظامی اور بے دینی کی عادات سے نہایت شائستہ عورت کو ناشائستہ بیوی غیر قانع خانہ دار اور بے پروا مان بنا دیتے ہین - حالانکہ عاقلانہ انتظام اور ذاتی کوشش اون کی بہت کچھہ معاون ہوسکتی ہے اور صرف اتحاد کے اصول کو پیش نظر رکھکر بہت سے مصائب سے وہ خود کو محفوظ رکھہ سکتے ہین، ایک فرد واحد سے یہ قطعًا ناممکن ہے کہ وہ سوسائٹی مین ترقی کی روح پھونک سکے صرف اتحاد و موافقت سے وہ ان شکلات پر غالب آسکتا ہے، تہذیب و تمدن خود اتحاد

کا نتیجہ ہے کل تمدنی ترقیون کا راز اتحاد مین مخفی ہے تھوڑی کوشش سے زیادہ
فائدہ حاصل کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ وہ ملکر کام کرین - شوہر کا فرض ہے کہ فرایض
خانہ داری مین بیوی کا ہاتھہ بٹائے یہ قابل شرم بات ہے کہ خانہ داری کی جنگ مین
عورتین اکیلی چھوڑ دی جائین - "جان اسٹوارٹ مل" فرماتے ہین "تمام فوائد
جو انسان کو بہایم کے مقابلے مین حاصل ہوتے ہین وہ صرف مجتمع طاقتون کا ایک
کرشمہ ہین قومون کی اجتماعی قوت جو مہتم بالشان نتایج پیدا کر سکتی ہے اون کا منفرد
حالت مین ظہور پذیر ہونا خارج از امکان ہے -

آل اولاد کے ساتھہ ایمانداری اور صداقت شعاری کے ساتھہ اپنا فرض
ادا کرو اس پر بھی اگر گھر کی مسرت خیز برکتین تمھین نصیب نہون تو اسکی ذمہ داری
تم پر عاید نہوگی -

عورتون مین کشش محبت اگر ویسی ہی تیز ہوتی جیسی کہ مردون مین ہوتی ہے
تو مرد کثرت سے مباشرت کرنے کا عادی ہو جاتا اور اس سے نسل انسانی مین طبیعی انحطاط
شروع ہو جاتا مگر خدا نے عورت مین ضبط اور صبر و سکون کا جذبہ پیدا کر کے مرد
کی حفاظت اور اولاد کی بے شمار برکتون کا راز اوس مین پوشیدہ کر دیا ہے عورتون
مین خانہ داری کی محبت مردون سے زیادہ ہوتی ہے اگر مرد بھی اس محبت کا جذبہ
اپنے دل مین پیدا کر لین تو دونون ہم خیال اور واحد المذاق ہو جاوینگے اور یہہ
نعمت دونون کی خوش حالی کا باعث ہوگی - زن و مرد ان امور پر غور کرین
اور اون مین ہمدردی اور یکدلی پیدا ہو جاوے تو انجام کیا خوب ہوتا ہے - اس سے
نفرت نا اتفاقی اور خانہ جنگیان نیست و معدوم ہو جاوین گی اور امن و آسایش

کی برکتین نصیب ہو کر دنیا مین باغ عدن کا لطف آئے گا -

اپنے گہر کو اپنے ہاتہون سے سجاؤ - دیکہو بیا بئی ملکر اپنا گہونسلا بناتے ہین اور موسم بہار کے لطف اوٹہانے کے لئے وہ کیسی پیش بندیان کرتے ہین - باوفا رہو محبت کرو - تم اپنی بیوی سے محبت وعزت کی کیونکر توقع کر سکتے ہو جب کہ تم خود اوسکو بہول بیٹہو ؟

اس خیال سے بے فکر نہو جاؤ کہ تماری بیوی اس بات کو جانتی ہے کہ درد تم اوس سے محبت کرتے ہو" بلکہ لساناً یا عملاً اوسکو اکثر یقین دلاتے رہو کہ درفی الحقیقت تم اوس سے محبت کرتے رہو" تم دیکہوگے کہ یہ متواتر دلاسا اور تشفی کرنا باہمی تعلقات کو استوار کرکے اوسکو تمہارا کس قدر دلسوز اور راحت رسان بنادے گا - اگر تم اوس کے ہوجاؤ اور وہ تماری! تو زندگی کسقدر پر لطف ہوجائے -

اگر تماری بیوی کی طرف سے کسی امر مین اظہار ناراضی ہو تو اوس کو سخت سست نہ کہو بلکہ زجر و توبیخ کے خیال کو اپنے صفحۂ دل سے محو کردو اور وہی طرز عمل اختیار کرو جس سے برسون پہلے تم نے بیوی کو اپنی محبت مین گرویدہ بنالیا تہا تم اوسکے والہ اور وہ تماری شیدا ہوگئی تہی -

اکثر پہلی ملاقات مین جس گرمجوشی کا اظہار ہوتا ہے بتدریج نامعلوم طور پر وہ سرد مہری سے مبدل ہوجاتی ہے - آرزوئین دہیمی ہوجاتی ہین - امیدین دہندلی پڑجاتی ہین اور بجائے رغبت و اُلفت کے ایک قسم کی کراہت - ایک نوع کی سیری پیدا ہوجاتی ہے - اِسکے اصلی اسباب دریافت کرنیکے جو لوگ متمنی ہین اون کو معلوم رہنا چاہئے کہ ظاہری خوبصورتی - جسمانی صفات یعنی حُسن صورت محض ایک

خیالی چیز ہے - ایک معینہ مدت کے بعد اس کا پُر بہار زمانہ ختم ہو جاتا ہے پس ابتدائی جوش اور دلولہ کے دھیمے ہو جانے کے بعد اور اُس مدت معینہ کے اختتام کے بعد کوئی شئے حُسن سے زیادہ استوار ہونی چاہیئے جو متعاقدین کو اتحاد کی دائمی گرہ مین باندہ دے - وہ کیا چیز ہے ؟ وہ کوئی عسیر الحصول شئے نہین ہے - وہ قابل قدر حسن باطن کی خوبصورتی ، روحانی صفات یعنی حسن سیرت ہے -

چونکہ ازدواج ایک روحانی تعلق ہے اسلئے اس تعلق کی پائداری کے لئے ہم کو اوسی کے مناسب حال سامان بہم پونہچانا چاہیئے اور اتحاد دائمی حاصل کرنے کے لئے مرد کو عورت کے روحانی[۵۱] اور جسمانی[۵۲] دونون صفات کا عاشق ہونا چاہیئے جو محبت محض لذات جسمانی کی اُمنگ سے پیدا ہوتی ہے وہ کبھی پائدار نہین ہوتی - تجربہ سے یہ بات ہر شخص بآسانی معلوم کرسکتا ہے کہ بار بار ایک ہی قسم کی لذت کا محسوس کرنا اکثر اسبات کا سبب ہوا کرتا ہے کہ انسان کی رغبت اوس لذت کی طرف سے کم ہو جائے - روحانی لذتون کو یہ حال نہین ہے - روحانی لذات اس قسم کی کیفیت رکھتے ہین کہ انسانی عیش و عشرت کے سامان اون کے مقابلہ مین ہیچ ہین - جن دوستون مین روحانی اور باطنی تعلق ہے اون کی محبت محض جسمانی

حاشیہ ۵۱ روحانی صفات - عادت کی خوش نمائی ، خصلت کی تہذیب ، مذاق کی نفاست ، باطن کی پاکیزگی ، ظاہر کی صفائی ، دل کی نرمی ، زبان کی صداقت ، انتظام کی لیاقت ، خانہ داری کی قابلیت ، محبت کی راستی - عہد و پیمان کی پختگی وغیرہ ۱۲

۵۲ جسمانی صفات - چہرہ کی صفائی ، آنکھون کی خوشنمائی ، قد کی موزونی ، بالون کی درازی اعضا کا تناسب وغیرہ ۱۲

لذتوں پر مبنی نہین بلکہ اون مین سے ایک کی روح دوسرے کی روح مین پیوست ہو جاتی ہے اون کو ہر صحبت مین نیا لطف اور ہر ملاقات مین نیا سرور حاصل ہوتا ہے ہر خیال اور ہر جذبہ اون کی زندگی پر ایک نئی روشنی ڈالتا ہے اور ان کی الفت و محبت کو ترقی دیتا ہے۔

(سلسلہ جاریہ)

دنیا کی کل راحتین بیاہ پر منحصر ہین مگر ایسے بہت سے لوگ ہین جو تاہل کو جنجال بتاتے ہین وہ تھوڑے ہی عرصے مین اِس تعلق کو ایک غلطی کے نام سے تعبیر کرتے ہین - تعلق زناشوئی ہرگز غلطی نہین ہے بلکہ جو لوگ اس پاک اور حکیمانہ تعلق کو غلطی بتاتے ہین وہ خود سخت مغالطہ مین ہین وہ اِس خداداد عطیہ کی قدرشناسی نہین کرسکتے -

بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہین جن کے خیالات عالم نسوان کے متعلق بے حدپست اور فضیحت آمیز ہین وہ شادی کو نفس پرستی کا ایک آسان ذریعہ سمجھے ہوئے ہین - اون کا خیال ہے کہ عورت بے لگام مردون کے احتظاظ نفس کے لئے ایک قدرتی آلہ ہے - وہ سمجھتے ہین کہ شادی سے قانوناً اونہین عیش پرستی کی اجازت مل گئی ہے - ایسے بے حرمت لوگ جو کوچہ و بازار مین نظر بازی کرنے مین بے دریغ ہون، جو پاکدامن عورتون کے سرمایہ عفت کے غارت گر اور گھر والیون کے خوبیٔ عفت کے آبرو ریز ہون، جنہون نے اپنا نصب العین اس اصول کو گردانا ہو کہ عورتون کے دامن عصمت کو بے حمیتی سے ناپاک کرین اور اونکو

بے عصمتی سے داغدار بنائین وہ تعلق زناشوئی کی قابلیت ہی نہین رکھتے بلکہ وہ جامۂ انسانیت ہی نہین رکھتے - ایسے بے بصیرت لوگ تہذیب وشائستگی سے دور اور محروم ہین -

کوئی شخص کیسا ہی متمول ہو اور اوسکی پوشاک کیسی ہی امیرانہ ہو اگر اوس کے خیالات بیوی اور شادی کی نسبت ایسے پست ہون تو وہ ہرگز کسی بیوی کے قابل نہین - کیونکہ یہ شخص معارض اکابر سلف ہونے کے علاوہ اپنے خالق کی بھی توہین کرتا ہے - اگر شوہر بیوی کے معنی تابعداری کے لیتا ہے اور تابعداری سے اوس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اوس پر جبر وحکومت کرے تو بہتر ہے کہ یہ لفظ تمدن کے دفتر سے خارج کردیا جاوے -

عیاش شخص ازدواج کی برکتون سے حلاوت اندوز نہین ہوسکتا یہ برکتین صرف اون لوگون سے مختص ہین جو پاکیزہ مشرب اور اپنے جذبات کو عقل اور اخلاق کی حکومت کے تابع رکھہ سکتے ہین - ہمارا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ زندگی کے اس نہایت پاکیزہ تعلق کو بے شرمی اور بے عزتی کی حکومت سے نجات دلوائین اور بجائے اِسکے محبت کا سکہ جو نہایت معزز اور غایت درجہ مقبول ہے اوسکو رائج کرین -

جو شخص عورت کے ساتھہ اپنے رشتہ کو سچا رشتہ اور زندگی بھر قایم رہنے والا جانتا ہے اور اُسکو حقیقی خیر خواہ اور سچا دوست قبول کرتا ہے وہ سب سے اچھا شوہر ہے اور اپنے فرائض کو بہترین طریقہ سے ادا کرنے والا ہے مگر جو ایک چھوڑ دوسرے اور دوسرے کو چھوڑ تیسری اسی طرح سلسلہ قایم رکھنے مین کوئی عار نہین

سمجھتا تو چونکہ وہ خود ایک عورت کے ساتھ وفادار نہین تو کوئی عورت بھی اوسکے ساتھ وفاداری نہین کر سکتی لہذا ایسے شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ شادی کرنا غلطی ہے۔

ایک اور فرقہ ہے جو شادی کو لاٹری سے مشابہ کرتا ہے۔ اگر ہم عقل کی آنکھون پر پٹیان باندھ لین اور تجسس، تامل، تدبر کی قوتون کو معرض التوا مین ڈالدین، اگر ہم بلا تامل شوہر یا بیوی بن جائین۔ اور اوسقدر غور و فکر کرنے کی بھی زحمت گوارا نکرین جتنی کہ ہم کسی کو ملازم رکھتے وقت کرتے ہین جسکی بحالی برطرفی ہماری قلم کی ایک حرکت پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر صرف چہرہ مہرہ یا کیسۂ زر کی کشش سے ہمارا عزم ضبط جاتا رہے۔ ایسی صورتون مین لاکلام شادی لاٹری ہوجاتی ہے۔ جس مین ممکن ہے کہ انعام ہمارے نام نکلے مگر نو اور صورتین ایسی ہین جن مین ہمارے نام کے آگے صفر ہو سکتا ہے۔

لڑکیان ۔حسن تعلیم سے محبت کی قدر شناس بنائی جائین اور سچائی شائستگی ہمدردی اور محبت کی قابلیتون سے آگاہ کیجاوین جن کا وجود ایک شریک اور حصہ دار زندگی مین پُر ضرور ہے اور وہ کسی مرد کی صورت دیکھتے ہی جامہ سے باہر نہو جائین بلکہ اطمینان سے کام لین اور اس بات پر غور کرین کہ جسکو ایک مرتبہ اونھون نے پسند کیا ہے کیا اس سے بہتر شوہر مل سکے گا؟

وہ اس پسند کئے ہوئے شوہر کا امتحان کرین کہ وہ بزرگون کا ذکر حقارت سے تو نہین کرتا اور کیا وہ ہر شخص کے ساتھ خلق کا برتاؤ کرتا ہے؟

لڑکے حسن باطن اور اون اوصاف کے قدر شناس بنائے جائین جن کا ایک

ایسی بیوی مین موجود ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ اونہین اپنی عمر عزیز کو وابستہ کرنا ہے اور جس کی خوش خوئی اور خوش مزاجی پر آیندہ کی ساری مسرتون کا مدار ہے -

اور یہ دونون راستی و انصاف کو اپنا رہبر اور مآل اندیشی کو اپنا نصب العین قرار دیوین تو پردۂ غیب مین جوڑی کا میابیان پوشیدہ ہین وہ اون کو ضرور حاصل ہوجائین گی -

عمر لائقہ کو پہونچنے کے بعد کنوارے رہنا وضع فطرت کے خلاف ہے انسان بہ مقتضائے فطرت، وحدت و تجرد کی زندگی بسر نہین کرسکتا اور دوسرے ہم جنسون کے ساتھ ملکر جماعت[1] بنانے کے لیئے مجبور ہے اور جماعت کا حاصل ہونا مرد اور عورت کے اجتماع پر منحصر ہے اور یہ اجتماع ازدواج پر موقوف ہے اس لیئے ازدواج انسانیت کا ایک رکن اعظم ہے -

بیاہ سے چونکہ سب طرح کی راحت ملتی ہے اس لیئے اس سے انسان کی عمر مین ترقی ہوتی ہے اور وہ بے شمار عوارضات اور بدکاریون سے محفوظ و مصئون رہتا ہے اور جسمانی اور عقلی قوتین قایم رکھنے کے لیئے بیاہ کی ضرورت ہے - مرد کا حقیقتاً مرد ہونا اور عورت کا صحیحاً عورت ہونا صرف ازدواج سے ظاہر ہوتا ہے - ازدواج اخلاق حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کے حصول و بقا کا ذریعہ ہے، وہ ہم جنسون کے ازدیاد اور قبائل کی توفیر کا وسیلہ ہے - ازدواج حب وطن کا موجد اور اقوام کے اتحاد و سعادت کا ذریعہ ہے متمدن و غیر متمدن جملہ اقوام کی تاریخ سے بیاہ کے

[1] خاندان - گھرانا ۱۲ -

قدامت[۵] کی تصدیق ہوتی ہے - پُرانے زمانے مین بہی ازدواج ہر وقت اور ہر قوم کے نزدیک ممدوح اور تجرد ہمیشہ مذموم کرر ہا ہے اِس لیے کہ ازدواج منبع حیات اور تجرد باعث ممات ہے - قومون کے اعلیٰ تہذیب کی یہ شناخت قرار دی گئی ہے کہ وہ بیاہ اور بیا ہون کا غایت درجہ پاس ولحاظ کرتے ہون - اور اِسکو کسی قوم کے زوال کا پیش خیمہ بتلایا گیا ہے کہ اُس کے درمیان سے عقد کی پابندی اوٹھ جائے -

اگر یہ خیال کیا جاوے کہ مجرد رہنے والے مرد غم و فکر خانہ داری سے آزاد رہتے ہین - اور تجرد اختیار کرنے والی عورتین حمل کی تکلیفات اور تولید کی مشکلات اور بچون کی پرورش کے اہتمام سے وارستہ رہتی ہین تو سب سے پہلے اِس آزادی اور وارستگی کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ مجرد رہنے والے مرد اور عورتین متاہلون سے زیادہ عمر پائین اور بہت سے امراض سے محفوظ رہین لیکن یہ فکر و گمان غلط و باطل ہے اسلئے

حاشیہ[۵] قوم بنی اسرائیل اور بابل مصر و یونان و روم کے قدیم باشندون کے نزدیک ازدواج نہایت ضروری شمار ہوتا تہا - فلاسفۂ یونان یعنی سقراط افلاطون و ارسطاطالیس نے یہ ثابت کیا ہے کہ ازدواج ایک خدمت ہے جو قوم و ملت کے بقار کے لیے کیجاتی ہے - حکیم سولان کے مقرر کردہ اصول و قوانین کی رو سے حاملہ عورتون کی حرمت و رعایت اِس لئے زیادہ کیجاتی تہی کہ عورتون مین تزویج کی ترغیب و تشویق پیدا ہو جائے اور اسلام بہی مانع رہبانیت ہے شریعت غراے محمدی نے بہی تجرد کی برائی اور تزویج کی مدح مین (عورتون مین بہتر وہ ہے جو بہت جنے اور جنت ماؤن کے پاؤن کے نیچے ہے) عورتون کو والدہ بننے کی ترغیب کی نظر سے ہی فرمایا ہے ۱۲

کہ نقشہ شمار و اعداد سے ظاہر ہے کہ ناکحین کی عمر بہ نسبت مجردون کے زیادہ ہوتی ہے (۷۸) متاہل چالیس سال کی عمر کو پہنچتے ہین درحالیکہ (۴۱) کنوارے اس عمر تک جیتے ہین - (۶۰) سال کی عمر تک اٹھانوے متاہل زندہ رہتے ہین اور اون کے مقابلہ مین صرف (۲۲) کنوارے یہ عمر پاتے ہین گویا متاہل اور مجرد لوگون مین ۴½ اور ایک کی نسبت ہے -

(۳۰) سے (۴۵) سال کی عمر تک پہنچنے والی عورتون مین سے (۷۲) منکوحہ اور (۵۲) غیر منکوحہ عورتین ہوتی ہین اور ان مین ایک ثلث کا فرق ہے -

متاہل لوگون کی نسبت مجرد آدمی اپنی تندرستی کا بہت کم خیال کرتے ہین گو وہ بظاہر مزے سے آزادانہ زندگی بسر کرتے ہین مگر یہ طرز زندگی اون کے مفید نہین - مجردون کے کسی کاروبار مین انتظام و قرار نہین - اون کے کہانے کا وقت سونے کا وقت مقرر نہین - اسی لئے مجردون مین بدہضمی کی شکایات اور شراب خواری اور بدکاری کی بیماریون کے سبب سے دوسرے مہلک امراض بہت پائے جاتے ہین جو اون کے عمر کی بنیاد کو برباد کر دیتے ہین - اون کا کوئی شریک حال نہین ہوتا جو اون کی نگہداشت کرے علاوہ ازین کوئی یار غمگسار نہونے سے وہ اپنے رنج و غم کا حال بہی ظاہر نہین کر سکتے - اور بہ بوجہ اون کو اکیلی جان پر برداشت کرنا ہوتا ہے -

متاہل لوگ منتظم طور پر زندگانی بسر کرتے ہین اور سب کاروبار اون کے قاعدہ اور اسلوب سے چلتے ہین - بی بی کی کارگذاری اور خدمت بچون کی طرف سے رعایت و احترام اور سب کا ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت کرنا

انسان کی صحت وسلامتی اور حصول سعادت کا ذریعہ ہو جاتا ہے -

گومنکوحہ عورتوں کی زندگی وضع حمل اور امراض متعلقہ ولادت کے سبب سے پُرخطر معلوم ہوتی ہے مگر شوہر کی خوش معاملگی اور صحبت اور اولاد کے دیدار سے تسلی و فرحت اون کی صحت اور اطمینان قلب کے قوی ذرایع ہین -

اعضائے تناسل اگر اپنے طبعی فعل سے باز رکیے جاوین تو جنون، اختناق الرحم لغوظ دائم، اضطراب وحزن، کمی اشتہاء وغیرہ امراض نہ صرف جسم کی لطافت و ملاحت کو بے رونق کر دیتے ہین بلکہ قوائے عقلیہ پر ان کا نہایت بُرا اثر ہوتا ہے خودکشی کرنے والون سے فیصدی (۶۷) مجرد لوگ پائے جاتے ہین - پیرس کے ایک ہسپتال مین (۱۷۲۶) دیوانون مین سے (۱۲۷۰) جوان لڑکیان پائی گئین !

الغرض ازدواج صحت بدن کو پائدار کرتا ہے اور ہوا وہوس کی آگ کو تسکین دیتا ہے وہ عشق کے زخمون کو شفا اور ہجر کے دردون کو دوا دیتا ہے - نیند خراب کرنے والے عاشقانہ خوابون اور جسم وجان کو بے چین کرنے والے مستانہ خیالون کے لئے ازدواج ایک داروے بہوش ہے -

بیاہ کی ضرورت عقلی یہ ہے - کہ بقائے نوع انسانی جس سے توالد وتناسل اور بقائے نام ونسب مراد ہے اوس کا اقتضا یہ تہا کہ حکمت کاملہ سے کوئی شخص ایسا ہی خلق کیا جاوے جو مرد کے مادہ خلقت کا حامل اور اُسکے قوت شہوانی کا رافع ہو - یہ سب صفات بجز جفت انسان (عورت) کے غیر مین تماماً موجود نہ تہے اسوجہ سے حکمت آلہی نے یہ اقتضا کیا کہ ہر مرد اپنا جفت قرار دے جس سے امور خانہ داری کا انتظام، راحت وآرام کا سرانجام اور بقاے نوع انسانی کا انصرام

ہو اور جب شادی کا نتیجہ حاصل ہو تو وہی عورت اولاد کی رضاعت و پرورش کرے

"بیکن" کا قول ہے کہ "کم عمری مین بیویان ہماری محبوبہ ہین، ادھیڑ عمر مین ہماری غم خوار ہین۔ اور ضعیف العمری مین خادمہ ہین اسواسطے انسان کو ہمیشہ شادی کرنا چاہیئے"

بلا عذر عقلی اپنی عمر کو تجرد مین گزارنا بے عقلی کی علامت ہے، ایسا کرنے سے دنیا کا راحت و آرام برطرف ہو جاتا ہے اور لاتعداد قباحتین اس سے لاحق ہو جاتی ہین۔ "ڈاکٹر ہیف لینڈ" کا خیال ہے کہ "شادی کرنے سے عیاشی۔ زناکاری، سرد مہری اور قدرتی استغنائی کبھی نہین ہونے پاتی۔ شادی سے لطف و عشرت ایک اعتدال کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور خاندانی مسرت جو ایک بڑی نعمت ہے وہ ہماری جسمانی اور اخلاقی ترقی کے لئے بہت مناسب ہے، اسکے باعث طبیعت بشاش اور آسودہ حال رہتی ہے۔ اور یہ بشاشت و آسودگی عمر درازی کی جڑ ہے"

ازدواج سے صرف توالد و تناسل کا فائدہ نہین حاصل ہوتا بلکہ تمام اعضائے بدن کی نشو و نما کے لئے یہ ایک لازمہ اور فعل طبیعی ہے جس سے تمام جسم و جان کا کام اور روح و بدن کا انتظام قایم و دایم رہتا ہے۔ جبکہ ذی روح کا آلات صحیح ہضم رکھتا ہے اور بقائے زندگی کے لئے جیسا کہ اوس کا کہانا پینا اور کہائے ہوئے کو ہضم کرنا اور فضلات کا نکالنا ایک امر طبیعی ہے۔ اوسی طرح صحیح اعضائے تناسل رکھنے والے مخلوقات بہی اعضائے مذکور کے متعلقہ کاروبار کے ایفاء اور بجا آوری کے لئے مجبور ہین۔

انسان کو جب بہوک لگے تو کہانے اور پیاس کے وقت پینے اور جب دل مین آتش عشق مشتعل ہو تو ازدواج سے کیون روگردانی کرے؟

شادی کا مقصد اولی یہ ہونا چاہیئے کہ متعاقدین اپنے فطرتی حق سے محروم نہ رہین - مرد بعض اوقات اپنی بیوی کو مثل ایک جائداد غیر منقولہ کے سمجھنے لگتا ہے اس خیال کی بنیاد سراسر خودغرضی پر ہے وہ حقوق جو کارخانہ قدرت سے ہر فرد کو ملے ہین اون کا اقتضا یہ نہین ہے کہ ایک دوسرے کا مالک حقیقی بن بیٹھے جو شائستہ اور روشن خیال مرد ہوتے ہین وہ اپنی عورتون کے اونہی حقوق مین پرورش کرتے ہین جو اون کو ملے ہین خدا نے زندگی پیدا کرنے کی طاقت صرف مرد کو نہین دی ہے بلکہ زن و مرد دونون کو اوس نے قوت تولید کا یکسان وارث بنایا ہے -

شادی کے بعد راحت سے زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بے کاری سے قطعی پرہیز کیا جاوے اور جسمانی و دماغی محنت کو کبھی فراموش نہ کیا جاوے اس لئے کہ گھرون کا چین و آرام - آرام طلبی اور کاہلی کی چٹان سے ٹکرا کر تباہ و برباد ہو جاتا ہے کاہل شخص کی زندگی ایک ایسے جہاز سے مناسبت رکھتی ہے جس مین نہ تو کوئی سامان ہے اور نہ اوس جہاز کی منزل مقصود کا پتہ ہے - پس بعید نہین کہ وہ طوفان خیز سمندر کے غیر محفوظ راستون مین جا کر تباہ و برباد ہو جاوے - محنت مشقت اور تردد رزق کو بقائے نوع انسان کے لئے لازمی قرار دینے مین صانع قدرت کی بڑی مصلحت ہے انسان کے لئے محنت مین کارساز عالم نے بڑی بڑی برکتین ودیعت کی ہین -

دیکھو! مخلوقات عالم کی زندگی کا یہی راز ہے - جلب منفعت دفع مضرت اسی سے وابستہ ہین - کاہل مرد یا سست عورت اس دنیا مین دونون ناشاد ہین - انسان مین محنت کا ہونا ایسا ضروری ہے جیسے جسم کے واسطے روح کا ہونا لازمی ہے - محنت سے مراد ورزش جسمانی نہین ہے - کیونکہ یہ تو بہایم بھی کر سکتے ہین بلکہ محنتی

وہی شخص کہلائے گا جو دماغی قوت کو بھی صرف کرتا ہو - اور اوسکی جسمانی طاقت قوت دماغی کے تابع ہو -

بقائے صحت کے لئے - موجودہ اور آیندہ راحت کی خاطر اور اپنی اولاد کی سرسبزی کے لیئے - میاں بیوی کو شغل خاطر کی ضرور عادت ڈالنا چاہیئے - کاہلی یا سستی دونوں کے لئے مضر ہے اس سے انسان ناخوش برخواستہ خاطر اور ناشاد رہتا ہے - کام نہ صرف انسان کی ضروریات ہی کو رفع کرتا ہے بلکہ اوسکو تندرست بھی رکھتا ہے اور اس سے عقل و تجربہ حاصل ہوتا ہے - محنت انسان کو تسلی اور راحت دینے والی اور ڈھارس بندھانے والی شئے ہے - اوسے حرص وطمع اور بُری خواہشات سے بچاتی ہے - انسان کی زندگی محنت و برداشت سے بنی ہے اگر انسان کچھہ نہ کرے تو یہ ظلم سب طرح کے ظلموں سے قبیح ہے - جو لوگ عالم شباب مین ہر کام کو زندہ دلی سے کرتے ہین وہ بعد کو ذرہ ذرہ سی باتون مین ہمّت نہین ہارتے - ایسی عادت کے لوگ زندگی کے ہر کام مین کامیاب ہوتے ہین - واضح ہو کہ محنت اور کوشش سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے اور اس سے صدہا چیزین بنتی ہین - قسمت کے بجائے محنت سے انسان انسان بنتا ہے - قسمت ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کے ظہور پذیر ہونے کی منتظر رہتی ہے مگر محنت جب مستقل ارادے کی جاوے تو ہمیشہ وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے - قسمت بستر مین پڑی سوتی رہتی ہے اور اسبات کا انتظار کرتی رہتی ہے کہ ڈاکیہ کسی نہ کسی کے ترکہ کی خوش خبری لائے اور محنت علی الصباح بیدار ہو کر قلم یا ھتوڑا ہاتھہ مین لیتی ہے اور اس طرح آسودہ حالی اور کشایش رزق کی بنیاد ڈالتی ہے - قسمت جبوقت نالان ہے محنت اوس وقت

چچھاتی اور سیٹی بجاتی ہے۔ قسمت اتفاقات پر تکیہ کرتی ہے اور محنت کیرکٹر پر۔ قسمت حضیض نکبت مین گرکر عیش پرستی مین پڑجاتی ہے اور محنت مدارج رفعت پر پونہچکر اپنے بل پر کھڑی ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے کام کے ساتھ دلی محبت رکھتا ہے جو چھوٹے سے چھوٹے پیمانے پر قناعت کے ساتھہ اوسکو شروع کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح مین اپنے اِس خاص کام یا پیشہ مین کامل دستگاہ بہم پونہچاؤن گا اور اسکے ہر پہلو سے بخوبی واقف اور باخبر ہوجاؤن گا اور جس کو اپنا کام اور اپنی اُجرت کمانے سے زیادہ تر عزیز ہے۔ اوس کو یقیناً اچھا صلہ ملے گا اور دنیا کے ہر کام مین اوسکو کامیابی ہوگی۔ مگر جو کام بلالحاظ نتیجہ کئے جاتے ہین اون پر مصروفیت کا اطلاق ہرگز نہین ہوسکتا۔ اصلی کام وہ ہے جس سے کوئی خاص نتیجہ متفرع ہو۔

قناعت قیام تندرستی کے لیے ضروری ہے۔ قناعت پسند دماغ۔ راحت روح۔ تناسب اعضاء۔ لذت جان بے محنت کے یہ باتین نصیب نہین ہوسکتین **"لانگ فیلو"** کا مقولہ ہے کہ "ہر کام مین ہمین کامیابی حاصل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اوس کے انجام دینے مین بہ دل وجان مصروف ہوجائین اور ذاتی مفاد یا شہرت کے خیال کو اپنے دل مین بالکل جگہہ نہ دین بلکہ ہر کام کو یہ سمجھہ کر کرین کہ اس کا کرنا ہمارا فرض عین ہے"

عورتون اور مردون کو چاہیئے کہ اپنی زندگانی کا کوئی خاص مدعا قرار دین۔ مدعاے زندگی معین کرنے کے بعد اوس کے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا روح وجان کو ایسی راحت بخشتا ہے جو بڑے سے بڑا خزانہ صرف کردینے سے بھی نہین حاصل ہوسکتی۔

"جارج ہربرٹ" کہتا ہے "کہ اگر تم اسوقت مفلس ہو تو مضائقہ نہین اپنی زندگی کا ایک اصول - اپنی ہستی کا ایک مدعا قرار دو اور اوسکو پورا کرنے کے لیے باقاعدہ اور اَن تھک کوشش کرو - ایک وقت آتا ہے کہ تم اوس کے صلہ سے مالامال ہوجاؤ گے"

جن کی زندگی کا مقصود اعلیٰ ہے اون کا طرز معاشرت بھی اعلیٰ اور زندگی کے صعوبات سے پاک ہے - اس طبقہ مین بڑے بڑے باثر و مالدار خطیب وادیب ملک التجار اور سربرآوردگان ملک پائے جاتے ہین - صرف یہی نہین بلکہ اون کی ہمتین عالی، ارادے بلند اور طبیعتین جودت پر ہوتی ہین - یہ وہ لوگ ہین جو بہترین گھرونمین رہتے - بہترین غذائین کھاتے ہین اور ان لوگون کو برکات دینوی مین بہت بڑا حصہ ملا ہے - ان لوگون کو اعلیٰ صحت نصیب ہے، یہ بڑے روشن دماغ لوگ ہین اور سوشل زندگی کے اعتبار سے بھی یہ معزز و ممتاز ہین - یہ وہ لوگ ہین جو بڑے علم دوست اور بہترین کتابون کے مصنف ہین اور اعلیٰ درجہ کا لٹریچر ان کے حصہ مین آیا ہے -

"جان ڈولو" کے لوح مزار پر حسب ذیل عبارت کندہ ہے -

"یاد رکھو کہ محنت ہمارے وجود کی علت غائی ہے - وقت سونا ہے اس کا ایک لحظہ بھی ضایع نہ ہونے دو بلکہ اس کا حساب کتاب رکھو - کار امروز بفردا مگذار - وقت کو صرف نہ کرو بلکہ اس سے کچھہ پیدا کرو - جب تک تم مین رمق حیات باقی ہے کچھہ نہ کچھہ کئے جاؤ - اپنی زندگی مین سب سے بڑی نیکی کرنا سیکھو"

سست آدمی نے دنیا مین کبھی ترقی نہین کی ہے جنھون نے وقت عزیز کا ایک

لحظہ بھی رائگان نہین کیا یہ وہ لوگ ہین جنہون نے دنیا کو موجودہ دنیا بنادیا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہم اوس شخص کو زیادہ پسند کرتے ہین جس کے اغراض ومقاصد معینہ ومقصودہ ہون اور اون کی تکمیل کے لیئے اوس نے راہ راست اختیار کی ہو اور اوس شخص سے نفرت کرتے ہین جو تکمیل طلب امور کے پورا کرنے کے بجاے اوسکی بابت نشانیان کرتا ہو قسمت بالذات کوئی بڑی طاقت والی شئے نہین ہے جیساکہ بالعموم ہر بات کو اُس سے منسوب کیا جاتا ہے۔ عملی کاروبار مین خوش انتظامی کا دوسرا نام قسمت ہے۔ "رچلیو" کہا کرتا تھا کہ وہ کسی بدقسمت شخص کو نوکر نہین رکھے گا یعنی ایسے شخص کو جس مین عملی قابلیتین مفقود ہون اور تجربہ سے استفادہ کرنے کے ناقابل ہو۔

دنیا مین جسقدر کامیاب اور بامراد لوگ گذرے ہین وہ تمام قسمت یا تقدیر سے کامیاب نہین ہوئے بلکہ سرگرمی اور مستقل مزاجی نے فتحمندی اور کامیابی کا سہرہ اون کے سر باندھا تھا۔

"مسٹر نیسمتھ" مشہور انجنیر نے ایک بار کہا کہ "اگر کوئی مجھ سے خواہش کرے کہ مین اپنے عمر بھر کے تجربہ کو ایک جملہ مین بیان کرجاؤن تو وہ جملہ یہ ہوگا کہ فرض پہلے راحت بعد، مجھے اس بات کے کہنے کا حق ہے کہ بے شمار نوجوان جو کم بختی کا رونا روتے ہین اون مین دس مین سے نو آدمی ایسے ہوتے ہین جو اس اصول پر اولٹا عمل کرتے ہین۔ دنیا مین یہ بدترین اصول ہے کہ راحت مقدم اور فرض بعد"

شوہرون کے لیئے سیانہ روی

میان بیوی کے خوش خوش زندگی بسر کرنے کے متعلق عامہ خلائق مین تین اصول

مستدل ہین -

"وہ کہا جاتا ہے کہ دو جنس مذکر کو دنیا کا بے پایان راحت و آرام اس طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ وہ نفس پرستی اور عیش پسندی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے - وہ کتخدا ہو خواہ کنوارا - بلا لحاظ جائز یا ناجائز حلال و حرام - بہرکیف جہان سے لذت نفسانی اوسکو حاصل ہوسکتی ہو وہ حاصل کرے" ایک پاکباز اور پاکیزہ منش شخص کے نزدیک اس مسئلہ کی لغویت مین کیا کلام ہوسکتا ہے اس لئے کہ یہ بات اصول فطرت کے خلاف متمدن اقوام کی متانت سے قطعاً نامربوط اور اون کی شائستگی کے بالکل مناقض ہے اس اصول نے مہد عیاشی مین پرورش پائی ہے - یہ اہل ہوس اور شہوت پسندون کی من گھڑت اور عامی و جاہل لوگون کا فریب ہے - نقصان مال زوال آبرو اور امراض ردی کا حادث ہونا اس کا لازمی نتیجہ ہے -

دوسری تھیوری یہ ہے کہ "قواے شہوانی کو بیاہی زندگی مین بجز افزائش نسل کے خیال کے کسی اور ارادے سے استعمال نہین کرنا چاہیئے" یہ پہلی تھیوری کے متضاد ہے با این ہمہ یہ امر قابل غور ہے کہ اگر بیاہے لوگون کے لئے یہ بات ممکن ہوتی کہ وہ چھ مہینے یا سال بھر تک عالم تجرد مین رہ کر مباشرت سے پرہیز کرین تو یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ اس مدت کو اور بھی طول دے سکین حالانکہ اس اصول پر قایم رہنے کے لئے اوس ایثار و خود ضبطی کی ضرورت ہے جو افراد انسانی کی ایک بڑی تعداد کے حیطۂ امکان سے خارج بات ہے - ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگ جو شادی کرنے کے بعد چھ چھ مہینے تک مباشرت نکرنے کا اقتدار رکھتے ہون الشاذ کالمعدوم کے حکم مین ہین -

تیسری تھیوری کو عالم اور دیندار لوگ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہین اون لوگون کا خیال یہ ہے کہ ہر کسی شخص کو اسبات کا حق نہین ہے کہ وہ شادی اس عزم سے کرے کہ حتی الامکان پدری یا مادری فرایض و ذمہ داریون سے وہ گریز کرے گا توالد و تناسل کے خیال سے گریز اور اوسکی ذمہ داری سے غفلت کرنا جسمانی عقلی اور تمدنی نقصان کا موجب ہوتا ہے مگر توالد و تناسل کی رعایت ملحوظ رکھنا ہی اس تعلق کی علت غائی نہین ہے بلکہ یہ امر ضرور مدنظر رہے کہ میان بیوی کی جسمانی طاقتین منفرداً تندرستی سے ہم پہلو رہین" قواے شہوانی کو بقاے نسل کے نغل کے لئے محدود کردینے سے بالعموم بیاہی زندگی کی برکتین اوٹھجاوین گی - حالانکہ خداوند عالم کا پاک مقصد اس تعلق سے یہ بھی ہے کہ زن و مرد مین پیار و محبت کا رشتہ قایم ہو - ایک دوسرے کے رنج و راحت مین شریک ہو اور ایک دوسرے کا مددگار و مونس بنے - اون کے درمیان صدق دلی اور اخلاص بڑہے اور اوس الفت و غم خواری کا جذبہ پیدا ہو جس پر گھر کا چین و آرام منحصر ہے - باہمی ربط و ضبط مواسات پاک و صاف محبت - راحت رسانی - ہمدردی یہ ایسے امور ہین کہ ان سے غفلت کرنا متاہل زندگی مین تباہ کن نتایج پیدا کر سکتا ہے -

تیسرے اصول کی ہم بھی بزور تائید کرتے ہین مگر اسکی پابندی مین بعض مشکلات حائل ہین شاید نہایت مشکل اس کی پابندی مین عورت کا بار بار حاملہ ہونا ہے اور ہم جانتے ہین کہ اسکے انسداد مین لوگ ایسے افعال قبیحہ کر گزرتے ہین جو قتل کے جرم کے مساوی ہین اور جن کا نتیجہ دونون کے حق مین نہایت مضر اور نقصان رسان ہوتا ہے -

اس مبحث پر زیادہ روشنی ڈالکر اگر شریر النفس لوگون کی اصلاح کی فکر کیجاوے تو مبادا نیکدل اور پاکیزہ نہاد لوگون کے قلوب اِس کی کثافت سے ملوث ہوجائین اس لیئے ہم اِس کو بجائے خود چھوڑ کر اِن مشکلات سے بچنے کی تدابیر کے بیان پر اکتفا کرتے ہین - پُر راحت زندگی بسر کرنے کے لیئے جادۂ اعتدال کو اختیار کرنا ضروری ہے حالت کتخدائی مین اعتدال کا ایک عام معیار معین کردینا ہمارے لیئے نہایت دقت طلب امر ہے اس لیئے کہ جو درجہ ایک عورت یا ایک مرد کے لیئے درجہ اعتدال کہا جاسکتا ہے وہی دوسرون کے لیئے درجہ افراط ہوسکتا ہے - جسکو مرد حد اعتدال قرار دے ممکن ہے کہ اوسکو بیوی افراط سمجھے یا حالت اِسکے برعکس ہو -

زن و مرد اگر اپنے لیئے اعتدال کی حد مقرر کرنا چاہین تو ضروری ہے کہ اون مین باہمی ذمہ داریون کے احساس کا مادہ ہو اور یہ بات جان سکین کہ اوس معیار کا اثر جو وہ اپنے لیئے مقرر کرین گے - منفرداً اون پر اور دوسرون پر کیسا پڑیگا - اون کو صرف اسی بات پر قناعت نہین کرنا چاہیئے کہ اونھون نے ایک دوسرے کی تسکین خاطر کردی بلکہ ثابت قدمی اور استقلال سے اون کو ضبط نفس کی عادت ڈالنا چاہیئے تاکہ وہ اعلیٰ نتائج دستیاب ہوسکین جو صرف اون لوگون کے حصہ مین آتے ہین - جو کثرت مباشرت کے اصول سے متنفر رہتے ہین استقلال بہت بڑی خوبی ہے ایک عمدہ نتیجہ تصور کرکے اوس کے حاصل کرنے مین سعی بلیغ کرو مشکلات سے کشتی لڑنا اور غالب آنے کا یقینی راستہ ہے -

"شیکسپیر" نے کہا ہے کہ "صرف ایکبار پسپا ہوکر اپنے عزم آہنی کی باگ کو نہ موڑدو" استقلال اور ثابت قدمی سے صرف اِسی قدر فائدہ نہین ہوتا کہ اوس کی مدد سے بڑے بڑے کام سرانجام ہوتے ہین بلکہ اِس سے انسان کو اپنے اندرونی حالت پر غور کرنا بھی آتا ہے

اورارباب فکروفراست کے نزدیک یہ ایک بڑی برکت ہے۔

معمولی رغبت یاکسی ذرہ سے اشتعال سے جو لوگ نفس کی پیروی کرنے لگتے ہین وہ اون بے شمار مسرتون سے محروم رہتے ہین جو نفس پر اقتدار رکہنے سے نصیب ہوسکتی ہین۔ ذی شعور زن ومرد ہمیشہ ایسی مفید تدابیر نکالتے رہتے ہین جس سے درجۂ اعتدال حاصل ہوکر شادی کے بعد کے ایام نیک فرجام ہوکر زندگی کی مسرتون مین اضافہ ہوتا رہے

حس شہوانی مثل احساس طلب غذا یا دیگر حسیات کی حُسن تدبیر اور فرزانگی سے محکوم کیجا سکتی ہے۔ دیگر حسّیات انسانی قدرت کے ایک ضابطہ اور قانون کے تابع ہین جن کے خلاف ورزی کرنے کی ایک عاقل اور فہمیدہ شخص کبھی جرات نہ کریگا

ادراک معقولات کی قوت اور امتیاز نیک وبد وخیر وشر کی قدرت کی وجہ سے انسان دیگر مخلوقات پر ممتاز ہے اسیوجہ سے خداوندعالم نے اوس کے تمام حوایج کو رائے اور تدبیر پر حوالہ رکہا ہے۔ انسان کی غذا اور لباس، جلب منفعت یا دفع مضرت یہ سب امور صناعت پر منحصر ہین۔ جب تک زمین کو جوت کر تخم نہ بویا جاوے اور غلہ پیدا نہو۔ اور کوٹا پیسا بنایا نہ جائے اوسوقت تک رازقہ بشر ہم نہین پہنچ سکتا۔ بہایم جس غذا پر قناعت کرتے ہین انسان کی بہی وہی غذا نہین ہوسکتی۔ بلکہ اوس کی غذا خاص قسم کی ہوگی۔ خاص انداز سے پکائی جائے گی اور مناسب اور مقررہ اوقات پر نوش کیجاوے گی اوس مین حفظ صحت اور صفائی کا خاص طور پر لحاظ رکہا جاویگا اور اوس کا میز سوشل تعلقات مین اضافہ کرے گا۔

ہم جب اپنی بہوک کو اس اہتمام وانتظام سے باقاعدہ کرین تو کیا بہ حیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے یہ ہمارا فرض نہین ہے کہ ہم اپنے نفس کو حرکات بہیمی سے بچا کر اُس کے لیئے

بھی ایک ضابطہ اور ایک حد مقرر کرین ؟ - کہا جاتا ہے کہ زن و مرد نوع انسانی کے دو ضمنی افراد ہین کیا دانش مندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم خداداد نعمت یعنی سرمایہ حیاء عفت سے خود بھی محروم رہین اور اپنے ضمنی فرد کو بھی محروم رکھین - ہم عیش فضولی مین خود کو اس قدر کیون مبتلا کرین - جس کا اثر بد نہ صرف ہم پر پڑے بلکہ وہ بھی اس سے متاثر ہو جس کو ہم دینوی عیش و راحت کا منبع قرار دیتے ہین - ہمکو چاہیئے کہ قوت شہوانی کو اور قوتون کی طرح حسن تدبیر اور فرزانگی سے اخلاقی طاقت کے ماتحت رکھین

"جرمی سے لر" کہتا ہے وہ شوہر بہت بے تمیز ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھتا ہے جیسا کہ کسبیون اور فواحش کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی بجز عیش پسندی کے دوسرا کوئی مقصود ہی نہو - حالانکہ اصل یہ ہے کہ جس طرح کھانے پینے مین وقت مقررہ پر ایک خواہش اور ایک اشتہا پوری کیجاتی ہے اوسی طرح اسکا یہ بھی حال ہے - علاوہ اس کے یہ خواہش ایسی نہین ہے کہ اوسکے پورے ہوجانے کے بعد اوس سے بے سروکاری اختیار کیجا سکے بلکہ اسکے وضع کرنے سے فطرت کا مقصود دوسرے اہم نتایج پیدا کرنا ہے پس اون نتایج کو نظر انداز کرنے کے بجائے خود اس خواہش کو اون نتایج کے ہم پہلو رکھنا چاہیئے"

اس کا ماحصل ہم تین لفظون مین بیان کئے دیتے ہین یعنی مقاربت نسوانی سے تین فائدے حاصل کرنا چاہیئے - پہلا فائدہ استفراغ مادہ فاضل - دوسرا فائدہ تولید اولاد - اور تیسرا فائدہ تحفظ امور خانہ داری -

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ اگر نفس کو اس خواہش کا مطیع کیا جاوے گا تو شوہر پارسا اور ناز پرور بیویون کے لئے وبال جان ہوجائین گے - اعتدال پسندون کو

چاہیئے کہ صرف حفظ نفس کی خاطر وہ قوت شہوت کو ہیجان مین نہ لائین بلکہ اسکی تحریک کو اصل طبیعت کی اقتضا پر چھوڑ دین -

کثرت مباشرت بے اعتدالی کا نہایت تباہ کن نتیجہ ہے اس سے اعضاے جسمانی، قواے عقلیہ اور اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے - نفس امارہ کی اطاعت کرنا جن لوگون کا شیوہ ہوگیا ہے تو اون مین بجز خصائل بہایم کے کوئی نیک عادت پیدا نہین ہوسکتی - سب سے اچھی جنگ وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف لڑی جاے - یہ کس مذہب مین روا ہے کہ نفس بہیمی کو جو دماغ کے سب سے نچلے حصہ مین ہے - دیگر قوتون پر فوقیت دے کر قبلۂ حاجات بنایا جائے اور عقل اخلاق اور مذہب کو نفس حیوانی کے تابع اور محکوم رکھا جاوے -

اعتدال کی تعریف یہ ہے کہ غلبۂ شہوت کے وقت انسان اپنے ارادے کی باگ کو روکے رہے اور ضرورت عقلی سے جو زائد ہو اوس کا عمداً اقدام نہ کرے -

اب ایک سمجھدار شخص یہ سوال کرسکتا ہے کہ آخر مباشرت کی حد کیا ہے ؟

بعض اطبا نے تو اسکی میعاد مہینے مین ایک بار معین کردی ہے مگر ایسی مثالین موجود ہین جن کی اس حد سے تسکین نہین ہوتی - ہماری راے مین ایک ایسا شخص جس کا مزاج معتدل اور عقل صحیح ہو اگر وہ ہفتہ مین ایک بار فعل مباشرت کرے تو اوس کے لیے کوئی خطرہ نہین - اگر ہم آب حیات پینا چاہین تو قدرت خود ہماری ساقی گری کرتی ہے - مگر جب ہم قدحہ پر قدحہ اُڑاتے چلے جائین تو وہ بجاے آب حیات کے اوسمین پانی بھر دیتی ہے - اوس کے بعد کوئی تلخ شے اور پھر زہر - جس کا نتیجہ موت

ہوتا ہے۔

افلاطون کا قول ہے "اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیری لذتین ہمیشہ رہین تو اپنے سامان عشرت کو ایک ہی دفعہ خرچ نہ کر بلکہ کچھہ اوٹھا رکھہ تاکہ پھر کام آئے"

ہر انسان کی زندگی کو تین دور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا دور - بلوغ اور شباب کا دور ہے - جو بیس یا اکیس برس کی عمر تک حساب ہوتا ہے۔

دوسرا دور - اعضائے تناسل کے شدت کا دور ہے جو ۲۲ سے لیکر پینتالیس ۴۵ برس تک شمار کیا جاتا ہے۔

تیسرا دور - دورِ انحطاط ہے - جو پینتالیس سے شروع ہو کر بیٹھ اور کبھی زیادہ دیر تک پائدار رہتا ہے۔

جس شخص نے کہ پہلے دو دور خوبی سے نباہے ہون اور قوانین صحت کی ہمیشہ پیروی کی ہو اوس شخص کا تیسرا دور نہایت مسرت اور آسودگی کا دور ہوگا۔

دور سوم کے لوگون کو چاہیے کہ وہ جماع کی جھوٹی آرزوون کی متابعت نہ کرین اور اپنے مزاج مین متانت اور پرہیزگاری پیدا کرین - اگر اس زمانہ مین بھی وہ دور دوم کے دستورالعمل پارینہ کے پابند رہین گے تو اون کی دوسری تو تون مین کمزوری پیدا ہو کر رشتۂ حیات جلد منقطع ہوجاویگا۔

کوئی مہذب اور شائستہ شوہر اپنی بیوی کی تمناون کے ساتھہ حقارت کا سلوک گوارا نہین کرے گا بلکہ اوسکی خواہش کو اپنی خواہش سمجھہ کر اوسکی توقیر کریگا۔ بہ حیثیت ایک خاوند ہونے کے تمہارا فرض اپنے ہمراز وہمدم کے حقوق کی نگہداشت

ہونا چاہیئے نہ اوس پر بے جا تحکم - اور بحثیت ایک بیوی ہونے کے اوس کا فرض اپنے سرتاج کی محبت اور اوس کے دولت و اولاد کا انتظام کرنا ہے نہ کہ ذلیلانہ خدمت گزاری جب کہ تم نے سچے دل سے اس بات کا قول و قرار کیا ہے کہ جب تک دم میں دم ہے ہم ایک دوسرے کے ہمدم و ہمراز اور شریک رنج و راحت رہ کر خدا کے منشاء کو پورا کرین گے تو تمہارا فریضہ بھی یہی ہونا چاہیئے کہ ایک دوسرے کو پیار و محبت اور نظر وقعت سے دیکھو -

اعتدال کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے لئے اسبات کی بھی ضرورت ہے کہ خداداد قوت اعصاب پر قناعت کیجاوے اور ایسے مرکبات کے استعمال سے اجتناب کیا جاوے جو بے ضرورت تحریک پیدا کرین - تھی ایٹرون مین جا جا کر اپنے خیالات کو ناپاک نکرو - برہنہ مجسمون اور خیالی تصاویر کو اپنے گرد جمع نکرو - اپنے اعضائے جسمانی کو ایک دوسرے کے سامنے عریان یا کوئی ایسی بات نکرو جس سے مرد یا عورت کی شرم و حیا پر حرف آسکے - وقت کو پابندی سے اور کارآمد باتون مین صرف کرو اور ایسی کتب کے مطالعہ سے بچو جو مخرب اخلاق ہون - یاد رکھو کہ تمام بُری باتون سے اچھی کیفیت بھی مکروہ ہو جاتی ہے اور زندگی کی تمام خوشیان خاک مین مل جایا کرتی ہین - تمہاری خصلت اور تمہارا چال چلن کیسا ہی عمدہ ہو لیکن خراب کتابون کو کبھی نہ پڑھو - کسی بُری کتاب کا پہلا باب ہی پڑھنے کے بعد تمہاری طبیعت پر بُرا اثر دخل حاصل کرے گا - تم برتن کو توڑ کر جوڑ سکتے ہو مگر جو اوس مین بال پڑ گیا ہو اوسے درست نہین کر سکتے -

بیاہی زندگی مین اعتدال حاصل کرنے اور اُسے برقرار رکھنے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ میان بیوی کے بستر علیحدہ علیحدہ ہون -

امریکہ کی "مسنر ڈفی" جو علاوہ صاحب تصانیف ہونے کے اندرایں خصوص قابل استناد ہین - اعتدال کا ایک نسخہ تحریر فرماتی ہین "اگر شوہر اپنی طبیعت پر قابو نہ رکھہ سکتا ہو تو میان بیوی کے بستر ہی علیحدہ نہون بلکہ کمرے بھی جدا جدا ہون اور ان حجرون کے وسطی دروازے کو مقفل کر کے اوس کی کنجی بیوی کے قبضہ مین دیدی جاوے"

کثرت مباشرت سے مردون مین اپنی بیویونکی طرف سے جو ایک قسم کی نفرت پیدا ہوجاتی ہے اوس کے متعلق اگر عورتون کو یہ معلوم ہو جائے کہ اون کی نہایت بیش قیمت شئے یعنی شوہر کی محبت - ایک ہی بستر پر سونے سے اون سے چھن جاویگی تو وہ اپنی حفاظت مین کنواری لڑکیون کی طرح مبالغہ کرنے لگین -

اعتدال حاصل کرنے کے لیے تربیت جسمانی کا احساس کرنا بھی ضرور ہے - کل اقسام کی ریاضت جس سے جسم کی پرورش ہوتی ہو جیسے ڈمبل کا استعمال، مگدر اور دیگر اقسام کی ورزشین - پیرنا - اکثر حمام کرنا اور اوس کے بعد جسم کو رگڑ کر پوچھنا - ان تمام امور پر خصوصیت کیساتھہ توجہ کرنی چاہیئے - جو شخص حقیقتاً تندرست رہنا چاہتا ہو اوسے ورزش جسمانی کو کبھی فراموش نکرنا چاہیئے - یہ مفت کی دولت جوان بچون اور بوڑھون کے لیے یکسان فائدہ بخش ہے - ورزش باقاعدہ اور روزمرہ کرنا چاہیئے - عورت یا مرد اس سے مستثنیٰ نہین ہو سکتے مگر عورتون کو تا وقتیکہ اون کے شوہر ترغیب نہ دین وہ ورزش نہین کرتین - جب اعضاے جسم استعمال مین آتے ہین تو وہ بڑہتے ہین اور جب اون سے کوئی کام نہین لیا جاتا تو وہ گھٹتے ہین - نموے اعضا کے لیئے ریاضت اور غذا مشروط ہے - زندگی کے تینون زمانون مین جسمانی ریاضت کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اسکے

اعضائے رئیسہ خصوصاً جگر کا دوران خون کم ہوتا ہے دل مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور
ششش بخوبی اپنا کام نہین کرتے -

بالعموم ورزش کی مقدار ہلکی تھوڑی اور خوشگوار ہونی چاہیئے پہلا کام ورزش
کا یہ ہے کہ وہ فضول اور بیکار مادہ کو جسم سے خارج کرکے نیا مادہ بنائے اور جسم مین
حرارت قایم رکھے عام طور پر اور خصوصاً ورزش کے وقت گہری اور لانبی سانس
لینا چاہیئے - اس لئے کہ فضول مادہ کو جلا کر خارج کرنے کے لیئے اعضائے جسمانی کو
زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہے -

یہ پابندی حفظ صحت موجودہ زندگی کو مسرت خیز بناتا یہ طرز عمل صرف تمہارے
اور تمہاری بیوی کے حق مین سودمند نہین ہی بلکہ اس سے تمہاری اولاد استفادہ کریگی
اور تمہاری آیندہ زندگی مین یہ رویہ بے حد نفع بخش ثابت ہوگا -

فی الحقیقت دنیا کی ساری دولت صرف ایک صحت کے مقابلہ مین ہیچ ہے
جس شخص کو جسمانی یا عقلی تندرستی میسر نہین وہ اس زندگانی دنیا سے بیزار ہے
انسان کا ہر حس جب متحرک ہوتا ہے تو اُس مین ہی عجب دل پذیری ہوا کرتی ہے -
چشم و گوش ذوق و لمس اگر کامل صحت مین ہون تو بجائے خود ایک حظ رکھتے
ہین اور اس مین ایک خاص مسرت اور شان دلفریبی ہوا کرتی ہے اور جو شخص جتنا
خوش رہے اوسی قدر یہ بات اوس کے درازی عمر کا باعث ہوگی " جو لوگ خوش
مزاج ہوتے ہین اون کی تندرستی پر ہنسی کا مبارک اثر اچھی طرح نمایان ہوتا ہے اور
اون کی خوش دلی فکر اور رنج کا صدمہ اون کے قلب پر محسوس نہین ہونے دیتی -
جو لوگ اپنی حقیقی عمر سے چھوٹے معلوم ہوتے ہین اون کا دل ہی بچون کے موافق

ہر وقت خوش اور تر و تازہ رہتا ہے اور جو لوگ اپنی عمر سے زیادہ ضعیف معلوم ہوتے وہ اپنے خیالات اور ارادون مین بھی بڈھے ہوتے ہین؎

قواے شہوانی کو تابع فرمان بنانے کے لئے پرہیزگاری اور ضبط نفس جو کار ہے اعصاب کا قوی ہونا آفت نہین بلکہ برکت ہے - مرد کو مرد بنانے مین صانع قدرت نے ہرگز غلطی نہین کی البتہ اس سے یہ مدعا نہین تھا کہ مرد قدرت کے زبردست اصول کی اہانت کر کے نفس امّارہ کی اطاعت اختیار کرے اور تقدیم مفضول علی الفاضل جو بالکل بعید از قیاس ہے اوسکو روا رکھے -

خدا معاف کر دیتا ہے مگر فطرت ہرگز معاف نہین کرتی - فطرت اپنے منضبط اصول و قواعد مین ذرا سا بھی تغیر روا نہین رکھتی وہ دیر یا سویر اون خلاف ورزیون کا مزہ چکھا کر دم لیتی ہے جس طرح دن کے بعد رات کا آنا یقینی ہے اوسی طرح قواعد قدرت کے خلاف عمل پیرا ہونے سے دکھ درد کا آنا بھی یقینی ہے -

ہر عاقل انسان کو چاہئے کہ قوت شہوانی کی خواہش کو مزاج پر چھوڑ دے تاکہ مزاج خود اپنی خواہش کو بقدر ضرورت مہیا کرے - اگر تم اصول فطرت سے عدول نہ کرو گے اور اپنے جذبات پر قابو رکھکر ایام شباب مین اپنی اصلاح کرو گے تو یہ کوشش و کوشش رائگان نہ جائے گی - وہ اکتسابی جوہر جو مدتون ریاضت کرنے کے بعد پیدا ہو گا تمہاری وسط زندگانی مین ایک ممتاز خاصہ پیدا کرے گا جس سے تمہارے ذہنی اور اخلاقی قابلیتون کے جوہر کھلین گے - اور تمہارے عمر کے آخری ایام مین لطف و مسرت کی بہار آئے گی اور یہ مساعی موفور تم کو حضیض نکبت سے بام رفعت پر پہونچا وین گے -

”ڈی میسٹر“ کہتے ہین کہ ”ایام پیری کا رنج یا راحت مین بسر ہونا عہد شباب

کے طرز عمل پر منحصر ہے۔"

پاک بازی اور دیانت داری

اگر تم کو اپنی بیوی عزیز ہے یا اپنی خوش حالی کے قدر شناس ہو تو راستباز اور راست دین رہو راست بازی کے اختیار کرنے سے انسان کو نہایت اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہوتی ہے جس طرح یہ فرض شوہر کا بی بی پر ہے اوسی طرح بیوی کا یہ فرض شوہر پر بھی ہے - خدا دیانت دار اور پاکیزہ خصائل رہنے کا حکم کرتا ہے یہ حکم دونوں کے لئے یکسان ہے۔ خدا نے مرد اور عورت کے لیئے جداگانہ قانون مرتب نہین کئے بلکہ جن امور مین عورت مستحق عقوبت قرار دیگئی ہے مرد اون سے بری نہین ہوسکتا - اخلاقی اور تمدنی پاکیزگی کے مقدرہ معیار مین جو فرو گذاشت کرے وہی اس کا جواب دہ ٹہیرے گا - اگر تم راست بازی کے خوگر بننا چاہتے ہو تو اوسکی ابتدا ابتداے عمر ہی سے کردو - جو شخص عمدہ اصولون کی پیروی کرتا ہے وہ نہ تو خانگی قانون کو کبھی توڑے گا اور نہ ملکی قانون کو -

خیانت اور بے وفائی دونون کے لیے بمنزلہ جرم ہے اور ایک شوہر کے لئے تو رقابت لائق توہین ہے - یہ طریقہ عقل کے خلاف اخلاق کے معارض اور نظم عالم جس کا مدار اعتبار و صدق پر ہے اوسکو شکست کرنے والی ہے -

وہ ناکتخدا شخص جسکا رویہ بد ہو تو وہ اپنے حرکات ناسزا سے ایک حد تک اپنی ہی ذات کو زیان پونہچاتا ہے مگر ایک کتخدا شخص جب علوات زبون کا خوگر ہوجاتا ہے تو وہ اپنے ساتھ بیوی بچون کو بھی خراب کرتا ہے - یہ کس قدر افسوس ناک امر ہے کہ باپ کی وہ بدعنوانیان جن سے طرز زندگی خراب گھر برباد اور اخلاق بگڑتے ہون - ان سب باتونکی سزا اولاد بھگتے

ہمیں شریف طینت ہونا چاہیئے۔ جب کہ خود ہماری اولاد روشِ بد اختیار کرے گی تو ضعیفی میں یہ خیال کس قدر روح فرسا ہوگا کہ اب جو برائیاں ہماری اولاد کے حصہ میں آئی ہیں وہ خود ہمارے گذشتہ کردار کا نتیجہ ہیں اور جو حرکت اب ہم اپنی اولاد سے ترک کرانا چاہتے ہیں کسی زمانہ میں خود ہم کو ایسا نہ ہونا چاہیئے تھا۔

عفت اور پرہیزگاری دونوں کے لئے باعث برکت ہے ممکن ہے کہ محض دیانت داری کسی کو اعلیٰ نہ بنائے مگر یہ اعلیٰ چال چلن کا جزو اعظم ہے۔ خیانت صرف بددیانتی ہی نہیں بلکہ بزدلی بھی ہے۔ **جارج ہربرٹ کہتا ہے** کہ "راستباز بننے کی جرات کرو اور کسی چیز میں کذب کی ضرورت نہیں ہو سکتی" صادق القول شخص جو سوچتا ہے وہ کہتا ہے۔ جو باور کرتا ہے اوسے ظاہر کرتا ہے اور جو اقرار کرتا ہے اوسی پر عمل کرتا ہے۔

تم کو سوگند ہے اپنی بیوی کی محبت کی۔ اپنی موجودہ اور آیندہ اولاد کی۔ اور اپنی عزت اور خوفِ خدا کی کہ تم اپنی شادی کے قول و قرار کو بدل و جان پورا کرو تاکہ ازلی عیش اور ابدی سلامتی تمہیں نصیب ہو جائے۔

حصہ دوم

دلہن

اس حصہ مین ہم اس امر پر بحث کرین گے کہ بیوی کے متعلق شوہر کو کن کن امور مین واقفیت رکہنا ضروری ہے - ہمین یقین ہے کہ ہزارون کنوارے لوگ اسکو دلچسپی سے پڑہین گے تاکہ میان بیوی کے تعلقات کے بارے مین اونہین پوری واقفیت ہوجائے - ہم کو معلوم ہے کہ بہت سے لوگ جن کی شادی ہوچکی ہے اس مضمون کو اس لئے پڑہین گے کہ اس سے عدم واقفیت کی وجہ سے جو غلطیان سرزد ہوچکی ہین اون کا دفعیہ ہوجائے -

نوجوان شوہرون کو یہ جاننا ضروری ہے کہ عورت مین بمقابلہ مرد کے جماع کی خواہش کم ہوتی ہے اور قوت شہوانی کے لحاظ سے عورتون کے تین اقسام ہین - پہلی وہ جن مین بمقابلہ مرد کے شہوانی قوت بالکل مفقود ہوتی ہے - اسکی وجہ ورزش کی کمی تفریح کی طرف سے غفلت اور کمر کو کس کر باندہنا ہے - عورتون کے حیض مین خرابی پیدا ہوجانے یا اندام نہانی مین کسی رکاوٹ کے پیدا ہونے سے بہی یہ خواہش اون کے دلون مین مردہ ہوجاتی ہے -

قسم دوم وہ ہے جن مین یہ خواہش اعتدال پر ہوتی ہے اور جب وہ بالکل تندرست ہون اوسی وقت اون کو مباشرت سے حظ حاصل ہوتا ہے -

تیسری قسم وہ ہے جو مغلوب الشہوت ہوتی ہین - ایسی عورتین کم یاب ہین مگر ان کی شادی ایسے مردون سے ہونا چاہیئے جو بالکل تندرست - مضبوط قوی والے - زیادہ قوت برداشت والے اور پرشہوت ہون - ایسی عورت اگر معتدل یا نازک مزاج مرد سے کردی جاوے تو یہ جوڑا بہت قابل رحم ہے -

مرد کے مقابلہ مین عورت کی قوت تولید نہ صرف کم ہوتی ہے بلکہ جلد ختم ہوجاتی ہے - ایک بالکل تندرست عورت مین چالیس سے پینتالیس برس کے درمیان اس قوت مین فرق آنا شروع ہوجاتا ہے جس سے بتدریج قبولیت نطفہ کی قابلیت زایل ہوجاتی ہے -

دولہا دلہن پر اس قوت کا اثر مختلف ہوتا ہے - بعض وقت یہ دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ شادی کے قبل خوش مزاج اور تنومند تھے وہ شادی کے بعد بدمزاج اور کمزور ہوگئے - بعض اوقات حالت اس کے برعکس دیکھی گئی بالخصوص عورتون مین یہ بات مشاہدہ ہوئی ہے کہ گو اون کے خاندان مین کسی قسم کے موروثی امراض نہین تھے اور صحت کی حالت اچھی تھی مگر حالت ابتدائی مین لڑکیان نحیف و علیل معلوم ہوتی تھین مگر شادی کے بعد اون کی حالت رفتہ رفتہ درست ہوگئی - بعض ایسی مثالین بھی ہین جن مین شادی سے اون کی صحت مین اضافہ تو ہوتا ہے مگر وہ ہم بستری سے پرہیز کرکے لاولد رہنا زیادہ پسند کرتے ہین اس لئے کامل صحت اون کو نصیب ہی نہین ہوتی - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ناتوانی اور بے قراری شادی کے بعد توانائی اور امن پسندی کے

ساتھ مبدل ہوجاتی ہے - بعض وقت آسودہ حال اور خوش وضع لوگ مایوس اور بدوضع ہوگئے ہین -

اگر کوئی شخص ان تبدیلیون کی وجہ دریافت کرے گا تو اوس کو معلوم ہوگا کہ خوش حالی سے بدحالی کی طرف رجعت کرنے کا سبب بجز اسکے کچھ نہین ہے - کہ اون مین سے ایک نہ ایک نے دوسرے کے مزاج کے خلاف اعتدال سے تجاوز کرکے کثرت جماع کی عادت اختیار کرلی ہے -

کثرت کا اثر عورت سے زیادہ مرد پر پڑتا ہے - اعضائے جسمانی کا کمزور ہوجانا اور ذہنی قوتون مین فرق آنا اس عادت کا لازمی نتیجہ ہے - آدمی کاروبار کے کام کا نہین رہتا اور رفتہ رفتہ شوہر بدمزاج - تندخو اور تنہائی پسند ہوجاتا ہے - ایسا شوہر اپنی بیوی کی مقبولیت کو ہرج پونہچاتا ہے وہ خود بھی بے شمار مسرتون سے محروم رہتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اون سے محروم رکھتا ہے - اوسکو کمزور اور نکما بنا دیتا ہے اور اعضائے جسمانی کی لطافتین جن سے عورت مرد کی نظرون مین حسین اور معزز معلوم ہوتی ہے وہ سب کثرت مباشرت سے رخصت ہوجاتے ہین -

مردون مین یہ عادت اکثر کم سنی کی شادی سے پڑجاتی ہے - ایسی اہم ذمہ داری کا کام بچون سے اوس سن مین کرایا جاتا ہے جب کہ اون مین اس بات کے احساس کا شعور بھی نہین ہوتا کہ دنیا مین زن و مرد کے تعلقات کے کیا معنی ہین -

غیر عورتون سے ناجائز تعلق رکھنا اکثر بے اعتدالی کا موجب ہوتا ہے زنان غیر سے ایسا تعلق رکھنا علاوہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے مورث امراض شدیدہ ہوا کرتا ہے - سابقاً جو تین فوائد تاہل کے نگارش ہوئے ازان جملہ زنانِ غیر سے مباشر ہونے

مین علاوہ نقصان مال وآبرو کے امورخانہ داری کا فائدہ اور توالد وتناسل کا نفع مطلقاً برطرف ہوجاتا ہے اور مباشرت کی لذت اور مادہ فاضل کا استفراغ جیسا غیرعورتون سے حاصل ہے ویسا ہی گھر مین حاصل ہوتا ہے - پہر اس قدر نقصانات گوارا کر کے زنان غیر سے طالب لذت ہونا محض بے عقلی ہے -

اگر کوئی شخص جادہ اعتدال پر چلنا چاہتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ اپنی بیوی کو اس معاملہ مین اپنا معین بنائے اور اوس پر اعتماد کرے تاکہ اوس کے مزاج کی تاثیر سے اس کی اصلاح ہوجائے - ایک سمجھدار بیوی اپنے شوہر کو اعتدال پر آنے کا قوی ذریعہ ہے -

دلہن اور گھر کی حفاظت

ایسے نوجوان بہت کم ہین جو اپنی دلہن کی پوری پوری حفاظت کرتے ہون - شادی کے تعلقات مین پڑنے کے بعد نوجوان شوہر بعض خطرناک غلطیان کر جاتے ہین اور اپنی کم عقلی اور غصہ کی وجہ سے اپنی بیوی کے دل مین ایسی نفرت پیدا کر دیتے ہین کہ وہ اون سے محبت کرنا ترک کر دیتی ہین - جس سے اون کی زندگی کے ایام بالکل بے لطف ہوجاتے ہین -

شادی کے وقت عورتون کے مزاج مین کمزوری ہوتی ہے اور شادی کی تیاری مین جتنی دیر ہوتی جاتی ہے عورت کے دل مین ایک قسم کا نامعلوم خوف بڑھتا جاتا ہے اور فی الحقیقت شادی لڑکی کی زندگی مین ایک تغیر عظیم ڈالنے والا واقعہ ہے - اسواسطے شوہر کو چاہیے کہ اوسوقت دلہن سے بہت نرمی اور احتیاط کا سلوک کرے -

ایسی حالت مین اگر ایک طرف نادانی اور دوسری طرف نہ دبنے والا جوش ہو تو ایسے وصال کا خدا حافظ ہے۔

"مسنر ڈوفی" فرماتی ہین کہ "جس گل کو تم عزیز تر از جان رکھتے تھے اب اوسکی بہار کو مٹانے مین عجلت نکرو - جلد بازی سے اوس کا آدھا حسن جاتا رہیگا - تمہارے صبر اور خاموشی کا پھل بہت شیرین اور دیرپا ہوگا - یہ غنچۂ صبر جبر اور بے تمیزی سے نہین کھلیگا - اس کے لئے ضبط و تحمل شرط ہے - اگر دلہن کے ساتھ جبر و زبردستی کا سلوک کیا جاوے گا - اگر وہ دیکھیگی کہ وہ اپنی خواہش کو اوس کی خواہش پر مقدم رکھتا ہے اوس کی فیلنگ کا لحاظ نہین رکھا جاتا اور عقد کے اوایل ایام مین شدت مباشرت سے اوسکو تنگ کیا جا رہا ہے تو یہ غنچہ کمہلا جاویگا اور ان حرکات کی وجہ سے اگر مدۃ العمر کسی غمزدہ - مردہ دل اور نفرت کرنے والی بیوی سے سابقہ پڑے تو مرد ہی کے حرکات اس کے ذمہ دار ہون گے -

مردون مین دو فیصدی ہی بدقت ایسے نکلینگے جو بعد عروسی مین کثرت مباشرت کے مرتکب نہوئے ہون - یہی وجہ ہے کہ چستی اور چالاکی مردون مین نابود ہوتی جاتی ہے اور امراض نسوانی عورتون مین کثرت سے پھیلتے جاتے ہین - توالد و تناسل کے نرم و نازک اعضاء کثرت استعمال سے ایسے آلودہ ہوجاتے ہین کہ عورت کمزور اور دائم المریض ہوجاتی ہے اور شوہر اپنی جہالت کے نتایج کی طرف سے بے پروائی کرتا ہے"

منعم حقیقی نے جماع مین جو اسقدر ذوق و سرور رکہا ہے تو منشاء خداوندی اس سے یہ ہے کہ زوجین ایک دوسرے پر مایل ہون اور باہمی ارتباط و اجتماع سے اونکی نسل و جنس باقی رہے تمام لذائذ مین لذیذ ترین لذت جماع ہے ایک مرد عاقل کو چاہیئے کہ

جماع کو شہوت پرستی کا ذریعہ نہ سمجھے بلکہ اس مین قابل غور کچھہ اور ہی اسرار حق موجود ہین !!

"ڈاکٹر جارج نے فی" اپنی دلچسپ کتاب مین تحریر کرتے ہین کہ مرد کی غفلت و لاپرواہی سے اکثر عورت متعدد امراض رحم مین مبتلا ہوجاتی ہے - صرف ایک ساعت کے حظ کے لئے وہ بیوی اور بچون کے برسون کے چین و آرام مین خلل انداز ہوتا ہے حالانکہ اوسکو چاہیئے کہ جب انتظار کے دن اور ہجر کی راتون کا خاتمہ ہوجاوے یعنی وہ بیش بہا دولت تمہین حاصل ہوجائے جس کا حاصل کرنا تمہاری توقعات دینوی کا منتہا تہا تو اعتدال اور خود ضبطی سے اس دولت کو صرف کرو"

حکمائے مشرقی کے نزدیک جب زن و مرد کے درمیان عقد مواصلت واقع ہو تو شوہر کو تین طرح سے اپنی زوجہ کی سیاست کرنا چاہیئے - اوّل ہیبت - دوم کرامت - سوم شغل خاطر -

ہیبت کا مقصود یہ ہے کہ عورت کی نگاہ مین اپنا وقار ایسا قایم کرے کہ وہ اپنے نفع و ضرر پر شوہر کو قادر سمجھے - انتظام خانہ داری کی یہ عمدہ ترین صورت ہے -

کرامت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت کو اون اشیاء کے دینے سے خوش رکھے جو ازدیاد محبت کا باعث ہون اور اوسکو اسبات کا یقین ہوجائے کہ یہ مراعات اور حسن سلوک صرف اطاعت اور خوش خوئی کا نتیجہ ہے - عورت کو مرفہ الحال رکھے اور ہم چشمون مین ممتاز کردے - ابتداے ملاقات مین ہی زوجہ کو اپنا مشیر و ہمراز کرے امور خانگی مین عورت کو صاحب اختیار کردے اور اوس کے اقارب کی اعانت مین کوئی

دقیقہ نا مرعی نہ رکھے۔

شغل خاطر سے مطلب یہ ہے کہ امور خانگی کی کفالت اور انتظام معیشت مین عورت کے دل کو ہمیشہ مشغول رکھے اسواسطے کہ انسان کا نفس معطل رہنے پر صبر نہین کرتا اور جب امور ضروریہ سے فارغ ہوتا ہے تو غیر ضروری کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس اگر عورت ترتیب امور خانگی۔ پرورش اولاد اور انتظام معیشت سے فارغ ہوجائے گی تو اون امور کی طرف متوجہ ہوگی جو امور خانگی کے اختلال کا باعث ہون۔

سیاست زوجہ مین تین باتون سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اوّل افراط محبت یعنی بیوی کی محبت کو اعتدال سے زیادہ اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے۔

دوم اپنے مصالح کُلّی مین عورت سے مشورہ نکرے اور اپنے اون اسرار پر اوسکو اطلاع نہ دے جن کے افشا سے فساد کا اندیشہ ہو۔

سوم۔ لہو ولعب۔ قصص وحکایات عشق۔ اور اون عورتون کے ساتھ صحبت آرائی سے باز رکھے جو مردون کی محفلون مین آمدورفت رکھتی ہون اور ہر قسم کی نشیلی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے اس لئے کہ زیادہ خوف ناک بات یہ ہے کہ شراب خواری سے اولاد کم عقل اور احمق پیدا ہوتی ہے۔

جن باتون سے شوہر کی رضامندی اور اوس کی نگاہ مین بیوی کی قدر و قعت ہوتی ہے وہ پانچ ہین۔

اول پابندی۔ دوم امور خانہ داری مین مستعدی اور مصارف مین کفایت شعاری کرنا۔ سوم شوہر کا ادب ولحاظ کرنا۔

چہارم خدمات شوہر مین حسن سلوک سے پیش آنا اور اوس کی نافرمانی سے پرہیز کرنا - پنجم اگر احیاناً کوئی امر زوجہ کی مرضی کے خلاف شوہر سے ظاہر ہو تو غصہ و ملال کو ضبط کر کے خوش روئی کے ساتھ اوس کے کام مین مصروف رہنا -

عورتون کے حق مین یہ امر خطرناک ہے کہ خفگی کے وقت وہ اپنے آنسوون کے ھتنیار کو کام مین لائین اوسوقت ضبط اور خوش روئی سے مرد کی سیاست کرنا چاہیئے شیرین مزاج اور ہر کاروبار مین اپنے زوج سے موافقت کرنے والی بی بیان اپنے شوہر اور اپنے گھربار کی سعادت کا باعث ہوتی ہین -

بیبیون کو معلوم رہنا چاہیئے - کہ جس گھر مین راحت وآرام کے سامان مہیا نہین کیے جاتے وہان ضبط و برداشت کے لیئے مصیبتین پیدا ہو جاتی ہین - جہان زندہ دلی - خوش مزاجی ' اُمید اور خوشی نہین تو ایسے گھر مین محبت نہین ٹھیرتی اور وہ اپنے لئے دوسرا اور اس سے بہتر گھر تلاش کر لیتی ہے -

گھر کی آرائش زیادہ تر عورت کی خوش سلیقگی پر منحصر ہے ' وہ تقریباً ہر خاندان کی منتظم خانہ ہے اوس کے میل جول اور ربط و ضبط سے بے شمار فواید وابستہ ہین - مرد کی خانگی دنیا کی وہ رانی ہے ہر گھر کا آرام اُس کے سلیقہ اور اُسی کی قوت انتظام پر موقوف ہے - مرد کفایت شعار ہو اور اُسکی بیوی مہمات خانگی مین اسراف کو روا رکھے تو مرد کی کفایت شعاری بے سود ہو جاتی ہے - شوہر کو سرگرمی اور شوق سے اپنا روزانہ کاروبار کرنے اور مسرت و اطمینان کے ساتھ کام ختم کر کے گھر آنے کے لئے اس بات کا علم الیقین ہونا چاہیئے کہ خوش انتظامی اور سلیقہ شعاری سے وہ عمدہ مصرف مین لائی جاتی ہے -

معاملہ فہمی بیوی کے صفات مین ایک ضروری صفت ہے ہر ایک کام کی نسبت عیب وصواب جاننے کی خو اور بُرائی بھلائی جانچنے کی عادت گویا خصوصیات انسانی کی عمارت کی بنیاد ڈالتی ہے -

پابندی بھی خانہ داری کی بڑی صفت ہے اگر پابندی پر توجہ کی جاوے تو اوقات تلخی کا نام ونشان باقی نہ رہے -

کاروباری مرد کے لئے وقت سونا ہے مگر کاروباری عورت کے لئے یہ اس سے بھی زیادہ قیمتی شئے ہے - اِس لئے کہ سرسبزی وفراغت - ترقی اور کامیابی یہ باتین بغیر پابندی کے حاصل نہین ہوسکتین -

عادت کی خوش نمائی بھی بڑی استحقاق رکھنے والی صفت ہے - خوش نما عادت کا اوضاع وحرکات پسندیدہ سے اظہار ہوتا ہے - درحقیقت کوئی عمدہ کام اگر دلربایانہ انداز سے نہ کیا جاوے تو اوس کی آدھی شان پوشیدہ رہتی ہے - خوش نما عادت شرافت ونجابت کی نشانی مانی گئی ہے - بہت سے خوش نصیب ایسے ہین جن کا جوہر طبع از روے فطرت شریف ہوتا ہے اور وہ تعلیم فرید سے مستغنی ہوتے ہین - اوصاف پسندیدہ کی عادت امداوس کے اجباو تکمیل کی کوشش صرف عہد شباب مین ماجور ہوسکتی ہے با ادب اور مہربان رہنا - خوشنما عادت کا اصل الاصول ہے

دلہن اور گھر کی حفاظت (سلسلہ جاریہ)

مرد کو اسبات سے بے خبر نہین رہنا چاہیئے - کہ شب اول کی صحبت سے عورت کو بجاے کسی قسم کے حظ کی تکلیف ہوتی ہے - پس یہ خیال رہے کہ وہ درد غیر معمولی قسم کا

ہو اور اُس کا اثر دو ایک ہفتہ سے زائد نہ رہے اگر اس کے خلاف ظاہر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ کچھہ نہ کچھہ حرج پونہچا ہے - اکثر اون عورتون کو جو بڑی عمر تک کنواری رہتی ہین ایسا اتفاق ہوتا ہے - اور ایسی صورتون مین طبی امداد حاصل کرنے مین عدم تاخیر سب سے آسان علاج ہے -

جس تکلیف اور درد کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے وہ اکثر دوشیزہ لڑکیون مین اوس پردہ کی موجودگی کیوجہ سے لاحق ہوتا ہے جسکو مہبل[1] کا حجاب ناتمام (غشار بکارت) کہتے ہین اور عام طور پر بکارت کی علامت کے طور پر مشہور ہے - یہ پردہ کبھی تو درمیان سے سوراخ دار کا اور کبھی ہلال کی شکل پر پایا جاتا ہے -

کسی زمانہ مین یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس پردہ کی موجودگی عورتون کے عفت کی ناطق شہادت ہے - مگر یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ بہت سی دوشیزہ لڑکیون مین یہ پردہ خلقی طور پر موجود نہین ہوتا - لڑکپن مین ذرہ سی بے احتیاطی سے یہ ضایع ہوجاتا ہے اور اکثر ولادت کے وقت ہی پھٹ جاتا ہے - اور کثرت حیض وغسل کی تکرار سے بھی اکثر مفقود ہوجاتا ہے - بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ماہواری ایام کی باقاعدگی مین سہولت کی خاطر عمل جراحی سے اطبا اس پردہ کو نکال ڈالتے ہین - سوا اسکے بعض عورتین ایسی بھی ہوتی ہین - جن کا غشار بکارت زیادہ نرم

حاشیہ [1] اسکی شکل ایک نلکی کے مانند ہے اس کا ایک سرا پیٹ کے اندر عنق رحم کو احاطہ کرتا ہے اور دوسرا فرج کے متصل ہے - مہبل قضیب کے لیے بمنزلہ نیام کے ہے - اس کے باہر فرج کی دو بڑی لبین پائی جاتی ہین جنکو اصطلاح مین شفرتان کبیرتان کہتے ہین جو دروازہ کے مانند اسکو بند کرتی ہین ۱۲

اور سست ہونے کی وجہ سے مانع جماع یقینی ہوتا اور اسی وجہ سے وضع حمل تک اکثر عورتین باکرہ دیکھی گئی ہین -

اطبائے مشرقی نے نیک اور شائستہ عورتون کی یہ علامات بتلائی ہین کہ وہ ہمیشہ حضوری شوہر کی طالب اور اوسکی جدائی سے کارہ رہین رضاجوئی شوہر مین رنج و ایذا کا تحمل کرین - مال کو اپنے شوہر سے عزیز نکرین - عادات وخلاق شوہر کی متابعت کرین شوہر کی محبت موافق شرائط خدمت کے بجا لائین - جو افعال شوہر کے لایق وصف ہون اونکی مداحی کرین - شوہر مین جو عیوب ہون اونکو مخفی کرین اور اوس کی نعمتون کی شکرگذار رہون -

عورتون کے بعض قومی صفات کا اس مقام پر تذکرہ کرنا بے محل نہ ہوگا انگلستان کی عورت کے لئے محبت ایک اصول ہے -

فرانس کی عورت کے لئے محبت ایک خیال ہے -

اٹلی کی عورت کے لئے محبت ایک خواہش ہے -

امریکہ کی عورت کے لئے محبت ایک جذبہ ہے -

ہندوستان کی عورت کے لئے محبت ایک لازمہ ہے -

بُودھ کے شارعون نے عورتون کی سات قسمین لکھی ہین :-

مان کی سی بی بی - بہن کی سی بی بی - دوست کی سی بی بی -

بی بی آقا کی طرح - بی بی غلام کی طرح - چوربی بی - دشمن بی بی -

مان اپنے لڑکون کی نگرانی پورے طور پر کرتی ہے - اور یہ بات جانتی ہے کہ بچہ کب بہوکا ہوگا - مہربانی کے ساتھہ وہ اوس سے باتین کرتی ہے کھانا کھلاتی ہے اچھی طرح کپڑے پہناتی ہے - لڑکون کو پاک صاف رکھتی ہے - بیٹھے ہوئے کپڑون

کو سیتی ہے اور ایسا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے جو بی بی اپنے شوہر کے ساتھہ ایسا ہی برتاؤ کرتی ہے وہ گویا مان کی سی بی بی ہے۔

جو عورت مرد کے سامنے ٹھٹے لگانا۔گانا پسند نہین کرتی۔ مرد کے کپڑون کو سلیقہ سے رکھتی ہے۔کھانے پینے کی فکر کرتی ہے۔سونیکے وقت شوہر کی خواہشون کا خوش آیند طریقہ سے لحاظ رکھتی ہے۔ ایسی بی بی کو بہن کی سی بی بی کہتے ہین۔

جب زن وشوہر ایک دوسرے سے اپنے نفع وخوشی کے متعلق مشورہ کرین ایک دوسرے کی مدد کرین۔عورت۔شوہر کے رشتہ دارون کو اپنا رشتہ دار سمجھے۔ شوہر کے اختیارات پر معترض نہو۔شوہر جب کسی سے ملنے جاوے تو یہ منتظر بیٹھی رہے اور بغیر شوہر کے آئے کھانا نہ کھائے ایسی بی بی کو دوست کی طرح برتاؤ کرنے والی بی بی کہنا چاہیئے۔

شوہر جب باہر جاوے یا محلہ مین کسی سے ملنے کو جاوے تو بی بی کو اُس کے لوٹنے کا انتظار نہو۔وہ اوس کے کھانے کا کچھہ بندوبست نکرے اور نہ اوس کے کپڑون کو درست رکھے۔خود اچھا کھانا پہلے کھالیا کرے گھر کے معاملات سے کچھہ خبر نرکھے۔سویرے سو رہا کرے اور جب شوہر آئے تو گھر کے معاملات مین کچھہ مشورہ نہ کرے۔ ہر وقت پڑی سویا کرے شوہر اگر مشورہ طلب ہو تو اوسکی طرف بیجو بی مخاطب نہو۔اوسکے مانباپ کا بہی لحاظ نکرے حقارت آمیز گفتگو کرے اور شوہر کی شکر گذار نہو۔ایسی عورتین اپنے شوہر کی بی بیان نہین بلکہ آقا ہین۔

غلام بی بیان وہ ہین جو اپنے شوہر کے کپڑون کو حفاظت سے رکھتی ہون عمدہ عمدہ

کہانا پکاتی ہون اور ڈرتے ڈرتے لاکر سامنے رکہتی ہون - جب شوہر گہر مین آتا ہے تو نہایت عزت سے پیش آتی ہون نہانے اور پینے کا پانی لاکر سامنے رکہتی ہون - شوہرون کی کچہہ خطا ہوجائے تو کچہہ جواب نہین دیتین ہر وقت ڈرتی رہین جبتک شوہر نہ کہالین خود کہانا معیوب سمجہتی ہون بلکہ اکثر اپنے شوہر کے پس خوردہ پر قناعت کرتی ہون -

چور بی بیان وہ ہین کہ شوہر تو اون پر اعتبار کرکے مال و دولت سونا چاندی حوالہ کرے اور وہ اوسکو اپنے رشتہ دارون کے پاس بہیجدے یا دوسرون کے حوالہ کردے - شوہر کی بلا پوچہے سب خرچ کر ڈالے - شوہر کے کہانے کپڑے کا کچہہ خیال نہ کرے اور عورتون کے فرائض منصبی کو نہ پہچانے - بے فائدہ دوسرون کے گہر گہوما کرے اور اپنے گہر کی چیزون کی حفاظت نہ کرے ایسی بی بیان چور کہلاتی ہین -

دشمن بی بیان وہ ہین جو شوہر کی امانت مین خیانت کرین غیرون سے آشنائی پیدا کرین اپنی زبان اور خواہش کے اعتبار سے مطلق العنان رہین چال چلن برا رکہین شوہر مزاحم ہو تو اوس کے موت کی خواہان ہون -

ان سات قسمون مین اول - دوم - سویم - و پنجم - قسم کی عورتین کبہی جدا کرنے کے قابل نہین - زندگی کے ساتہہ ان کو نباہ دینا چاہیئے اور بقیہ تین قسم کی بی بیون کو ایک دن کے لیئے بہی اپنے پاس نہ رکہنا چاہیئے -

نئے جوڑے کی خوشیان بڑی دلپذیر ہوا کرتی ہین انسانی محبت کی کیفیت مین ویسی ہی دل فریبی اور شرکت تاثیر ہوا کرتی ہے جیسی کہ اون طیور مین دیکہی جاتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنا عمدہ ترین قدرتی لباس زیب بدن کرتے ہین اور عجب انداز سے میٹہی میٹہی راگنیان گاتے اور اپنے ماندو بود کے لئے گہونسلا بناتے ہین -

ایک نئی دلہن نے اپنے جذبات کو پوشیدہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ زندگانی دنیا بھی کیا نعمت ہے "

بیاہ کے بعد میاں بیوی کو ہوٹلوں یا بورڈنگ ہوسوں مین رہنا چاہیئے - اور طرفین مین سے کسی ایک کا اپنے والدین کے ساتھ رہنا نہایت غیر مفید ہے - اگر تمہارا کوئی مستقل گھر ہو تو یہ بیاہی زندگی کی راحتوں مین اضافہ کر کے اسکی مسرتون مین استقرار کی روح پھونکے گا - معمولی چھوٹا سا گھر سہی مگر تمہارا ذاتی ہو تو بہتر ہے - زندگی کی بہترین اور منتخب خوشیان انسان کو اپنے گھر ہی مین نصیب ہوسکتی ہین - جو اپنے گھر کا قدر شناس نہین اوسکو معلوم ہی نہین کہ خوشی کے کیا معنی ہین -

مگر اس نئی زندگی کی ابتدا فضول خرچی یا اسراف سے نہ کیجاوے شروع ہی سے اسبات کے عادی ہو جاؤ کہ مخارج مداخل سے بڑھنے نہ پائین - شایستہ اقوام مین کفایت شعاری کی عادت ضرور ہونا چاہیئے - اس لئے کہ یہ تو وحشیون کی طرز معاشرت ہے کہ آیندہ کے لئے کچھہ پس انداز نکرین - غیر یقینی فوائد کی توقع اور آیندہ کی امید پر اپنی موجودہ زندگی پر ٹیکس نہ لگاؤ - بحالت ابتدائی اگر تم اپنی آمدنی مین سے کچھہ بچا نہین سکتے تو غالباً تم کبھی پس انداز نہین کرسکوگے - قرض ایک خوفناک دشمن جان ہے - ادائے دیون کی فکر سے بیوی کے رخسارون کی سرخی اور شگفتگی ضایع ہو جائے گی - شوہر کی ساری مستعدی - ہمت اور امید کو قرض پست کردے گا - مستقبل کی ساری دلفزا امیدون پر پانی پھر جاوے گا - گھرون کا چین بجاے زیادہ طلبی کی کفایت شعاری سے حاصل ہوتا ہے - گو بادی النظر کفایت شعاری پر عمل کرنے سے ہمکو اپنی خواہشات کو مارنا پڑتا ہے مگر بنظر غائر اگر دیکھا جاوے تو کفایت شعاری ہمکو جایز لذات سے باز نہین رکھتی -

کفایت شعاری سے جو سچی مسرت حاصل ہوتی ہین اوکے احساس سے اور فضول خرچ لوگ بالکل محروم ہین - مقروض ہوکر تم اپنی آزادی ایسی نعمت پر غیر کو متصرف کر دیتے ہو - تم اپنے قرض خواہ کی طرف نظر بھر کر نہین دیکھ سکتے - دروازہ پر کسی نے دستک دی اور یہان طوفان اختلاج اوٹھا - کہین سے خط آیا اور تم پریشان ہو گئے کہ کہین قانونی چارہ جوئی تو نہین کی گئی ہے - تم قرض کو ادا نہین کر سکتے اور عذر لنگ کر کے ٹالتے ہو - گویا دیانت اور صداقت کے ازلی اصولون کو تم دیدہ و دانستہ توڑتے ہو - قرضداری بد دیانتی اور بے ایمانی کی عادت پیدا کرتی ہے -

" **مانیٹن** " نے کہا " مجھے اوائے دیون کے بعد جو خوشی ہوتی ہے اوس کے دلپذیری کی کیفیت مین بیان نہین کر سکتا اس لئے کہ ہزارون من بوجھ میری گردن پر سے اوتر جاتا ہے "

قرض کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آزادی کو جان بوجھ کر نقصان پہونچے اور اس سے اخلاقی نظام کی نفی ہو -

مقروض ہمسایہ کی نظرون مین خوار اور اپنے نزدیک حقیر ہوتا ہے اور غیر اوسکو انگشت نما بناتے ہین - غیرت اوسکو باہر نکلنے مین مانع آتی ہے اوسکو خوشامد کا عادت گیر ہونا پڑتا ہے - ایک چالاک وکیل اوس پر حملہ کرتا ہے اور وہ نہایت بے بسی سے اوسکی گرفت مین جا پڑتا ہے - ایسے وقت مین وہ اپنون اور اپنے دوستون کو آزمانے نکلتا ہے مگر سب اوسکو ٹکا سا جواب دیدیتے ہین انجام کار ایسے شخص کو دو مین سے ایک ایک گھر کی ضرور سیر کرنی ہوتی ہے - جیل خانہ یا اصلاحی درس گاہ -

کیا دنیا مین یہ بات ممکن ہے کہ انسان کی زندگی قرض کے داغ سے ملوث نہو ؟

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ انسان اوس اخلاقی تنزل سے بچے جو قرض کا نتیجہ ہے ؟ کیا قرض سے یک قلم قطع تعلق کرکے آزادی برقرار رکھی جاسکتی ہے ؟

اس کا ہمارے پاس صرف ایک جواب ہے " آمدنی سے بڑہ کر خرچ نکرو "، جو مقروض نہین اوس کے لئے کوئی خطرہ ہی نہین - معاملات دنیا مین زیادہ طلبی کرنا حماقت کی دلیل ہے - زیادہ طلبی کا انجام دنیا مین دو حال سے خالی نہین - وہ اشیاء جن کی تلاش مین رنج و تعب برداشت کیا گیا وہ تمہارے آگے سے اوٹہالیجائین گے اور تم دیکھا کرو گے یا وہ سب بجائے خود رکھی رہ جائین گی اور تم خود اوٹہالئے جاؤ گے -

" **جوزفی** "، کا فرمودہ ہے کہ " ہماری ایجاد دن کوین کا یہ مدعا نہین ہے کہ ہم اون اشیاء کی طلب مین اپنی عمر عزیز کو صرف کرین جو سب بجائے خود رکھی رہ جاوین گی اور ہم دنیا سے اوٹہالئے جاینگے "-

جو لوگ ایک بے اصول زندگی بسر کرتے ہین اور اپنی آمدنی مین سے کچھہ پس انداز نہین کرتے بلکہ سب کچھہ خرچ کر ڈالتے ہین وہ گویا مصائب ناگہانی مین گرفتار ہونے کے لئے تیاریان کر رہے ہین -

ارسطاطالیس کہتا ہے " جس شخص کو بقدر اوقات بسری میسر ہو اوسکو طلب زیادتی مین مصروف ہونا چاہیئے - اسواسطے کہ زیادتی کی کوئی انتہا نہین اور اس زیادتی کے ساتھہ جتنے مکارہ ہین اون کی بھی کوئی انتہا نہین - جب بوجہ احسن معیشت کی غرض حاصل ہوجاے تو زیادہ طلبی کس واسطے ؟ اور بقدر دسترس اپنی غذا پر قناعت نہ کرکے دست حرص و طلب کو دراز کرنے سے کیا حاصل ؟ "

کفایت شعاری حاصل کرنے کے طریقے بہت سہل و آسان ہین -

آمدنی سے کم خرچ کرو - یہ تو پہلا قاعدہ ہے - دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سودا نقد کرو اور ادہار کسی صورت مین نکرو -

تیسرے یہ کہ غیر یقینی فوائد کے بہروسے پر قبل از قبل قرض کا بار اپنے اوپر نہ رکھو - وہ تمہاری گردن پر اس طرح سوار ہو جاوے گا جیسے کہ قصہ سندباد مین بیر مرد -

بے ضرورت چیزین ہرگز نہ خرید واس سے بہت جلد فضول خرچی کی عادت پڑجاتی ہے اور دخل خرچ کا پورا پورا حساب رکھو اس سے آمدنی کے اندر تمہارا خرچ رہے گا -

"فرینکلن" کہتا ہے کہ "جو کچھ تمہارے پاس ہے اوسے تم اپنا ہی نہ سمجھو بلکہ یہ سمجھو کہ اوس مین سے بہت کچھ دوسرون کا ہے اور چونکہ تم اوسکے امین ہو لہذا آمد و خرچ کا حساب رکھو اور حساب تفصیل وار رکھو اس سے تم کو یہ معلوم ہوگا کہ ذرہ ذرہ سے اخراجات مین جن کو بند کرنا تم سے ممکن ہے کسقدر روپیہ صرف ہو جاتا ہے اور ان اونکے اخراجات کے روکنے سے کسقدر معقول رقم قلیل مدت مین تم جمع کر سکتے ہو"

"جان ویزلی" گو معمولی آمدنی کا آدمی تہا مگر اوس نے یہی رویہ اختیار کیا تہا اوس نے اپنی وفات کے ایک سال پہلے لرزتے ہوئے ہاتہون سے اپنے حسابچہ مین لکہا کہ "مین چہیاسی سال سے زیادہ عمر تک مین نے اپنا حساب کتاب باقاعدہ رکہا اور اب مین اس کام کو ختم کرتا ہون اس لئے کہ اب مجہے اسبات کا یقین ہو گیا ہے کہ میرے مخارج کا پلہ مداخل سے جہکا ہوا نہین ہے" -

میان بیوی کو چاہیئے کہ ہر چیز مین وہ سلیقہ اور اسلوب کو خرچ کرین کوئی چیز حد اسراف مین داخل نہو سکے یعنی ہر چیز محل مناسب پر رہے اور صرف مناسب مین

لائی جاوے - کسی امیر الامرا کے لیئے بھی یہ باعث کسر شان نہین ہے کہ وہ اپنے معاملات خانگی مین نفس نفیس دلچسپی لے - بغیر اسکے وہ فیاض طبع نہین ہو سکتے - ممسک شخص سونے کی پرستش کرتا ہے مگر کفایت شعار آدمی سونے کو اپنے اور اُن لوگون کی خوشحالی کا ایک عمدہ آلہ اور نفیس ذریعہ سمجھتا ہے جن کے فوائد اوس سے وابستہ ہین - دنیا کی ترقی مین فضول خرچ آدمی کا کوئی حصہ نہین ہے - اوسکی حالت مین کوئی اصلاح نہین ہوسکتی وہ ہمیشہ مدد کا طالب اور کفایت شعار آدمی کا حلقہ بگوش رہتا ہے -

کسی عمدہ مقصد سے روپیہ کو بچانا اس مین عجیب شان ہے اس سے دماغ کی حالت بہت مضبوط ہوجاتی ہے اور اسراف کا جذبہ مغلوب ہوجاتا ہے - پس انداز کی ہوئی رقم کی مقدار کتنی ہے - تھوڑی ہو مگر اس سے بہت کچھ تقویت قلب اور حفظ ماتقدم ہوسکتا ہے - "جانسن" کفایت شعاری کو آزادی کی مان کہتا ہے - صرف اس طمع مین کہ آج راحت سے گذر جائے اپنی آیندہ کل بلکہ آیندہ سال کی آمدنی کو مکفول کردینا اس قسم کی طرز معاشرت نہایت قابل نفرین ہے -

"سمرو" کا قول ہے کہ "سلطنت ہو یا خاندان اکتساب دولت کا بہترین ذریعہ اکانومی ہے" جب تم یہ جان لوگے کہ خرچ کرنے کا زمانہ پس انداز کرنے کے دن اور خرید و فروخت کا وقت کونسا ہے تو تم کبھی مفلس نہین رہوگے -

ایک غریب مزدور کا اصول تھا کہ وہ فی روپیہ تیرہ آنہ سے زیادہ ہرگز خرچ نہین کرتا تھا - گو بادی النظر مین یہ ایک حقیر بات معلوم ہوگی مگر سو روپیہ مین سے اونیس روپیہ کے قریب پس انداز ہون گے اس اصول پر عمل کرنے سے وہ مزدور "راک فیلر"

ہوگیا!

تمہاری زندگی مین وہ بہت مبارک وقت ہوگا - جب تم ایسے گھر مین داخل ہو جس کو تم اپنی جانب منسوب کرسکو اگر تم اوس مسرت مین اضافہ کی تمنی ہو تو التفات اور وفا شعاری کے خوگر بنو اور اپنی دلی محبت کا الفاظ کے ذریعے سے اعادہ کرو - اپنی بیوی کے اون ساعئ موفور پر اظہار امتنان کرو جو وہ تمہارے گھر کو دلفریب بنانے، غذا کو خوشگوار اور زندگی کو پُر لطف کرنے مین صرف کرتی ہے - اوسکو مطلع ہونے دو کہ تم اوسکی خدمات کی قدر کرتے ہو اور مرور دہور کے ساتھ یہ خیال نہ کرو کہ تمہاری حوصلہ افزائی اوسکو خوش نکرے گی - بیوی اپنے شوہر کے کلمۂ تسلی اور حرف محبت کے سننے سے کبھی نہین تھکتی -

آفتاب کی گرمی - ماہتاب کی خنکی پہاڑون کی بلندی سمندرون کی گہرائی جنگلون کی سرسبزی درختون کی شادابی - پہولون کی خوشبو پرندون کی سریلی آواز عورتون کی عفت مردون کی شجاعت - بدن کی صحت - روح کی پاکیزگی - دل کی نرمی - زبان کی صداقت خیالات کا تعمق - گھر کا انتظام - غرض ہر چیز کی خصوصیت اُس کا جوہر ہے - عورت اگر زنانہ جذبات سے معرا اور فرائض نسوانی کے ادا کرنے کے ناقابل ہو تو وہ ہرگز اپنی ذات کا تتمہ نہین ہوسکتی - اس لئے کہ اوس مین کوئی ذاتی خصوصیت ہے اور نہ قدرتی جوہر - ایسی عورت سے قومی حالت کی اصلاح ہوتی ہے - نہ تمدن کی ترقی - اور کسی عورت کے اخلاقی کمزوری کے اثر سے اُس کا شوہر بچ سکتا ہے نہ اوس کی اولاد - اور نہ وہ لوگ جو اوسکے عزیز قریب ہین - لڑکیون اور لڑکون کی اچھی یا بُری حالت گھر والون کی حالت پر منحصر ہے اور اولاد کی ناقص تعلیم و تربیت اس نتیجہ کا متوقع نہین بنا سکتی کہ اون مین اوصاف

پسندیدہ پیدا ہون - جتنی مناسب حال اور مکمل تعلیم و تربیت ہوگی اُسی مناسبت سے جوہر ذاتی کی ترقی ہوگی - اور ذاتی درستی ایسی چیز ہے جسپر گھر کی درستی اولاد کی درستی سوسائٹی کی درستی اور قوم کی درستی کا دار و مدار ہے - جب تک کوئی شخص ذاتی اصلاح نہ کرے وہ دوسرون کے سدھارنے مین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا - جاہل اور غیر تربیت یافتہ مان سے یہ اُمید کرنا سخت نادانی ہے کہ اولاد مین پسندیدہ عادات و خصائل پیدا ہون گے اور بچون کی ابتدائی تعلیم مان ہی کی نگرانی مین ہوتی ہے - جو عورت بیوی اور مان کے فرائض سے آگاہ نہو اُس سے فرائض خانہ داری کے سر انجام کی کوئی امید نہین - جس وقت بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے یہ لاچار ہوتا ہے اسکی صحت پرورش - اخلاقی اور جسمانی تربیت کا مدار دوسرون پر ہوتا ہے اور اُسکی نیک و بد روش زیادہ تر اس کے والدین پر منحصر ہے - گھر وہ سچی سرزمین ہے جس مین نیکی کو روئیدگی حاصل ہوتی ہے - خانگی واقعات بہ نسبت کسی مدرسہ یا دار العلوم کے زیادہ تر قابل اُنس ہین یہ بزرگون کا کام ہے کہ گھر کے رہنے والون کی تربیت کرین،،

انسان کو پست حالت سے اعلیٰ سطح زندگی پر پہونچانے مین گھر بڑی مدد کرتا ہے - گھر تجربات دنیا حاصل کرنے کے لئے بہترین تعلیم گاہ ہے بچے بڑے ہوکر وہین مرد اور عورت کی ہیئت اختیار کرتے ہین - دل و دماغ کی یہین تربیت کیجاتی ہے - اچھی یا بُری اخلاقی تعلیم وہین حاصل ہوتی ہے - بچون کا کیرکٹر درست کرنے مین مدرس کا اتنا دخل نہین ہے - یہ گھر مین قایم ہوتا ہے - مان باپ بھائی بہن اور ہم نشینون کا فیضان صحبت اپنا اثر کرتا ہے - اطاعت کرنا - خود پر قابو رکھنا - دوسرون پر شفیق بننا - خوش رہنا - پابند بننا یا سرکشی کرنا - ظلم کرنا - اور آوارہ بننا - غرض بچہ کی نیک و بد روش کچھ گھر والون پر منحصر ہوتی ہے - گھر صرف کھانے اور سو رہنے کی جگہ نہین ہے - یہان خود داری پیدا

کیجاتی ہے - راحت و آرام خاندانی مسرتین اور جسم و اخلاق کی درستی گھرہی مین نصیب ہوتی ہے - ایک مسرت خیز مقام اور فائدہ بخش تاثیر پیدا کرنے کی حیثیت سے ضرور ہے کہ صفائی ایمانداری اور محبت کے جذبات اس گھر کی آب و ہوا مین پیوست ہو جائین -

کوئی قوم ترقی نہین کر سکتی تا وقتیکہ ہر فرد قوم کے گھر کی حالت مین اصلاح نہو اور یہہ درستی و اصلاح کا فرض زیادہ تر عورت سے تعلق رکھتا ہے لہذا عورت کو یہ جاننا چاہیئے کہ گھر کو کس طرح پُر راحت کرنا چاہیئے - ایک صاف ستھرا پاکیزہ گھر جس کی مالک کفایت شعار اور منتظم ہو دراصل منزل راحت اور کاشانۂ مسرت وہی گھر ہے - وہ خاندانی تعلقات کو استوار کرے گا اور اس کی بہت سی باتین لوگون کو یادگار رہین گی - یہ گھر مسکّن قلب اور محنت کے بعد راحت پانی کا پُرلطف مقام ہوگا - ایام غم مین باعث تسلی اور کامیابی کے دنون مین لائق حد فخر و نازش ہوگا - غرض کوئی موسم اور کوئی زمانہ ہو اسکی دلچسپیان بے حد مسرت خیز ہون گی -

مردون عورتون اور بچون کی خوش حالی کا مدار زیادہ تر اُون امور پر ہے جو بادی النظر مین کمتر اور حقیر معلوم ہوتے ہین اور تا آنکہ اُن امور پر پوری توجہ منعطف نہ کیجاوے - اصلی راحت و آرام حاصل نہین ہوسکتا - مثلاً کسی بچہ کی صحت جسمانی اُسکی غذا پوشاک اور غسل پر منحصر ہے - گھر کا چین و آرام کون نہین چاہتا اور آرام بغیر اس کے میسر نہین ہوتا - کہ صفائی - انتظام خانہ داری - پابندی اور محنت کو حصول راحت کے لئے اپنا رہبر بنایا جاوے معمولی فرائض خانہ داری کا سرانجام گو بے حقیقت معلوم ہوتا ہے - مگر کھانا پکانا - کپڑے سینا - بچون کی پرورش کرنا - تیمارداری کرنا - گھر کا انتظام کرنا - ملازمون کی نگرانی کرنا - ان سب باتون مین پہلے عورت کو طاق کرنا چاہیئے - یہ ظاہر ہے کہ عورت مرد کی مونس و غمخوار اوسی صورت مین ہوگی

جب کہ اوس مین محبت و مودت کا بیج ڈالا جاوے اور کامل محبت اُس وقت پیدا ہوگی جبکہ اپنی ذات کے فرائض شوہر اور بچون کی نسبت خدا کے فرائض اور بندون کے حقوق سے وہ باخبر کیجاوے گی اور معاشرت و معیشت کا طریقہ اُس کو تعلیم کیا جاویگا - اسی طرح ایثار کا مادہ - اعلی نیکیان اور بلند خیالات بڑون کی اطاعت - چھوٹون پر شفقت اور باہمی سلوک عزیزون پر مہربانی ایک دوسرے پر اعتماد بندگان خدا سے ہمدردی - سچائی اور تواضع صرف دینی تعلیم پیدا کر سکتی ہے مسرت خیز زندگی بسر کرنے کے لئے زن و مرد کو فن معاشرت سے عمدہ واقفیت درکار ہے - فنون لطیفہ کی طرح یہ بھی ایک قدرتی دین ہے مگر یہ ہر شخص کے امکان مین ہے کہ ذاتی اصلاح و کوشش سے اس مین دستگاہ پیدا کرے -

مسرت کوئی نادر الوجود جواہر کی قسم سے نہین ہے کہ اوس تک کسی کا دسترس ہی نہین ہوتا اور باوجود سعی و کوشش کے وہ دستیاب ہی نہین ہو سکتی بلکہ اُسکی مثال جواہر ریزون کی طرح ہے جو مجموعی طور پر ایک دل پسند شکل اختیار کر لیتے ہین - یعنی مسرت اُن چھوٹی چھوٹی خوشیون سے مسرت اندوز ہونے کا نام ہے جو عجائب خانہ عالم مین چارون طرف بکھری ہوئی ہین - اور جنکو ہم غیر یقینی اور عارضی خوشیون کے دہن مین نظر انداز کر جاتے ہین چشم بینا اور مذاق صحیح رکھنے والے شخص کے لئے کائنات کے پردہ پر خاطر فریب اور مسرت انگیز چیزون کی کوئی انتہا نہین ہے - یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ براحت زندگی بسر کرنے کے فن سے آگاہ ہو - کم از کم دماغ ہمارے قبضہ مین ضرور ہے ہم اسی مین عمدہ خیالات پیدا کر سکتے ہین - ہم اپنی عادات و اطوار کو باقاعدہ اور محکوم کر سکتے ہین - ہم دل مین اطمینان اور طبیعت مین سکون پیدا کر سکتے ہین اور اُس سے اکتساب منفعت کر کے پر امن اور مسرت بھری زندگی بسر کر سکتے ہین -

مسرت بھرے گھر کا پہلا فائدہ آرام ہے - جو شوہر دن بھر کام مین مشغول رہتا ہے تو شام کے

وقت طبعًا اوسکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دن بہر کی مشقت کا کچھہ معاوضہ پائے - ایسے وقت مین بیوی کا فرض ہے کہ وہ گہر کو پاک صاف رکہے اوس کو خوش وضع اور خاطر فریب بنائے -

اگر کوئی شخص صرف گہر کا مالک ہو تو اس سے اسکی تسکین نہین ہوگی - بلکہ اوس گہر کو آرام دہ ہونا چاہئے - گہر کی روح آرام ہے - مگر آرام کے لئے لوگ غلطی سے خیال کرتے ہین - کہ دولت مند ہونا لازمی ہے - بلکہ عیش وعشرت کے لئے تمول کی ضرورت ہے -

آرام وآسائش عمدہ سازوسامان یا آرایش سے میسر نہین ہوتا بلکہ آرام کے لئے صفائی آب وہوا پاکیزگی اور تدبیر منزل کی ضرورت ہے - آرام وہ خطۂ زمین ہے جسپر بنی انسان کا نشو نما ہوتا ہے - بہت سی خصلتون کے نیچے آرام کی روح چہپی ہوتی ہے -

مان اور اولاد

ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ گہر والیون مین مستعدی اور عنصر صناعت کا وجود بہ ضرور ہے سست عورت ناخوش رہتی ہے - گہرون کا چین خاندان کا آرام صحت وتندرستی اور دنیا مین کامیابی کا یہی راز ہے - بعض بے پروا شوہر اپنی بیوی کی خدمتون کی داد نہین دیتے - مرحینگ سی سالہ ایسی سخت اور طویل نہین تہی جیسا کہ مقابلۃً مصروف بیویون - محنت کش ماؤن اور فکر مند گہر گہر والیون کو روز سویرے سے رات گئے تک کرنا ہوتا ہے - لڑکے کی کتاب کہو جائے یا لڑکی کی اوڑہنی گم ہوجائے تو اُس کے تلاش کرنے کے لئے مان ہی کو ڈہونڈا جاتا ہے - بچہ شب کو کہانسے یا روئے تو باپ تو خواب نوشین مین پڑا سوتا رہتا ہے - یہ فکر مند مان کا کام ہے کہ اوسکو بہلائے اور چپ کرے - مان ہی ایسی ہے جو افراط محبت مین اپنی راحت سے اولاد کی راحت کو مقدم سمجہتی ہے بلکہ اپنی حیات کو اولاد کی حیات سے عزیز نہین رکہتی - شوہر بیمار ہوجاوے تو باوجود بے شمار فرایض کے عجیب دل سوزی سے وہ اوسکی پرستاری کرتی ہے - حالت

ناخوشی میں شوہر کو بیوی کی موجودگی سے جو راحت وتسکین ہوتی ہے کیسی ہی شائستہ نرس ہو وہ آرام نہیں پہونچ سکتا۔ غرضکہ عالم تندرستی ہو یا بیماری۔ شادی ہو خواہ غمی۔ خوش حالی ہو یا پریشانی۔ دن ہو یا رات۔ بیوی اور ماں بے شمار فرائض خانہ داری کی مرکز بنی رہتی ہے۔

نوجوان شوہر اپنی نوجوان بیوی پر جن خدمات کا بار ڈالتا ہے۔ تو اُس کا یہ فریضہ ہونا چاہیئے کہ جب وہ کام کرتے کرتے خستہ ہو جائے تو بیوی کے اوپر معمول سے زیادہ قدرشناسی کے ساتھ نگاہ محبت ڈالے یہ سراسر ظلم و ناانصافی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی خدمات کا بوجہ احسن اعتراف نکرے اور فرائض خانہ داری کی راہ میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کیلئے اسکو تن تنہا چھوڑ دے متاہل زندگی کی راحتوں میں مستقل طور پر اضافہ کرنے میں اولاد بڑا قوی ذریعہ ہے۔ بنی اسرائیلیوں میں عورت کا عقیمہ ہونا بڑی بدنصیبی کی بات خیال کیجاتی تھی۔ خداوند عالم نے جب حضرت ابراہیم اور حضرت سارہؑ کو مژدہ دیا کہ تمہاری نسل روئے زمین میں اتنی کثرت سے پھیلے گی جسطرح آسمان پر ستارے ہیں تو اونہوں نے خیال کیا کہ نعمت کبریٰ اور سعادت عظمیٰ اونکو نصیب ہوگئی ہے۔

اگر بیاہ سے زن و مرد کی بہتری متصور ہے تو اس زندگی کی انتہائی برکتیں اسی وقت نصیب ہوں گی جب کہ اس مبارک پودے میں اولاد کا ثمر آئے گا۔ جو لوگ شادی کا کوچہ اس ارادے سے اختیار کرتے ہیں کہ وہ ماں باپ بننے کے جھگڑے میں نہ پڑینگے۔ تو اُن کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بجائے محبت کی خودغرضی اور خودپرستی سے اس کوچہ کی ہوا تک مکدر ہو جائے گی۔

جس گھر میں گہوارہ نہیں وہ گھر نہیں بلکہ جنگل ہے اس لئے کہ بیاہ بے اولاد کے ایسا ہے جیسے دنیا بے آفتاب کے محبت کا قدرتی نتیجہ شادی اور شادی کا لازمی نتیجہ بقائے نوع ہے۔

زن وشوی کی مثال ایک درخت کی ہے۔ اگر اس میں شاخیں اور پھول پھل نہ لگیں تو

اوسکی ایجاد کی علت مفقود ہوجائے گی۔ دنیا مین زن و مرد کا ایک یہ بہی فرض ہے کہ وہ مان باپ بنین۔ کوئی پاکیزہ خیال عورت یا نیک منش مرد کا شادی سے خانہ آبادی کے سوا دوسرا مطلب نہین ہوسکتا۔ ایسی بہت سی عورتین ہین جو شریر مردون کے مشورہ سے اپنی قطع نسل کر چکی ہین فطرت کے قانون اٹل ہین اگر تم اُس کے خلاف چلوگے تو اوسکے مکافات سے کسی طرح محفوظ نہین رہ سکتے

عورتون کی ایک کثیر تعداد اولاد کو بے فکری کا سنگ راہ سمجھکر اس کے حدود و قیود سے آزاد ہونا چاہتی ہین۔ اُن کے توجیہات و تاویلات معقول ہون یا نامعقول صحیح ہون یا غلط مگر اس مین کلام نہین ہوسکتا کہ ایک ایسی قوت مین وہ تصرف کرنا چاہتی ہین جس کا فعل مین آنا مزاوجت کا مدعائے اصلی ہے۔ جو بیوی مان بننے سے گریز کرتی ہو تو شوہر کو چاہیے کہ بہ دلائل عقلی و نقلی اوسکو قائل کرے اور مادری حقوق و فرائض تعلیم کر کے اولاد کی خوبیون اور اس سے قدرت کی نشائے لطیف پر روشنی ڈالے۔

اکثر عورتین وضع حمل کی تکلیف سے خائف ہوتی ہین۔ بعض بچون کے پالنے پوسنے اون کو تربیت و تعلیم دینے کی ذمہ داریون کی وجہ سے اس کو جہ مین گام فرسا نہین ہوتین۔ غرض کچھہ ہی ہو ہم کو اس خیال سے سخت صدمہ ہوتا ہے کہ ایک عورت صاحب اولاد ہونے کی خداداد قابلیتون کے باوجود چند سطحی امور کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے۔ یا صاحب اولاد ہو کر ان کی نگرانی سے غفلت کرے اور اپنے بچون کو بالکل انا اور دداؤن کی توجہ پر چھوڑ کر خود طوطا مینا یا کتے بلیون کے پالنے مین مصروف ہو جائے۔ بیاہ سے زوجین کو جسقدر اپنی راحت کا خیال ہوتا ہے۔ اوسی قدر آیندہ ہونے والے بچون کی راحت کا بہی خیال ہونا چاہیے پرورش حیوانات کی طرف زیادہ توجہ کرنا اور انسان کے بچون کو تندرست اور مضبوط بنانے کے خیال سے غفلت کرنا عجب نادانی کی بات ہے۔ کوئی روشن خیال عورت مان بننے سے صرف

اس لئے انکار نہین کرے گی - کہ وضع حمل سے تکلیف ہوتی ہے یا بچون کی پرورش ایک ناممکن العمل کام ہے - پرورش اولاد اگر مشکل کام ہے تو اولاد کی محبت اس مشکل کو آسان کر دیتی ہے - کاش عورتین یہ سمجھین کہ اون کے واسطے گھر اور بال بچون کی نعمت ایک ایسی ودیعت ہے کہ تمام کائنات اوس پر رشک کر سکتی ہے - واقعات اس امر کے شاہد ہین کہ دنیا مین فلک کی ستم شعاری اور کج روی کے وہی لوگ شاکی ہوتے ہین جنہون نے احکام قدرت اور قانون آلہی کی نافرمانی کرنا اپنا دستور قرار دے لیا ہے

عورت کے طبعی ولولہ اور فطرتی جوش کی حالت اُس وقت قابل دید ہوتی ہے جب کہ اوس کی زندگی مین بار اول اوس کا لخت جگر خلوت کدۂ عدم سے بقعۂ شہود مین قدم رکھتا ہے - اولاد اوسکو اخلاق اور بے غرضی کا سبق دیتی ہے اور اوس کو یہ سکھلاتی ہے کہ ماؤن کی زندگی دوسرون کی بہتری کے لئے ہے -

یہی اصول آگے چلکر اوس کی اولاد مین بھی پیوست ہوجاتا ہے اور جب وہ بچون کو اپنے اطراف جمع کر کے خدا - بہشت - اور مذہب کی باتین سمجھاتی ہے اور بچے عمیق دلچسپی سے اُس کو سماعت کرتے ہین تو اِس سے اوس کے حس مادری کو لذت فراوان حاصل ہوتی ہے -

بعد حقوق خالق کے دنیا کی کوئی نیکی حفظ حقوق والدین سے زیادہ نہین اون کی نعمتون کا شکر اور اون کی رضاجوئی کل امور پر مقدم ہے - والدین کی اطاعت اطاعت پروردگار کا ایک جزو ہے - اس واسطے کہ پروردگار کی ذات معاوضۂ نعمت سے مستغنی ہے - اور والدین معاوضۂ احسان مین اولاد کے محتاج ہین -

اگر اولاد طریق اداے حقوق والدین سے بے بہرہ نہ رکھی جائے تو اون کے ایام معذوری وجبوری مین اولاد اون کو راحت پونہچائے گی اور والدین کے ساتھہ احسان کرنا خبر ومعرفت پروردگار تصور کرے گی - اون کی تعظیم واطاعت کرے گی - اولاد اون کی ساری امیدون کے پورا ہونے کا وسیلہ ہوگی - پیری کا عصا اور ضعیفی کا تکیہ بنے گی اور بعد مفارقت روح جب کوئی محنت ومشقت نتیجہ نہین پیدا کرسکتی اولاد ہی کے اعمال خیر سے والدین کو راحت روح نصیب ہوگی -

تربیت جسم اور ترقی نسل کے لئے غذا کا سوال نہایت ضروری ہے - اگر غذا کی مقدار صحت اور پرورش جسم کے لئے ناکافی ہے یا وہ کافی سے زیادہ ہو یا غذا سادی نہو بلکہ مقوی اور ثقیل ہو تو بے اولادی کا یہ ایک ذریعہ ہوجاوے گی - یہ بات اکثر ہمارے مشاہدہ مین آتی ہے کہ متمول لوگ جن کی غذا زیادہ محرک اور مقوی چیزون پر مشتمل ہوتی ہے اون کے جسم فربہ اور چربی دار ہوجاتے ہین - اور وہ مدۃ العمر اولاد کی طرف سے مایوس رہتے ہین -

انہین لوگون کو اگر مالی نقصانات کا سامنا ہوتا ہے اور اون کی فربہی دولت کے ساتھہ رخصت ہوجاتی ہے تو اوسوقت وہ ثمرہ اولاد سے بہرہ یاب ہوجاتے ہین -

بعض اوقات کثرت جماع یا ایام شباب کی غلط کاریان - مرد یا عورت کو ناقابل اولاد بنادیتی ہین - بعض وقت مرد یا عورت کے اعضاے تولید کی خرابی بے اولادی کا باعث ہوا کرتی ہے - ایسی حالت مین طرفین کے نکاح ثانی سے بے اولادی کا داغ اکثر جاتا رہتا ہے بے اولاد لوگ اگر اپنی غذا اور صحت جسمانی کا زیادہ خیال رکھین اور

مقاربت سے چند ہفتون سے لیکر کئی مہینے تک اگر اجتناب کرین تو اس سے دونون کے جسمانی قابلیتون مین بین فرق ہوکر قبولیت نطفہ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے - بعض وقت ایک ہی کمرہ مین مختلف بسترون پر سونا مفید ثابت ہوا ہے -

بے اولادون کو چاہیئے کہ لائق اور تجربہ کار اطبا ء سے رجوع کرنے اور صرف مرد یا صرف عورت اپنے جسم کا طبی امتحان کرانے مین ہرگز پس وپیش نہ کرین -

اکثر عورتون کے عقیم ہونے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ اون کے اعضائے تناسل یعنی مہبل اور رحم مین ترش یا کھاری[ل] کوئی خلط پائی جاتی ہے جس کی تاثیر سے منی کے جانور سب مرجاتے ہین اور حیض عورتون مین ایک نہایت قابل غور علامت ہے یہ علامت عورتون کی صحت کی میزان اور قابلیت تولید کی ایک سچی دلیل ہے - لڑکیون مین بلوغ کی پہلی دلیل موے زہار کا نمودار ہونا اور قابلیت تولید کی سچی نشانی خون حیض کا ظاہر ہونا ہے -

ایام حیض مین عورتون کی آنکھون کا حلقہ کسی قدر نیلگون رہتا ہے اور بدن کا رنگ بھی متغیر ہوتا ہے - ان دنون مین عورتین ہر چیز سے زیادہ متاثر ہوتی ہین - چھوٹی سی ایک بات چھوٹا سا ایک سبب اونکے انفعال کا باعث ہوتا ہے اور اس تاثیر سے اکثر سیلان حیض ایکدم بند ہو جاتا ہے اور ایسا ہونا انحراف صحت کی نشانی ہے - اس لئے عورتون کو ایام حیض مین ڈرانے اور غمگین کرنے سے ہمیشہ باز رہنا چاہیئے -

سیلان حیض سے چند روز پیشتر اور طہارت کے بعد عورتون مین حس شہوانی کسی قدر

ل - حاشیہ - منی کے جانور سردی گرمی ترش وکھاری قابض ومخدر وغیرہ تند وتیز چیزون کی تاثیر سے فی الفور ہلاک ہو جاتے ہین ۱۲

بڑھ جاتی ہے اس لئے یہ ایام حصول حمل کے لئے نہایت موافق ہین - اس حیض کے سیلان مین بہت سی بے انتظامیان دیکھنے مین آتی ہین - یعنی اکثر یہ خون ناک منہ - پستان اور مقعد سے جاری ہوجاتا ہے - بعض عورتون کو حیض آتے آتے ایکدم بند ہوجاتا ہے اور دس پندرہ دن کے بعد پہر شروع ہوجاتا ہے بعض عورتین اثنائے حیض مین کم خون ضائع کرتی ہین - اور بعضون سے اسقدر خون بہتا ہے کہ بدن کو بالکل ناطاقت کردیتا ہے - الحاصل حیض کی یہ بدانتظامیان بے اولادی کا قوی ذریعہ ہوجاتی ہین - ذیل مین اس بے انتظامی کے اسباب بیان کیئے جاتے ہین -

گرم اور ضعف پیدا کرنے والے کہانے کہانا - مسکرات سرکہ اور چاء کافی کا بافراط پینا - کچا میوہ اور مسہلات کا زیادہ استعمال کرنا - عیش و نوش کی طرف زیادہ میلان ہونا گہوڑے کی سواری - درجۂ حرارت کا ایک دم بدل جانا - پسینہ کی حالت مین برف کا پانی پینا یا کوئی ٹہنڈی چیز کہانا - پاؤن ٹہنڈے پانی مین ڈالنا - ننگے پاؤن سرد پتہرون پر پہرنا - خوف و ہراس غم و غصہ وغیرہ -

یہ سب حیض کی بے انتظامی کے اسباب ہین - ایسی بے انتظامیان واقع ہونے کی صورت مین ہمیشہ کسی حکیم حاذق سے چارہ سازی کرنا چاہیئے - خون حیض کا منبع اصلی رحم ہے اور رحم اعضائے تناسلیہ نسا کا سردار ہے - ابتدائے بلوغ سے لیکر انتہائے طمث تک تمام زندگی مین یہی بدن پر حاکم رہتا ہے - ایام حیض و ایام حمل و نفاس اور دوسرے امراض رحم کی طرف اگر بہ نظر غائر دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ عورتین عمر بہر تاثیرات رحم کی پابند پائی جاتی ہین گویا عورت کے معنی رحم اور رحم کے معنی عورت ہے - بیاہ کے ابتدائی ایام بہ نسبت سنین مابعد کے زیادہ مثمر ہوتے ہین

پچیس سال کی عمر ہو جانے کے بعد مرد کو کسی اور سن وسال کا انتظار نکرنا چاہیے - اکیس سے پچیس برس کے درمیان مرد کے لئے شادی کی عمر ہے - گو شادی کی عمر کی نسبت بالعموم اختلاف ہے مگر علم فزیالوجی (تشریح الابدان) کی تحقیقات سے یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے کہ نو عمری کی شادی بہت بے جا ہے -

جن لوگون کی جسمانی حالت مین پختگی نہ آئی ہو وہ شادی ہرگز نکرین اس لئے کہ جو قابلیتین ایسے مان باپون سے اولاد کو پہونچین گی وہ نا مکمل حالت مین ہونگی اور اس سے آنے والی نسل کمزور پیدا ہوگی - شادی کے لئے مناسب عمر وہ ہے جب کہ اوس مین پختگی آجائے اور مرد مین معمولاً اکیسوین سال یہ بات حاصل ہو جاتی ہے اس سے قبل کی عمر شادی کی مناسب حال نہین اوس کے استخوان مین بہ خامی رہتی ہے - اور اوس کی خصلت بہی کامل نہین ہوتی - بعض قدیم قومون مین شادی کے لئے اس سے زائد عمر کی قید تہی اور یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس کی پابندی سے اون کے درمیان تندرستی کی عمر مین اضافہ ہو جاتا تہا -

طالبان حفظ صحت کو چاہیے کہ سن رشد یعنی جب کہ اعضائے بدن نشو و نما کامل حاصل کرلین اوسوقت تک امر ازدواج کو موقوف رکہین اور یہ سن سرد ملکون مین مردون کے لئے پچیس اور عورتون کیلئے بیئس برس اور گرم ملکون مین مردون کے لئے اکیس اور عورتون کے لئے سولہ برس حساب کیا جاتا ہے - اس عمر مین مرد کی عقل و ادراک مین پختگی اور کاروبار معیشت مین چالاکی پیدا ہونے کے علاوہ اعضائے بدن بہی نشو و نما حاصل کر کے مضبوط ہو جاتے ہین اور عورتین بہی عالم طفلی سے نکل کر گلستان عقل و فراست مین داخل ہو جاتی ہین اس لئے اُن کو امور

خانہ داری مین سلیقہ اور حمل ووضع حمل اور پرورش اولاد کی تاب وتوانائی حاصل ہوجاتی ہے۔

اس قانون کے خلاف عمل کرنے کے نقصانات محتاج بیان نہین قبل از وقت شادی کرلینے مین اگرچہ طرفین کے لئے مضرت ہے مگر عورت کے لئے زیادہ مضر ہے - وہ لڑکیان جن کا بدن ہنوز نشو ونما پارہا ہو - ماں باپ اور رشتہ دارون کی تعجیل وتقاضا سے اگر اون کی شادی کردی جائے تو اس نشو ونما کی موقوفی کا باعث ہوکر لڑکیان بالکل نحیف وناتوان رہ جاتی ہین - اور رحم مین وسعت اور مضبوطی کافی طور پر نہونے کیوجہ سے جنین کے حمل اور اوسکی خاطر خواہ پرورش کی قابلیت ہی نہین ہوتی - الحاصل رحم کو اوس کی جگہہ پر قایم رکھنے والے رباط سست ہوجائے اور گزرگاہ جنین تنگ ہونے سے والدہ ومولود دونون کی زندگی خطرناک ہوجاتی ہے -

جس لڑکی کے اعضاے بدن ابھی پورے طور پر نشو ونما نہ پائے ہون ایسے نہال خورد سال کا میوہ کیونکر مکمل ہوسکیگا ؟؟

کم سنی مین شادی کرلینے یا دور شباب کے بعد شادی کرنے سے اکثر اولاد اور صحت جسمانی دونون کی طرف سے مایوسی ہوجاتی ہے - عورت کے لئے سولہ سے بیس سال کے درمیان شادی کے لئے بہترین سن ہے -

گو قواے تناسل کا انحطاط اختلاف مزاج کی وجہ سے بعض لوگون مین جلدتر اور بعض لوگون مین دیر سے شروع ہوتا ہے مگر مردون مین پچاس وساٹھہ اور عورتون مین چالیس وپینتالیس سال کے بعد قواے تناسل عمر جوانی کی طرح قوی نہین رہتے اون لوگون کے نطفہ مین نہ ویسی شدت وسختی رہتی ہے اور نہ نطفے کی خاصیت

وعمدگی باقی رہتی ہے - اون کے تولید منی مین بہی کمی واقع ہوجاتی ہے اور اوس زور وجہندگی سے اخراج بہی نہین ہوتا - ایسے سن رسیدہ لوگون مین شہوت اور جماع کی طرف رغبت دینے والی چیز (شوق طبعی) نہین رہتا بلکہ صرف اوس کا تخیل باقی رہ جاتا ہے -

ہزارہا بچے جو کہ حیات وممات کی کشمکش مین نیم جان اور بیماریون مین خراب وخستہ دیکہے جاتے ہین اون کا یہ حال بے شک بوڑہے مان باپون کی اولاد ہونے کا باعث ہے - متفاوت عمر والون کے بیاہ پر بہی اسی اصول سے قیاس قایم کیا جاسکتا ہے زر ومال کی لالچ سے جو جوان لوگ عمر رسیدہ عورتون کے ساتہہ بیاہ کرکے اون کو خوش کرنے کی فکر مین رات دن مصروف رہتے ہین وہ اس سعی لاحاصل مین اپنی طاقت وتوانائی کو بہی جلد ضایع کردیتے ہین -

اسی طرح جو جوان لڑکیان پیر فانی کے ساتہہ بیاہی جاتی ہین وہ اپنے شوہر کی خواہش کو نہایت نفرت اور کراہت کے ساتہہ بجالانے کیوجہ سے اُس اُٹھتی جوانی مین جل بُہن کر خاک ہوجاتی ہین -

پس ایسے نا متناسب ازدواج سے جو اولاد پیدا ہوگی اوس کی صحت وتندرستی کی کیا اُمید ہوسکتی ہے ؟ -

انسان جو اپنے باغ کے میوجات کی عمدگی اور گہوڑن کی جنس کی بہتری کے لئے اسقدر کوشش اور چارہ جوی کرتا ہے اُس کا اپنی نوع اور نسل کی بہتری اور تندرستی کی طرف سے غافل رہنا ایسی خطائے دل سوز ہے - جو کسی طرح قابل معافی نہین -

اولاد اور وراثتی اثر

زن ومرد مین اولاد کی خواہش کارخانہ قدرت سے ودلیعت کی گئی ہے بے اولادون کو مناسب یہ ہے کہ وہ بااولاد ہونے کے لئے مناسب تدبیرین کرین - اولاد وہ سنہری زنجیر ہے جو میان بیوی کو دائمی محبت کی گرہ مین باندہ دیتی ہے -

استقرار نطفہ کے وقت سے ایک نئی زندگی کا دور شروع ہوتا ہے - ایک اور متنفس معرض وجود مین آتا ہے - ایک نیا بچہ خاندان مین بڑھتا ہے - جو مان غفلت یا گرم ادویہ کے ذریعہ سے دیدہ ودانستہ اس ننھی سی جان کو ہلاک کرتا ہے وہ ایک ایسا ظلم کرتی ہے جس کی نظیر ہم کو نہین مل سکتی - جس طرح خدا کے وجود اور روز بازپرس کے آنے کا یقین ہے اوسی طرح اس خون ناحق کا قصاص اوس سے ضرور لیا جاوے گا -

اکثر اسقاط حمل اتفاقی طور پر ہوجاتا ہے - اوس کے بعد بہت حزم واحتیاط کرنی چاہئے اور چند ہفتہ سے کئی مہینے تک حسب ضرورت عورت سے صحبت نہین کرنا چاہئے اسکے خلاف ورزی سے بعض اوقات عورت مدۃ العمر کے لئے اولاد کی طرف سے مایوس ہوجاتی ہے - اعتدال کی عادت ڈالنے کے لئے نوجوان شوہرون کو حمل قرار پانے کے بعد اچھا موقع ہاتھ آتا ہے - کثرت اولاد کا مناسب طور سے انسداد کرنے اور اعتدال حاصل کرنے کے متعلق "ڈاکٹر پامیرا" لکھتے ہین کہ "میری سمجھ مین اس کا صرف ایک علاج آیا ہے یعنی زن ومرد الگ سوئین میرا اعتقاد ہے کہ یہ نسخہ قدرت کا ایک سربستہ راز ہے"

اگر شوہر اپنی بیوی سے پاک محبت رکھتا ہو تو کثرت کار اور صعوبات زندگی سے

اوسکو بچانے کی خاطر اپنے مزاج مین نفس کُشی کی عادت ڈالنا چاہیئے - حمل قرار پانے کے بعد عورت کی شہوانی خواہشات پورے ہوجاتے ہین - اب شوہر کو چاہیئے کہ اُس کے حسِ حیوانی کو بے ضرورت تحریک نہ دے - اور اپنے مزاج مین ضبط کی عادت ڈالے - علاوہ اس کے اس زمانہ مین مجامعت کرنے سے جنین مین اکثر خرابیان پیدا ہوجاتی ہین اوسکے بعض اعضاء بے ترتیب ہوجاتے ہین - عام طور پر اطباء کا اتفاق ہے کہ اس زمانہ مین بہت توجہ اور احتیاط کرنی چاہیئے -

حمل کے پہلے دو مہینے مین جماع سے محترز رہنا چاہیئے - اور ساتوین مہینے سے لیکر انتہاے حمل تک بھی مقاربت سے پرہیز کرنا چاہیئے - اوایل ایام حمل مین صحبت کرنے سے نطفہ کی نشو و نما مین خلل واقع ہوتا ہے - اور بعض اوقات اسقاط حمل ہوجاتا ہے اور ساتوین مہینے کی ابتداء سے وضع حمل تک فعل جماع سے حاملہ پر نہایت بُری تاثیر ظہور پذیر ہوتی ہے اور اکثر قبل از وقت ولادت ہوجاتی ہے - حاملہ اور حمل ان دونون کی صحت کی خاطر شوہر پر لازم ہے کہ ان قواعد سے ہرگز انحراف نکرے -

"ڈاکٹر ھفلنڈ"، جو مشہور جرمن ڈاکٹر ہین اون کا بیان ہے کہ "یہ زمانہ افکارات کی کمی اور تازہ دماغی کا ہونا چاہیئے اور جسمانی اور دماغی طاقت نہایت عمدہ حالت مین ہوگے"

اگر اس زمانہ مین یہ طاقتین پوری صحت پر ہونگی تو بچہ پر نہایت بُرا اثر پڑے گا اور اوس مین جسمانی یا عقلی ایک ایسی کمزوری پیدا ہوجائے گی کہ عمر بھر اوس سے چھٹکارا مشکل ہوجائے گا -

اولاد کے تندرست اور صحیح المزاج ہونے کے لئے مان باپ کا تندرست ہونا اور

بچوں کے قوی اور توانا ہونے کے لئے ماں باپ کا نہ درصورت ظاہر بلکہ واقعتاً قوی الاعضا ہونا اور علی الخصوص جماع کے وقت دونوں کا تندرست و توانا ہونا ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اور سوا اسکے اوقات حمل میں والدہ کی صحت کا زیادہ خیال رکھنا اور اُس کی خوراک پوشاک استراحت اور حرکت خواب اور بیداری وغیرہ قوانین حفظ صحت کا لحاظ رکھنا اور ولادت کے بعد بچوں کی خوراک وغیرہ پر ملتفت رہنا بھی ضرور ہے الحاصل اولاد کی صحت و توانائی ماں باپ پر موقوف و منحصر ہی اور سوا اسکے طرفین کو جماع کے وقت بھی صحت و قوت کی حالت میں ہونا چاہیئے۔ اور ایام حمل میں قوانین صحت پر عمل پیرا رہنا چاہیئے۔ بیماری نقاہت۔ یا بے چینی کی حالت میں صحبت سے اجتناب کرنا چاہیئے اگر طبیعت مشوش اور ذہن تھکا ہوا ہو تو اس فعل کو کسی اور روز پر اُٹھا رکھنا چاہیئے۔ اس لئے کہ ایسی حالت میں صحبت کرنے سے نقاہت میں طوالت ہوگی اور حمل قرار پایا تو بچہ کی صحت پامال ہو جائے گی۔

قوت تولید

جماع ایک فعل ہے جو طرفین کے اتحاد سے حصول پذیر ہوتا ہے۔ اس اتحاد میں مرد کا کام ہے کہ منی کو منزل مقصود تک پہونچانے والے عضو کو اندام نہانی نسا میں داخل کرے اور عورت عضو مذکور کو اپنے جائے نہانی میں جگہ دے۔

امکان جماع کے لئے قضیب میں خون کا بھرنا اور اس ذریعہ سے عضو مذکور کا حالتِ نعوظ میں آنا شرط ہے۔ اعضائے تناسلیہ نسا میں بھی بعینہٖ یہی آثار و علامات پائے جاتے ہیں۔

بظر[۵۱] اور فرج کی چھوٹی بڑی لبونین لغوظا اور بیداری نمایان ہوتی ہے اور عضو کے دخول وخروج کی وجہ سے فرج کا لعابدار پردہ حالت انتعاظ مین ہوتا ہے اور اوس سے ایک لسیدار پانی نکلتا ہے جو عضو کے دخول وخروج کو زیادہ آسان کر دیتا ہے -

اس پانی کو دودھ کی مانند سفید رنگ کا ہونے کی وجہ سے بعض ناواقف لوگ گمان کرتے ہین کہ عورتون کو بھی مردون کی طرح انزال ہوتا ہے لیکن عورتون مین خزائن منی نہین ہوتی اور نہ دفق وانزال کی نلیان پائی جاتی ہین - اور عورتون کو اثناے جماع مین جو لذت حاصل ہوتی ہے - وہ کچھ تو بظر کی بیداری اور کسی قدر پھیل اور چھوٹے لبون کی نسیج ناعظ پر عضو کے لگنے سے حاصل ہوتی ہے - جن لوگون کے شہوانی خیالات یا اون کی قوت باہ زیادہ ہوتی ہے وہ لوگ جلد جلد جماع کی خواہش ظاہر کرتے ہین - اِس قسم کے لوگ بڑے شہرون اور خصوصًا بے کار لوگون مین زیادہ پائے جاتے ہین - دیہات اور قصبہ جات مین مساعی بدن اور حرفت کے کاروبار کی کثرت کے سبب سے اس قسم کے تصورات وتخیلات کے لئے اُن لوگون کے دماغ کو چندان فرصت نہین ملتی -

مرد فعل جماع مین اگرچہ عورتون سے زیادہ لذت یاب ہوتا ہے مگر یہ لذت بہ نسبت عورتون کے کم پائدار ہوتی ہے لیکن اگر جماع مین بسبب امساک دیر تک بوس وکنار وغیرہ کا سلسلہ جاری رہے - تو عورتون کے اعضائے تناسل کی کثرت[۵۲] اور اون سب کی

---

۵۱ بظر شہوانی لذتون کا مرکز ہے اور بڑے لبون کے ملنے کی جگہہ کے اوپر پایا جاتا ہے ۱۲

۵۲ عورتون مین تناسل کا کارخانہ مردون سے بڑا ہے اور اوسمین کام کرنے والے اعضا بھی بہت ہین ۱۲

بیداری اور خیالات وحسیّات کی حالت فاعلی عورتون کو زیادہ اسیر شہوت اور مبتلائے محبت کردیتی ہے۔

روئے زمین پر جسقدر ذیروح مخلوق موجود ہے یہ سب اپنی نوع کو بڑہانے کا اقتدار رکہتی ہے۔ اور اِس اقتدار کو قابلیت القاح و تولید کہتے ہین۔

قابلیت القاح کا درجہ ہر نوع مین یکسان نہین لیکن جو حیوانات کو عالی طبقون مین پائے جاتے ہین یعنی جن کے اعضاء کی ترکیب زیادہ مکمل ہوتی ہے اُن مین قابلیت القاح بہی اوسی قدر محدود پائی جاتی ہے۔ لیکن ایک مرد اور عورت مین اعضائے تناسل جسقدر زیادہ مکمل ہون تو بہ نسبت دوسرون کے اُن مین قابلیت تولید بہی اوسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔

قابلیت القاح (۲۵) سے (۳۵) برس کی عمر تک بڑہتی ہے اور اس عمر مین حد کمال کو پہونچتی ہے اسی لئے بچون کی پیدائش بہی ۲۵ سے ۳۵ برس تک زیادہ ہوتی ہے۔ جو لوگ کام کاج مین مشغول رہتے ہین تو اس سبب سے اون کے بدن کو ہمیشہ ایک طرح کی ورزش ہوتی رہتی ہے۔ اِن لوگون مین قابلیت تولید آرام طلبی اور سستی سے اوقات بسر کرنے والون کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

عورت ہر مہینے مین ایک انڈا دیتی ہے لیکن اگر یہ انڈا مرد کی منی کے کیڑون سے ساتہہ نہ ملا تو حیض کے وقت جب رحم مین پہونچتا ہے تو وہان حل ہوکر خون حیض وغیرہ کے ساتہہ باہر نکل جاتا ہے۔

رحم کے دونون جانب جو غدود (مبیض) ہین اُن مین یہ انڈا نشو ونما پاتا ہے اور رحم اور مبیض کے درمیان ایک گذرگاہ ہے جسکو نفیر کہتے ہین۔ اس نفیر کا منہ

مبیض کی طرف متوجہ رہتا ہے اور امتلاے دم (خون) کی وجہ سے یہ پھول کر جہان انڈا نکلنے والا ہو اُس جگہہ پر مبیض کو گھیر لیتا ہے۔ جب انڈا نکلتا ہے تو اُس منہ کے سوراخ سے نفیر مین داخل ہوتا ہے۔ اور نفیر کے سُکڑنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ رحم کی طرف روانہ ہو کر اوسطاً چار پانچ روز مین رحم تک پہونچتا ہے۔ اب مرد کے انزال کے وقت جب منی رحم مین پونہچتی ہے تو منی کے اندر جو چھوٹے چھوٹے جانور پائے جاتے ہین وہ نفیر مین داخل ہو کر اُس کی انتہا تک پونہچ جاتے ہین اور نفیر کے لعاب دار پردے سے لگ کر بیضہ کی آمد کا انتظار کرتے رہتے ہین۔ بیضہ جب نفیر مین پونہچتا ہے تو یہ جانور اوس کے گرد لگ جاتے ہین۔ اور اوس مین داخل ہونا شروع کرتے ہین۔ اسی کیفیت کو القاح کہتے ہین۔

یہ تلقیح شدہ انڈا نفیر سے گزر کر رحم مین پونہچتا ہے اور رحم کی اندرونی سطح سے جڑ کر اپنی جڑین پھیلانا شروع کرتا ہے۔ اور اوسی روز سے ایک نئی مخلوق کی زندگی شروع ہوتی ہے۔

یہ تلقیح شدہ انڈا جب رحم مین پونہچتا ہے تو اوس کا حجم تلقیح کے روز سے چار پانچ گنہ زیادہ بڑا ہوتا ہے مگر جو انڈا کہ اپنی اصلی حالت پر نفیر کے ذریعہ سے رحم مین پونہچتا ہے اور رحم مین منی کے کیڑے اوس مین داخل ہون تو گو وہ انڈا تلقیح ہو جاتا ہے مگر رحم مین ٹھیر نہین سکتا۔ کیونکہ انڈے کو رحم مین قرار پکڑنے کے لئے جن شرایط کا بجا لانا ضروری ہے وہ اوسوقت اوس مین موجود نہین ہوتین۔ علی العموم القاح حیض آنے سے چند روز پیشتر یا حیض کے بعد ایک دو روز تک واقع ہوتا ہے۔ پس بیضہ رحم مین اوترنے سے چند روز پہلے عورت سے صحبت کیجاوے تو اوسوقت القاح اور حمل

قرار پانا زیادہ محتمل ہے - اگرچہ حیض بند ہونے کے بعد بھی ایک دو روز تک جماع مثمر ہوسکتا ہے - لیکن استقرار حمل کے لئے حیض سے ایک دو دن پہلے اور حیض تمام ہونے کے دن صحبت کرنا زیادہ مفید ہے - گویا عورت ہرگز صحبت کی آرزو نہ رکھتی ہو - اور اُس سے جبراً جماع کیا جاوے تو ایسے جبری جماع سے بھی اُس کا حاملہ رہ جانا ممکن ہے - اس لئے کہ القاح ایک ایسا فعل ہے جو انسان کے دسترس اور اوس کے آرزو اور ارادے سے بالکل خارج ہے ! بیضہ نفیرمین داخل ہونے کے وقت خون حیض جاری ہوتا ہے یعنی وہ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ بیضہ نفیرمین داخل ہوگیا -

اب یہ امر قابل غور ہے کہ منی کے کیڑے جو جماع کے بعد نفیرمین داخل ہوتے ہین اونکی عمر اونکی قوت حیات کے لحاظ سے ۲ - ۳ - ۴ دن تک ہوتی ہے اِس کے بعد یہ جانور مرجاتے ہین جو جماع کہ ناموافق ایام مین کیا جاوے اوس مین وہ ہمیشہ مرجاتے ہین - بلغمی اور دموی مزاج والی عورتون مین صفراوی اور عصبی مزاج والی عورتون کی نسبت القاح کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ ان مین بیضہ کو نفیر سے گذرتے ہوئے زیادہ مدت خرچ ہوتی ہے اگر حیض تمام ہونے کے بعد ایک دو روز مین صحبت کیجاوے تو القاح کا واقع ہونا ممکن ہے بشرطیکہ حیض کی مدت تین چار دن سے زیادہ طویل نہو اسلئے کہ انڈا ابھی نفیرہی مین رہتا ہے اور یہ کیڑے اوسے راستہ مین پاکر تلقیح کرلیتے ہین -

علی الاوسط حیض بند ہوکر ایک دو روز گذرنے کے بعد القاح کے لئے ناموافق ایام آتے ہین اور ان دنون مین حصول القاح ناممکن ہے از سرِنو بیضہ دینے کا دن آنے تک جسقدر ایام گذرتے ہین یہ سب القاح کے لئے ناموافق ہین -

جو لوگ کہ زیادہ اولاد کی خواہش نہین رکھتے ہین اُن کے لئے ایام موافقہ القاح

مین مجامعت سے پرہیز رکھنا اور ایام ناموافقہ مین خاطر خواہ دل کی آرزو پوری کرنا چاہیے
اور جو لوگ کہ اولاد کے زیادہ آرزومند ہین اون کو چاہیے کہ صرف ایام موافقۂ القاح
مین صحبت کرین -

امید وار مان

شوہر جوان ہو یا بوڑھا یون تو اوسکو ہر زمانے مین بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے اور اوسکی آسایش کا ہر طرح خیال رکھنا چاہیئے - لیکن اوسکو زیادہ راحت پہونچانے کا سب سے مناسب زمانہ وہ ہے جبکہ بیوی حاملہ ہو -

بعض علامات ایسی ہین جن سے یہ بات دریافت ہوسکتی ہے کہ بیوی حاملہ ہوگئی ہے - اکثر نئی دلہنین جو اس کوچہ سے محض نابلد ہوتی ہین - ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ایک غیر معمولی جوش اور خوشی اون کے بشرہ سے ظاہر ہوتی ہے اور بعض بالکل کمزور اور پژمردہ ہوجاتی ہین - اور بھی علامات ہین جن سے حمل کی شناخت ہوسکتی ہے - مگر حیض کا بند ہوجانا اور طبیعت کا مالش کرنا بالکل قابل اعتبار علامتین ہین -

نئے جوڑے کو چاہیئے کہ وضع حمل سے قبل کار آمد باتین اور مفید مطالب معلومات بہم پہونچائین - اگر بیوی اور شوہر دونون اس کوچہ سے ناآشنا ہین تو اولاً شوہر کو چاہیئے کہ عمدہ کتابون سے اِس کے متعلق اپنے معلومات بڑہائے اور اپنی بیوی کے لئے عمدہ مشیر کار ہو یہ بات خصوصیت کے ساتھ بیوی کے دل نشین کردینا چاہیئے کہ مان ہی کے اوصاف وخصائل بچہ کے مزاج پر اپنا اثر کرتے ہین - اگر اُس کی خواہش ہو کہ بچہ پیارا پیدا ہو تو قبل ولادت کے اوس کو پیارا بناؤ - اوسکو خوش مزاج بنانے کے لیئے خود بھی رنج وپشیمانی سے باز آؤ اور حتی المقدور اوسکی پوری پوری حفاظت کرو -

ایام حمل مین بالعموم تین وجوہ سے تکالیف کا سامنا ہوتا ہے :-

(۱) نامناسب خوراک (۲) ناکافی پوشاک (۳) تفریح نہ کرنا -

یہ بات ضروری ہے کہ حاملہ کے غذا مقدار قلیل اور اُس کا جوہر لطیف ہو۔ مقررہ اوقات پر نوش کیجاوے۔ بناتی غذا یعنی میوہ جات اور ترکاریاں اس زمانہ مین حیوانی غذا سے زیادہ فائدہ بخش ہین جاریا کافی چونکہ محرک اعصاب ہین اسلئے زچہ بچہ دونوں کے حق مین اسکا استعمال مضر ہے اور ہر قسم کی نشیلی اشیا مضر رسان ہین۔ کل اقسام کے میوہ جات کا بے تکلف استعمال کرنا چاہیئے بالخصوص ترش اور میٹھوشن۔ کنولا۔ سنگترہ۔ سیب۔ ناشپاتی۔ توت۔ جام۔ انگور۔ انار۔ آلوچہ۔ آڑو عام طور پر مفید چیزین ہین۔ موز خصوصیت کے ساتھ مفید ہین۔ علی الصباح کسی قسم کی غذا کھانے کے قبل بچتہ کیلہ کو خوب چبا کر کھانا بہت ہی اچھا ہے۔ حالت حمل مین شکم سیر ہو کر کھانے کے بجائے تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر کھانا بہتر ہے صبح کے وقت حاملہ عورتون کے مزاج مین جو ایک قسم کی بدکیفیتی رہتی ہے۔ وہ نہار مونہہ عرق لیمون یا کیلہ کے استعمال سے رفع ہوجاتی ہے۔ عموماً استراحت سے پہلے اگر بھوے کھائے جاوین تو صبح کو اس قسم کی کیفیت محسوس نہین ہوتی۔

ایام حمل مین میوہ جات کی غذا کے متعلق ایک ماں نے اپنا تجربہ یون بیان کیا کہ صرف ایک گھنٹے کے دردزہ کے بعد ساڑھے سات پاؤنڈ وزن کا بچہ پیدا ہوا اور ماں ولادت کے آٹھ گھنٹہ بعد اوٹھ بیٹھے اور چھٹے روز اوس نے غسل صحت کیا!

اکل و شرب مین اسراف افراط سے زیادہ مضر کوئی چیز نہین اس سے معدہ کمزور اور فعل ہضم خراب ہوجاتا ہے۔ جس طرح ہر بات مین قناعت ایک نعمت عظمیٰ ہے اوسی طرح اکل و شرب مین بھی قناعت معین صحت ہے " جو بہت نہین کھاتا وہ بہت جیتا ہے، زندہ رہنے کے لئے کھاؤ مگر کھانے کے لئے زندہ نہ رہو" اعتدال نہایت سچا اور قابل اعتماد حکیم ہے۔ سریع الہضم غذاؤن کا انتخاب کرنا اور

کھانے کے اوقات معین ہونا ضروری ہے۔ کھانا آہستہ اور خوب چبا کر کھانا چاہیئے تاکہ لقمہ باریک ہو کر اور لعاب دہن میں مخلوط ہو کر ہضم ہونے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ ہر غذا مین چار یا پنج گھنٹہ کا فاصلہ چھوڑنا لازمی ہے۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کسی قدر رشتی کرنا بہت مفید ہے۔

پوشاک بالکل ہلکی پھلکی ہونی چاہیئے۔ یعنی لباس اس قسم کا ہو جس سے جسم پر کسی قسم کا بار نہ پڑے اور نہ حرکت و تنفس مین مانع ہو۔ بدن ہر وقت گرم رہنا چاہیئے اور ہفتہ مین دو بار تبدیل لباس ضرور کرنا چاہیئے۔

تفریح کے لئے باغبانی کرنا۔ اور معمولی خانہ داری کے کام مین مصروف رہنا بہت اچھا ہے۔ آہستہ آہستہ پہاڑی یا ٹیلہ پر چڑھنا بہترین ورزش ہے۔ گہری اور پوری سانس لینا جس سے شش مین بخوبی ہوا بھرے بہت خوب ہے۔ گہری سانس لینا ماں کو زیادہ طاقت بخشتا ہے اور بچہ کی بھی ہلکی ورزش ہو جاتی ہے۔ منہ بند کر کے نتھون کے ذریعہ سے گہری سانس بخوبی لی جاسکتی ہے۔ اور چڑھنے کے وقت منہ بند۔ سر سیدھا رہے اور شانے پشت کی طرف مائل رہین۔

بوجھ اوٹھانا، کسی چیز کو گھونٹنا اور ملنا۔ کسی شئے کا کھینچنا یا بوجھ اور لچک کے کام کرنا۔ دوڑنا۔ دن کو سونا۔ انگڑائی لینا پُر خطر ہے۔

بے خوابی کے لئے سونے سے پندرہ منٹ قبل شیر گرم پانی مین اگر حمام کر لیا جاوے تو اس سے تازگی بخشش اور میٹھی نیند آئے گی۔

ہر کام کے کرنے کے وقت اپنے قد کا اندازہ راست رکھنا چاہیئے۔

چونکہ والدین کا یہ ایک مسلمہ فرض ہے کہ اپنے صفات اور خصائل مین سے

اولاد کو بہترین حصہ دین اور ہر بچے کا یہ قدرتی حق ہے کہ اُس کو تندرست اعضا ملین - پس ان فرائض کی تکمیل کے لئے ولادت کے قبل ہی سے بچہ کی ویسی حفاظت اور نگہداشت کرنا چاہیے جیسی کہ پیدایش کے بعد کیجاتی ہے - تاکہ اون کے گھر نیوی برکتون سے مالامال ہوجائین - مضبوط اعضا - عمدہ صحت اور سڈول جسم یہ باتین ہر بچہ کو والدین سے وراثتاً ملنا چاہیئے مگر ہزارہا نادان بچے اپنے اُس جائز حق سے محروم رہتے ہین - اور علاوہ اس کے زبردستی وہ کمزوری بدوضعی اور امراض شدیدہ کے وارث بنا دئے جاتے ہین -

وہ جائز طور پر اپنے والدین سے یہ کہہ سکتے ہین کہ تم نے ہمارے جسم کو اپنی خوراک مین بے احتیاطی اور نفس پرستی سے بگاڑدیا ہے اور دولت یا شہرت کی خاطر کثرت سے جسمانی یا دماغی محنت کرتے رہے ہو - اور اس طرح اپنی صحت سے غفلت کرکے ہماری تندرستی کے اُس قدرتی حق کو غارت کردیا ہے -

پروفیسر المربے واشنگٹن مین ایک نہایت دلچسپ تجربہ کرکے اسبات کو ثابت کردیا ہے کہ مان کی قلبی کیفیت کا بچے کے اوپر کیونکر اثر پڑتا ہے - انہون نے اسبات کا تجربہ کیا ہے کہ جسم کے اندر کی ہوا کوئی اپنے اوپر ڈال لے اور اُس سانس کے اجزا علیحدہ کیئے جاوین تو اُس شخص کے دل کی حالت معلوم ہوسکتی ہے - اون کی تحقیقات نے اسبات کا ثبوت دیدیا ہے کہ انسان کا دل اوس کے تنفس پر ضرور اپنا اثر ڈالتا ہے اور وہ صرف سانس پر اپنا اثر نہین ڈالتا بلکہ سارے جسم پر اوس کا اثر ہوتا ہے - اس لئے کہ کوئی شخص جب سانس لیتا ہے تو اُس کا قلبی اثر تمام جسم پر پڑتا ہے پس اب ظاہر ہے کہ اوس ننھی سی جان پر جو مان کے پیٹ مین ہے اس کا کتنا اثر پڑتا ہوگا

اب یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ تنگنا ئے ہستی سے فراخنا ئے ہستی تک آنے کا زمانہ وہ زمانہ ہے جس مین بچہ کی اصلی تعلیم شروع ہوجاتی ہے - اور نیکی یا بدی کی تخم ریزی کا بہی اصلی وقت ہے - مان کی خوش فراجی یا افسردگی - محبت یا نفرت خشونت طبع یا حلم -

خوف یا بہادری - رنج یا خوشی - سخاوت یا بخل - دینداری یا بے دینی صفائی یا کثافت - صحت یا بیماری - نفس پرستی یا عفت - نیکی یا بدی - غرض ایام حمل مین مان ہی کے فراج کی تاثیر اور اوسکی نفسانی کیفیت بچہ مین اپنا اثر کرتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ اسکاٹ لینڈ کے مشہور شاعر رابرٹ برنس کی مان بہت خوش طبع تہی اور پرانی نظمین اوسکو خوب یاد تہین اور خانہ داری کا کام کرتے وقت وہ اونہین گیتونکو گایا کرتی تہی -

نپولین بوناپارٹ کے متعلق یہ نقل مشہور ہے کہ جب نپولین پیٹ مین تہا تو اوسکی مان گھوڑے پر چڑہ کر اپنے شوہر کے ساتھہ میدان جنگ مین گئی تہی - اور چند مہینہ اوسکو عسکر ہی مین گذارنے پڑے تہے اس عرصہ مین فنون جنگ سے اوسکو بڑی دلچسپی ہو گئی - ان باتون نے بچہ پر پورا پورا اثر کیا اور نتیجہ یہ ہوا - کہ بچپنہ مین بہی نپولین کے حرکات و سکنات سے جنگ و جدل کا شوق ظاہر ہوتا تھا اور لڑکپن مین اوسکی گفتگو اور خیالات جنگ اور کامیابی کے تذکرون سے مملو ہوتے تہے -

ایک عورت نے قلت اخراجات کیوجہ سے دوران حمل مین اپنے شوہر کے صندوقچہ مین سے کچہہ روپئے چرائے جب اوسکو وہ بچہ متولد ہوا تو بڑا ہو کر وہ بہی چور نکلا مگر اوس کا سرقہ اپنی والدین وغیرہ کی چیزون تک ہے محدود رہتا تھا - بہن کی گہڑیاں -

ماں کی طلائی زنجیر۔ باپ کے کپڑے اور ہیرے کی پن۔ غرض وہ ایسی ہی چیزیں چرایا کرتا تھا مگر غیروں کے مال کو ہاتھ نہ لگاتا تھا۔

"فلیکس مین" بچپن ہی سے نقش و نگار کا شایق تھا۔ اوسکی ماں جسکو فنون لطیفہ کی اس شاخ مین خاص شغف تھا۔ بیان کرتی تھی۔ کہ اس بچہ کی ولادت سے پہلے وہ فن مصوری مین معلومات بڑہانے کے لئے اوستادان فن کے خوبصورت خاکون کے مطالعہ مین گھنٹون مصروف رہتی تھی۔ اوس کا خیال تھا کہ لڑکے مین مصوری کا جو عمدہ مذاق پیدا ہوا وہ اوسی کی محنت اور تصور صحیح کا ثمرہ تھا۔

ایک عورت کو حمل کے زمانہ مین تنہا رہنے کا زیادہ اتفاق ہوا اوس نے اپنا سارا وقت کتب بینی مین صرف کیا۔ نو مہینے کے بعد اوس کے دو لڑکیاں پیدا ہوئین اور اب اون کی دو سال کی عمر ہے مگر کھلونون پر وہ کتابون کو ترجیح دیتی ہین۔

ایک لڑکا یکدست پیدا ہوا جب ماں سے اسکی وجہ دریافت کی گئی تو معلوم ہوا کہ استقرار حمل کے زمانے مین اوس کے شوہر کا بھائی گھر مین رہتا تھا جس کا اوسی طرح کٹا ہوا ہاتھ تھا۔

ایسے تصورات بد کا علاج یہ ہے کہ ماں اپنی طبیعت کو ایسی مضر باتون سے متاثر نہ کرے۔ ان باتون کا خیال دل مین نہ جمائے اور اس امر کا پختہ ارادہ کرے کہ یہ باتین بچہ مین اثر نکرین۔ اس سے بچہ کا دماغ ایسے صدمات سے محفوظ رہے گا۔

ایام حمل مین ماں کو چاہیے کہ نڈر حلیم اور خوش مزاج رہے۔ رنج کو پاس نہ آنے دے اور عمدہ خیالات پیدا کرے۔ اطمینان اور قایم مزاجی سے رہے اس لئے کہ

مان باپ کے عیوب اور خوبیان بچہ کو ورثہ مین ملتی ہین - حمل قرار پانے کے وقت جیسے خیالات والدین کے ذہن مین ہون گے ویسے ہی خیالات بچہ مین پیدا ہون گے - استقرار نطفہ کے وقت مان باپ دونون کی خاصیتین بچہ مین آتی ہین مگر اُس کے بعد سے ولادت تک صرف مان کی خاصیتون سے بچہ متاثر ہوتا رہتا ہے جو مان اپنی اولاد کو ایماندار بنانا چاہتی ہو تو اوس کو چاہیئے کہ بے ایمانی کے خیال کی بہی روادار نہ ہو - ولادت کے بعد بچہ کو عقلمند بنانے سے بہتر ہے کہ وہ ابہی شکم مادر مین ہو اوسی وقت سے مان اوسے عقلمند اور ذہین بنانے کی کوشش کرے اس لئے کہ پیدائش سے قبل جو کوشش عمل مین لائی جاتی ہے اوس مین زیادہ تر کامیابی ہوتی ہے -

حمل قرار پانے کے پانچ ماہ بعد بچہ کی دماغی تعلیم کا وقت آتا ہے لہذا اگلے پانچ مہینے مین مان کو چاہیئے - کہ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھے اور جسم کو ورزش سے خوب درست و مضبوط کرلے تاکہ خود بہی اچھی رہے اور بچہ بہی تندرست اور قوی ہو -

پانچ مہینے کے بعد بچہ کا دماغ کہلتا ہے اوسوقت مان کو اپنی عقل بڑہانے کی کوشش کرنا چاہیئے - اور عمدہ اور چیدہ کتابین پڑہنا چاہیئے تاکہ بچہ کی دماغی طاقت کو خوب ترقی ہو -

مان اگر اپنے بچہ کو مقرر بنانا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ عمدہ تقریرین سنے اور خود بہی تقریر کیا کرے - اگر بچہ کو مصور بنانے کی خواہش ہو تو مان کو عمدہ تصویرین دیکہنی چاہئین اور اُن کا خیال دل مین جما لینا چاہیئے بلکہ خود بہی تصویرکشی کی کوشش

کرنا چاہیئے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کاریگر کا بچہ اپنے پیشہ کے اوزارون کو بہت جلد اور آسانی کے ساتھ اون کے قاعدے کے مطابق پکڑتا ہے اور طبیب کا لڑکا بآسانی طبیب بن جاتا ہے۔ مصور کا بچہ اکثر خوبصورتی اور تناسب اعضا مین قابل دید ہوتا ہے یہ اوسکی مان کے تصور اور نظر صحیح کا اثر ہے۔

وزراے روم مین سے ایک وزیر پست قد۔ کوزہ پشت اور نہایت بدشکل تھا اور اوسکو ایک ایسی اولاد کی آرزو تھی جو اوس سے مشابہ نہ ہو اوس نے حکیم جالینوس سے اسبارہ مین مشورہ کیا اوس حکیم حاذق نے یہ ترکیب بتلائی کہ تین پتلے نہایت خوبصورت بنوائے جاوین اور بستر عروسی کے تینون طرف کھڑے کئے جاوین اور صحبت کے وقت عورت اونکی طرف نگاہ رکھے اور اون کی خوبصورتی سے حظ اوٹھائے وزیر مذکور نے حکیم کی نصیحت پر عمل کیا اور اس تدبیر سے اُس کو ایک نہایت خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔

فرانس کے ایک معزز گھرانے مین ایک بی بی نے سیاہ فام لڑکا جنا۔ شوہر کو اپنی بیوی کی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی۔ بالآخر عدالت مین رجوع ہونا پڑا۔ سرکار نے اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے چند لائق اطبا مقرر کئے۔ اون کی سعی اور تجربہ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اس مین بی بی کا قصور نہین بلکہ اوسکی نشست گاہ کے سامنے ایک حبشی کی تصویر آویزان تھی۔ تمام ایام حمل اس تصویر کے تصور مین گذرنے کی وجہ سے ثمرہ حمل بھی اوسی سے مشابہ ہوا۔

فی الحقیقت اسبارہ مین تصویر اور تصور کا بہت زیادہ دخل ہے اس لئے

حاملہ عورتون کو اس بات کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بدشکل اور ناقص الاعضا لوگون کی طرف وہ نہ دیکھین بلکہ ایک خوبصورت ہیکل (پتلا) یا تصویر کی طرف دیکھا کرین - خوش وضع چیزون اور خوشنما مناظر کو اکثر دیکھتی رہین - اور اپنے رنج و غم کو خوشی اور مسرت سے تبدیل کرنے کی کوشش کیا کرین - اور جس علم و ہنر مین بچہ کو قابل بنانے کی آرزو ہو - اوس کا خیال ہر وقت دل مین جمائے رہین بلکہ اوس کے سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرین - اگر بچہ کو بہادر اور دلیر بنانا ہو تو حاملہ کو دلیر اور بہادر ہونا چاہیئے خوف اور وحشت بچہ کو بزدل اور بدصورت بنا دیتی ہے -

لاغر ماں باپ کے بچے لاغر - مریض کے مریض اور نشہ باز کے بچے اکثر نشہ باز ہی ہوتے ہین - الغرض جس طرح پر ہر بچہ مین ماں باپ کی مشترکہ خوبیون کا اجتماع ہوتا ہے اُسی طرح جو بری خصلتین والدین مین ہوتی ہین وہی بچہ کو ورثہ مین ملتی ہین بمصداق الولد سر لابیہ -

اولاد اکبر کی شکل بالعموم باپ سے زیادہ مشابہ ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دلہن کے دل پر پہلے پہل نوجوان شوہر ہی کی صورت کا نقش زیادہ رہتا ہے بچون کی ولادت کے قبل اکثر لڑکی کے بجائے لڑکا پیدا ہونے کی نسبت زیادہ دلچسپی ظاہر کیجاتی ہے - اس ترجیح بلا مرجح کی خواہش تو مذہبًا ناجائز ہے یہ بہتر نہین ہے کہ ماں کے دل پر اس قسم کے خیالات کا اثر ڈالا جاوے -

باپ کی عمدگی صحت اور زیادتی طاقت سے اولاد ذکور اور ماں کی طاقت اگر بڑھی ہو تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہین - مگر بعض لوگ اِس کے برعکس خیال کرتے ہین - گو اسباب مین اکثر نظریہ موجود ہین مگر اس کا انتظام مثل ایک راز سربستہ کے ہے اور خداوند عالم

نے بالارادہ اس علم کو انسانی عقل کی دسترس سے باہر رکھا ہے۔

جسوقت عورت اس مقدس کام کی انجام دہی مین مصروف ہو تو اُس کے دماغ کو حظ نفس کے خیالات سے پراگندہ نہین کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس زمانہ کو پرہیزگاری کے ساتھ بسر کرنے مین شوہر کو اپنی بیوی کی اعانت کرنا چاہیئے۔

حمل کے درمیانی ایام مین عورت سے مقاربت کرنا اکثر اولاد مین مرض صرع پیدا کرتا ہے۔ اس زمانہ مین جبکہ نطفہ آناً فاناً ایک حال سے دوسری حالت پر مبدل ہورہا ہو اوسکے اعضائے باطنی بن رہے ہون اور اعضائے ظاہری پیدا ہوتے ہون اور جس زمانہ مین اوس کے جسم کی قدرتی ترتیب و ترکیب ہورہی ہو اوسوقت مرد کا دخل در معقولات کرنا ان قوتون کو گھٹا دے گا۔ بچہ کے اعضاء و جوارح کمزور رہونگے اور بگڑ جاوینگے اون کی نشو و نما مین فرق آوے گا۔ اور بسا اوقات انجام یہ ہوگا کہ وہ حمل ساقط ہوجائے یا بچہ کم عمر پیدا ہو یا اوس کے اعضاء کمزور اور پتلے رہ جاوین۔

شوہر کو اپنی حاملہ بیوی کے حق مین ہمیشہ بشاش۔ خندہ لب اور شیرین زبان رہنا چاہیئے اوسکو چاہیئے کہ اپنی حاملہ بیوی کی آرزو اور خواہشون کو بشرطیکہ وہ مخل صحت نہون حتی المقدور پورا کرے۔

نوین مہینے جبکہ وضع حمل کا زمانہ قریب آجاتا ہے تو جنین کا وزن چھ سے آٹھ پاونڈ تک اور اُس کا طول اونیس سے تیئس اینچ تک ہوجاتا ہے۔ اکثر مولود کا وزن چودہ پونڈ بھی ہوا ہے مگر بالعموم یہ صورت شاذ و نادر طور پر واقع ہوتی ہے حمل کے بارے مین اسقدر جاننا بھی ضرور ہے کہ حمل کے اواخر ایام مین جب پیٹ زیادہ پھول جاتا ہے تو اوسوقت پیٹ کے پوست پر شق کے آثار نمایان ہونے

لگتے ہین اِس لئے چمڑے کے پھٹنے سے پہلے پیٹ کے نچلے حصہ پر روغن بادام سے مالش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ پوست ملایم رہ کر پھٹنے سے محفوظ رہے - بچہ کی آفرینش یون ہوتی ہے کہ نطفہ سے مضغہ ہوتا ہے - مضغہ سے جسم کی صورت بنتا ہے - ہاتھ پاؤن - آنکھہ ناک - منہ کان - دل جگر و دماغ پیدا ہوتے ہین - پھر روح جاری ہوتی ہے حرکت کرنے لگتا ہے - ہڈیان گوشت وخون بڑہنے لگتا ہے حتیٰ کہ شکم مادر سے فضائے عالم مین آتا ہے -

عجیب حکمت ودانائی سے قدرت انسان کے اعضاء جوارح کی تولید و ترکیب کرتی ہے جملہ انواع کی حکمتین اور تمام اقسام کی نعمتین خالق عالم نے انسان مین خلق کی ہین جنکے ادراک مین عقل بشر حیران ہے -

سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع دماغ ہے اور یہی اعضائے جسمانی پر حاکم بنایا گیا ہے - باقاعدہ زندگی بسر کرنے کے لئے جسم پر اسکی حکومت برقرار رکھنا چاہیئے اور تمام اعضاء کو اوسی کی متابعت کرنا چاہیئے جسکو اہمیت اور اوّلیت مین سب پر سبقت حاصل ہے اور جو عقل اور قوت مدرکہ کی نشست گاہ ہے - قوائے عقل و فہم اور مادہ ادراک خیر و شر یہ ایسی نعمتین ہین جن سے نفع وضرر اور خیر و شر کی معرفت حاصل ہوتی ہے - مبارک ہین وہ جو صداقت اور روشن ضمیری سے عقل اور قوت مدرکہ کی پیروی کرتے ہین -

ولادت کی پہلی علامت یہ ہے کہ لیسدار اور رقیق مادہ نکلنا شروع ہو اسکے بعد رحم سکڑنا شروع ہوتا ہے اور اس کے سکڑنے سے دردزہ شروع ہوتا ہے - پھر کمر مین ایک باقاعدہ درد ہونے لگتا ہے جب درد مین شدت ہوجاتی ہے تو وہ جھلی

جس مین بچہ لپٹا ہوا تھا پھٹ جاتی ہے اور راستہ پہلوان بنانے کے لئے لیسدار شئے نکلنا شروع ہوجاتی ہے - پہلے سر نکلتا ہے اوس کے بعد بچہ کا سارا جسم باہر نکل آتا ہے - شاذونادر حالتون مین ایک سے زیادہ روز تک یہ زحمت رہتی ہے جو عورت تندرست ہو اور ایام حمل مین اوس نے قانون حمل پر عمل درآمد کیا ہو — تو اوس کے لئے کوئی اندیشہ نہین ہے -

وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد ایک معینہ زمانہ تک مباشرت سے ضرور پرہیز کرنا چاہیے - اگر لڑکا پیدا ہو تو روز ولادت سے چالیس روز اور لڑکی پیدا ہو تو اسّی روز گذر نے دینا چاہیے - فصل عمدہ ہونے کے لئے تین چیزین کسان کے مدنظر رہتی ہین - (۱) اچھا تخم (۲) اچھی زمین (۳) اچھی نگہداشت -

ولادت

دوسو اسی روز یا اوایل ماہ دہم مین حاملہ کے دن پورے ہوتے ہین اور وضع حمل کا دن تکلیف مین بسر ہوتا ہے - پہلے بچہ کی پیدائش کے وقت البتہ تکلیف دیر تک رہتی ہے مگر اُس کی پیدائش کے بعد بالکل تکلیف نہین رہتی اور اوس کے بعد جون جون مان عادی ہوتی جاتی ہے ویسے ہی قبل از ولادت درد اور تکلیف مین تخفیف ہوتی جاتی ہے اور بجاے اوسکی ولادت کے بعد درد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے -

اور ڈاکٹر اسٹاکھم ،، لکھتے ہین - کہ ،، عموماً بچہ پیدا ہوکر زور سے روتا ہے اور اس سے اُس مین نفس کی آمدوشد شروع ہوجاتی ہے بعض لوگون کے

نزدیک پیدائش کے بعد ہی۔ بچہ کا رونا ضروری ہنین ہان اگر وہ فوراً سانس نہ سے تو اُس کے سینہ اور رانون پر تھپکنے سے تنفس شروع ہوجاتا ہے - اِس مین ناکامی ہو تو منہ اور سینہ پر سرد پانی ڈالنا چاہیئے - اور آخری ترکیب یہ ہے کہ اوس کے ہاتھون کو تھام کر اور سینہ پر زور ڈالکر مصنوعی طور پر دم پھونکا جاوے -

پیدائش کے بعد ہی یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر آنول بچہ کی گردن کے گرد لپٹا ہوا ہے تو اوسکو باہستہ کھولکر سر کے اوپر سے نکال دین - اوس کے دباؤ سے بچہ کا دم گھٹ جاوے گا - پیدائش کے بعد نصف گھنٹہ کے اندر جب کہ پوری آلائش نکل جاوے تو زچہ کو گرم رکھنا چاہیئے - اور کل پینے کی چیزین اوسکو شیر گرم کر کے دینا چاہیئے - اس کے بعد بچہ کو غسل دینا چاہیئے - اور غسل دینے یا بستر بدلنے مین دونون کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیئے - بیوی کی صحت کی خاطر شوہر کو یہ خیال مدنظر رہے کہ زچہ سے زیادہ لوگ ملاقات نکرنے پائین اور جو لوگ ملین بھی تو زیادہ دیر تک وہان نہ ٹھیرین اس لئے کہ اوسوقت وہ بالکل کمزور ہوتی ہے اور اوسکو آرام وسکون کی بہت ضرورت ہوتی ہے - اگر شوہر سے لوگون کی آمد ورفت روکنا ممکن نہو تو معالج سے کہدینا چاہیئے وہ کسی کو ملنے نہ دے گا -

وضع حمل کے بعد عورتین گرم چیزین بکثرت کھاتی ہین موسم اگر سرد ہو تو گرم اشیاء کا کھانا چندان مضائقہ نہین رکھتا - مگر بلالحاظ موسم اس قاعدہ کو مفید سمجھ لینا سخت غلطی ہے -

بچہ متولد ہونے کے تین روز بعد زچہ کی خوراک تبدیل کرنا چاہیئے اور اوسکو وہ تمام چیزین استعمال کرانا چاہیئے - جو اُس نے دوران حمل مین ترک کر دی تھین

تاکہ اُن خوبیون کا مادہ دودھ مین پیدا ہوجاوے جن کی اُس کے لئے ضرورت ہے -

جب اولاد وجود پذیر ہو تو اوس کا کوئی اچھا سا نام تجویز کرنا چاہیے - اس واسطے کہ اگر نام ناموافق ہوا تو بچہ مدۃ العمر ناخوش رہے گا - پھر دودھ پلانے والی ایسی تلاش کرنی چاہیے جو احمق اور مریض نہو اس لئے کہ انا کا مرض اور اُس کے عادات بد دودھ کے ذریعہ سے بچہ مین اثر پذیر ہوتے ہین جتنی الامکان شریف انا تلاش کرنا چاہیے اور اُس کے لباس کی صفائی اور غذا کی لطافت مین اہتمام کرنا چاہیے - کثافت سے امراض پیدا ہوتے ہین - اور بچہ کا ذہن کند ہوجاتا ہے - اگر ممکن ہو تو مان خود دودھ پلائے اس لئے کہ وہ اصل خلقت کے موافق ہوتا ہے اور اُس کا دودھ تہذیب اخلاق اور صفت نیک مین مویدہوتا ہے -

قبل ازین کہ اخلاق بد پیدا ہون بچہ مین نیک اخلاق پیدا کرنے کی فکر کرنا چاہیے اور تعلیم کا اثر ایسا ڈالنا چاہیے کہ لڑکے ابتدا ہی سے اپنے نفس کو طالب لذات سے روکین -

طریقہ تعلیم ایسا ہو کہ کبھی نصیحت کے طور پر سمجھائین - کبھی سیر کے وقت نئی نئی چیزین دکھلائین اور خدا کی قدرت و حکمت اُس کے سامنے بیان کرین - کبھی درندون کی تصویرین دکھلا کر عاجزی کے فوائد اور تندخوئی کے نقصانات اوس کے صفحہ دل پر نقش کرین -

لڑکون کو اوقات متعدد مین غذا دینا چاہیے اور غذا منجمد اور زیادہ چکنی اور مصالحہ دار نہو اور بچون کی غذا مین کم از کم دو گھنٹہ کا فصل ہونا چاہیے - بعض والدین فریبی کے لالچ یا رونے کو خاموش کرنے کے لئے یا جوش محبت مین بچون کو بلا تعین وقت

غذا دیدیتے ہین جس سے بجاے فربہی کے وہ نحیف ولاغراور مصدرامراض ہوجاتے ہین -

موسم گرما مین تازہ یا شیرگرم پانی سے اور سرد موسم مین گرم پانی سے بچون کو روزانہ غسل دینا چاہئیے اور جسم کو رگڑ کر پونچھنا چاہیے - پوشاک گرم ہو - بہت ڈھیلی ہو اور نہ بہت تنگ اور سر و سینہ زیادہ گرم رہین -

بچون کو بوسہ دینے کی عادت سے اپنی اولاد کو بچانا چاہیے - بالخصوص اُن لوگون سے جن کے تنفس مکروہ ہون یا جو لوگ مدقوق اور امراض متعدی مین مبتلا ہوتے ہین یہ لوگ بلا ارادہ بچہ اور اُس کی والدین کو سخت مصیبت مین مبتلا کر دیتے ہین -

بچون کی تعلیم و تربیت کے متعلق بہت سے نوعمر والدین خیال کرتے ہین کہ جب وہ عمدار کے پانچ چھہ سال کے ہولین گے اوسوقت سلسلہ تعلیم شروع کیا جاوے گا - ہمارے خیال مین اس سے بڑھ کر نادانی نہین ہوسکتی - ابتدائی تین مہینہ شیرخواری کے ہین اور پہلے دوسال مین بچپن قایم ہوتا ہے - اوس کے بعد سے سن رشد و تمیز شروع ہوجاتا ہے اسی لڑکپن کی تعلیم سے مرد مرد اور عورت عورت بنتی ہے اور اسی پر آیندہ زمانہ کی خوش حالی یا بدبختی کا مدار ہے - جس بچہ کی ابتداے دوسال مین عمدگی سے تربیت ہوگی وہ غالباً سن تمیز کو پہونچنے تک اور بعض اوقات عمر بھر بے تربیت اور بے ادب رہین گے - بچون کے طبایع اسبات کی قابلیت رکھتے ہین کہ بہت جلد اثر پذیر ہوجائین اس لیئے ابتدا ہی سے اگر لڑکون کی تربیت اور تدبیر بوجہ احسن ہوگی تو طالب فضائل کا طریقہ اُن کے لئے آسان ہوجاوے گا اور اگر ابتدا ہی سے خلاف مصلحت تربیت کی گئی تو ان برائیون کے ترک کرانے مین سعی بلیغ

کرنی پڑے گی اس لیے کہ جب اُس کا مزاج سرکشی پیدا کرے تو روز بروز اُس کا زوال مشکل تر ہو جاے گا۔

خشت اول چون نہد معمار کج ۔ تا ثریا می رود دیوار کج

نوجوان والدین کو چاہیئے کہ اپنے چھوٹے بچون کے ساتھ کھیل کود مین خود بھی شریک ہون اُن کی تفریح کے لئے چند منتخب کھیل ہونے چاہیئے - کتابین کاغذات اور تصاویر کا موزون اور مناسب طور پر انتخاب کیا جاوے - پیادہ روی اور حرکت ورزشی کا بچون کو عادی کرنا چاہیئے - اور اُنکو مال و جمال کی کثرت کی وجہ سے لاف و فخر نہ کرنے دینا چاہیئے ہر شخص سے عموماً اور اعزہ سے خصوصاً تواضع اور فروتنی کرنے کی عادت ڈالنا چاہیئے دروغ گوئی اور قسم کہانے نہ دین اپنے معلم اور بزرگون کی خدمت پر رغبت دلانا چاہیئے -

چھہ سات سال عمر تک دو تین گھنٹہ سے زائد بچون کو نہ پڑھانا چاہیئے اور ایسی کتابین اور باتین اون کو تعلیم کرنا چاہیئے جو بخوبی اُن کے سمجھہ مین آ سکین - جب بچہ مین کسی قدر نوشت و خواند کی مہارت پیدا ہو جائے تو مذہبی تعلیم کی فوراً ابتدا کر دینا چاہیئے اور بچون کو گھنٹون کتاب ہاتہہ مین دے کر بٹھانے سے اون کی صحت اور دماغ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے بلکہ بہت سے تیز اور ذکی بچے اس عادت کیوجہ سے پژمردہ ہو جاتے ہین - حتی الامکان تقریر اور مشاہدے کے ذریعہ سے بچون کو تعلیم دینا چاہیئے اور کتاب کا مطلب قصہ کہانی کے طور پر سمجھا کر اوسکو حفظ کرانا چاہیئے - بچون کی بڑی تعلیم یہی ہے کہ اُن کے لئے عمدہ تمثیلین قایم کر دی جاوین جنکی تقلید کرنے سے اُن کے رگ و پے مین اُن مثالون کا مبارک اثر پھیل جاوے اگر بچون کی خدمت اور اُن کی نگہداشت

کے لئے خدام کی ضرورت ہو تو اُن نوکرون پر معقول نگرانی رکھی جاوے تاکہ اون کی صحبت کے اثر سے بچون مین خود غرضی اور بد مزاجی کی عادت پیدا نہو جائے۔ سیکڑون بچے بیہودہ نوکرون اور بد خوا لڑکون کی ہم نشینی سے ہر سال خراب ہوجاتے ہین۔ اپنی اولاد کو نوکرون کی توجہ پر چھوڑ کر غافل ہو جانا اس سے بڑھکر والدین کی کوئی حماقت نہین ہو سکتی ایک قدیم یونانی مقولہ ہے کہ "اگر کسی بچہ کا معلم کوئی غلام مقرر کیا جاوے تو ہمارے پاس بجاے ایک کے دو غلام ہو جاوینگے"۔ بچون مین تقلید کا مادہ قدرتی ہوا کرتا ہے اس لئے اون کے سامنے ایسے نمونے پیش کرنے چاہئین جنکی تقلید کرنا آیندہ زندگی مین اون کے حق مین فائدہ بخش ہو۔ بچون کے ہمراہ اگر نیک چلن اور عمر رسیدہ آدمی ہو تو وہ بہت سی مفید باتین سکھلا سکتا ہے اور دنیا کی مختلف چیزون کا بلاضرر مشاہدہ کرا سکتا ہے اور بہترین بات تو یہ ہے کہ بچہ کی مان تعلیم یافتہ ہو جس کے افعال واقوال کی روشنی صبح کے لطیف وخوشگوار ہوا کی طرح اس ابتدائی تعلیم کے زمانہ مین اُس کے دل ودماغ کو شگفتہ اور تر وتازہ کر دیتی ہے۔

زن ومرد کو جس طرح اپنی راحت کا خیال ہوتا ہے اسیطرح اپنی اولاد کی راحت وآرام کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ اولاد کی تربیت اور پرورش مین بنفس نفیس والدین کو متوجہ ہونا چاہیئے۔ بے شمار بچے خراب غذا اور ناکافی لباس کی وجہ سے پانچ سال کے اندر اندر رخصت ہو جاتے ہین۔ اچھے اچھے مہذب گھرون مین دیکھا گیا ہے کہ زمین پر جہان ہر قسم کی غلاظت پھیلی ہوتی ہے بچے رینگتے پھرتے ہین۔

بچون کو ہرگز خوف دلانا یا ڈرانا نہ چاہیئے۔ اندھیرے سے ڈرانا۔ باؤ۔ بڈھے

فقیر وغیرہ کی دہمکی دینا - بچون کو بہت ضرر پونہچاتا ہے - یاد رکھو کہ جس زمانہ مین بچے کی طبیعت زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اُس زمانہ مین بچون کو غلط اور مکر آمیز باتین تعلیم کرنا بہت نقصان رسان ہوتا ہے اسی عمر مین بچے غلط گوئی اور محاورۂ بازاری وغیر فصیح سیکھہ جاتے ہین -

بچہ سے اسقدر محبت کرنا کہ جو کچھہ وہ کہے فوراً اوسکو پورا کرنا یا اوس کی مرضی کی پروا نکرنا اور اپنی ہی عقل کے مطابق کرنا یہ دونون غلطیان ہین اس سے بچے نافرمان اور ضدی ہوجاتے ہین -

جب بچے اُن باتون کے متعلق تم سے سوال کرین جو اُن کے مشاہدے مین آتی رہتی ہین تو واجب ہے کہ اون کو اوس کا جو صحیح جواب ہو وہی دیا جاوے غلط سلط باتین سمجھا کر اونہین نہ ٹالا جائے - اس لئے کہ اگر اون کے سوالات کا صحیح جواب نہ دیا جاوے گا تو وہ اپنے خراب دوستون اور جاہل نوکرون کے ذریعہ سے غلط معلومات بہم پونہچائینگے - مان باپ کے لیئے یہ بالکل آسان بات ہے کہ غلط اور بیہودہ خیالات مین پڑنے سے قبل ہی وہ بچون کے خیالات کو پاکیزہ بنائین اگر بچے کوئی اچھوتا خیال ظاہر کرین تو اوس مین اون کی ہمت بڑہاؤ اور نئی باتین کرسکنے کے لئے اون کے خیال کی قوت کو نکات دلپذیر سے بڑہانا چاہئے - اور اون کے تصور کی راہ مین ایسی دلچسپ باتین لانا چاہیئے جس سے خیال مین وسعت ہو اور اون کے تخیل کی اوس طرف رہ نمائی کرنا چاہیئے جس طرف قدرتی رو جاتی ہے -

بعض ہونہار بچے اپنے خراب ہم نشینون کے ساتھہ شرارت آمیز باتین سیکھہ

بزرگون کا ادب ولحاظ نہین کرتے والدین کو چاہیئے کہ ابتدا ہی سے اون کو ایسی شرارتون مین پڑنے سے باز رکہین۔

جب تمہارے بچے سن تمیز کو پونہچین۔ یعنی اوس عمر کو پہونچین جب کہ اونکی زیادہ خبر گیری اور نگہداشت کی ضرورت ہو تو سخت احتیاط کرکے اون برائیون اور عیوب مین اون کو پہلے ہی سے مبتلا ہونے دو جس کے نتائج آخر مین مہلک اور لا علاج ہو جاتے ہین۔ اس زمانہ مین بچے نیک و بد مین مطلق امتیاز نہین کرسکتے بُری یا اچھی جس طرف اون کی راہ نمائی کیجا دے وہ اُسی طرف کو ہو لیتے ہین ۔ مآل اندیشی اُن مین مطلق نہین ہوتی اس لئے کہ بچون کا نفس سادہ ہوتا ہے اور افعال نیک و بد کے قبول کرنے کی قوت زیادہ رکہتا ہے۔ پس پہلے ہی سے اُنہین اون باتون کی ترغیب دینا چاہیئے جو عقل و تمیز سے تعلق رکہتی ہون اور ایسے ہی تذکرون مین اون کی پرورش کرنا چاہیئے جیسے سچ بولنا غیر کے مال سے پرہیز کرنا۔ اپنے ہم سن اور ہم رتبہ لوگون سے محبت کرنا جس چیز کو منع کیا جاوے اوس کو مان جانا۔ ضد نکرنا۔ بملائمت گفتگو کرنا۔ آپس مین اشیار کو تقسیم کرکے کہانا۔

وہ باتین جو متعلق بہ مال ہین بچون کو ہرگز تعلیم نکرنا چاہیئے بلکہ پہلے عقائد دینی کی باتین اُن کے خاطر نشین کرنا چاہیئے۔ اون کے سامنے حلال و حرام اشیار کا اکثر ذکر کرنا چاہیئے۔ نیک لوگون کی مدح اور بُرے آدمیون کی مذمت بیان کرنا چاہیئے۔ بچون سے جو نیک افعال سرزد ہون اون کی تحسین اور امر قبیح اگر خفیف بھی ہو تو اوسکی مذمت کرنا چاہیئے۔ اپنی رغبت پر غیرون کی خواہش کو مقدم رکہنا حریص شکم پرست اور بہت کہانے والون کی مذمت کرنا۔ اگر اون سے کوئی نا سزا حرکت سرزد

ہو یا ان امور کی پابندی سے اگر وہ گریز کرین تو اون کی چشم نمائی اور تہدید کرنا چاہئیے - لڑکون کو بار بار غصہ اور سرزنش کا عادی نکرنا چاہئیے بلکہ نصائح دلپذیر سے بُری عادات کا ازالہ کرنا چاہئیے اسی زمانہ مین اون کو شائستگی کا سبق دینا چاہئیے - ہمیشہ ایسی باتون سے خود بھی پرہیز کرنا اور اون کو بھی بچانا چاہئیے جن سے حُسن اخلاق کو نقصان پونہچے اور عادات بد پیدا تو بہت جلد ہوتی ہے مگر خوگر ہو جانے کے بعد اون کو چھڑانا نہایت دشوار ہو جاتا ہے - اِنَّمَا العَادَۃَ کَالطَّبِیعَۃِ الثَّانِیَۃِ لِلاِنسَانِ -

عادت کسی چیز کے بار بار صادر ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے - اسی طرح عمدہ عادت اگر بار بار وقوع مین آتی ہے تو آیندہ چلکر بے شمار دقتین پیش نہ آوین گی - زندگی عادات کا مجموعہ ہے - عادات زندگی کو آسان تر بہتر اور خوشتر بنانے کے لئے ہین - نیک عادت جب ایکبار مکمل ہو جاتی ہے - تو وہ اوس کشش کے مانند ہو جاتی ہے جو انسان کو بلا کسی دانستہ کوشش کے بڑہائے اور کہینچے لئے جاتی ہے - بیس برس کے پیشتر انسان مین جسقدر عمدہ عادات پیدا ہو جاتی ہین - اوسقدر اوسکی آیندہ زندگی زیادہ خوشگوار - آسان تر اور زیادہ کامیاب بن جاتی ہے -

اپنی اولاد کی تعلیم کی بنیاد پاکبازی اور مذہبی اصول پر رکھو - یہ بات ملحوظ رہے کہ تصویرون کی کتاب - دینیات کی کتاب - سیر و تفریح سواری بات چیت ان سب مین ایسے مفید مشورے دئے جائین جو اُون کی ترقی تعلیم مین ممد اور تربیت مین معاون ہون -

بونلڈ کا قول ہے کہ لڑکے کے واسطے پہلی تعلیم عادات مین ہے نہ کہ دلائل مین اور تمثیلون مین نہ کہ براہ راست سبق دینے مین - تمثیل کا وعظ مسائل سے

بڑھ کر ہے اِس کے ساتھہ عمدہ اثر آہستہ آہستہ جڑ پکڑتا جاتا ہے۔" تعلیم سے ہمارا مطلب مکتب مین بٹھا دینا نہین ہونا چاہیئے وہ طرز تعلیم جس مین عقلی اور اخلاقی نظام کی تربیت کا شعبہ ہنو اوس سے ہر گز بچہ مہذب اور ایماندار نہین ہو سکتا۔ صرف علوم وفنون پڑھا کر سچائی پرہیزگاری ہمدردی اور دوسری اخلاقی خوبیون کا سبق نہ دینے سے یہ مطلب ہے کہ دنیا مین اوسکو باغی بنایا جاسے۔

شام کا وقت جو نا تجربہ کار نوجوانون کی آوارگی کے لئے ایک قدرتی اوٹ ہے اوسوقت بچون کو اپنے پاس گہر مین جمع کرو اور گہر کو اون کے لئے دلچسپ بناؤ اون کو شرافت وانسانیت کے مدارج پر پونہچانے کے لئے گہر کو منزل عروج بناؤ اولاد کو پاکیزہ منش نیک قابل اور اعلی مرتبہ پر پونہچانے مین اگر مال کام آتا ہو تو اوسکو بے دریغ صرف کرو اور بالعموم قدرت ووسعت کے باوجود خرچ عیال مین تنگ گیری نکرنا چاہیئے اور اپنا یہ اصول قرار دینا چاہیئے کہ مصارف ضروری مین بیشی وکمی ہنونے پاسے۔

اپنے بچون کو تربیت جسمانی کی طرف متوجہ کرو۔ اور جسم کو مضبوط اور قوی بنانے کی رغبت دلاؤ اس لئے کہ ریاضت صحت کے لئے ایسی ضروری ہے جیسے غذا قیام بدن کے لئے۔ ایک جوڑ ڈمبل یا مگدر خرید دو اور اون کو ریاضت کی طرف راغب اور محنت مشقت کا عادی کرو۔ اون کی خوابگاہ مین ہوا اور روشنی کی آمدورفت کا کافی انتظام کرو۔ بہوک پیاس کو برداشت کرنے۔ دیگر خواہشات کو محکوم کرنے اور اپنی زندگی کو ایک قاعدہ اور اسلوب کے ساتہہ بسر کرنے کا اون کو ابتدا ہی سے عادی کردو تاکہ آیندہ چلکر عمدہ صحت اور عقلی وجسمانی طاقتون مین اون کو کافی حصہ مل سکے۔ ہمو کے

زمانہ مین لڑکون اور لڑکیون کو "حرکت صاف ہوا اور روشنی" کی بہت بڑی ضرورت ہے کیونکہ انہی چیزون پر جسم کے نمو یا بڑہنے کا دارومدار ہے اس نمو کے زمانہ مین انسان زیادہ غذا ہضم کرتا ہے جس سے اوس کی جسمانی مادہ کی مقدار بڑہتی ہے - حرکت کیوجہ سے دوران خون زیادہ ہوتا ہے - اور شش ہوا مین سے زیادہ آکسیجن لیتے ہین اسی وجہ سے بچون مین حرکت زیادہ پائی جاتی ہے اور دن بہر اون کے ہاتہ پاؤن کو سکون نہین ہوتا - اس زمانہ مین لڑکون اور لڑکیون کو مختلف جسمانی ورزش کہلی ہوا مین کرانا لازم ہے تاکہ اُن کا ہر عضو پورے طور پر ترقی کرے ورنہ وہ پژمردہ پودون کی طرح ٹہٹہر کر رہ جاوینگے اس لئے کہ حرکت ہوا اور روشنی کے بغیر اون کا جسمانی نمو کامل نہین ہونے پاتا -

اگر ایک کونڈے مین کچہہ پہولون کے بیج بوئے جائین اور یہ کونڈہ کسی کمرے مین رکہا جاے اور اوس مین پانی کہاد وغیرہ درختون کی پرورش کے لئے دیا جاوے مگر ہوا اور روشنی کا کافی انتظام نہ کیا جاوے تو ایک محدود وقت تک وہ نمو کرینگے اور پانی جذب کرنے کی وجہ سے اون کی جسامت کچہہ بڑہے گی مگر ان کا اصلی وزن کم ہو جاوے گا - ان مین جو پتے نکلین گے وہ زرد یا زردی مائل سپید ہون گے اور بہت جلد یہ درخت کمہلا جائین گے -

انہی وجوہ سے جسمانی کمزوری اور بیماریون کی مصیبت لڑکیون مین زیادہ پائی جاتی ہے اور ذہنی کمزوری اور ادہورا پن اکثر لڑکون مین ظاہر ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو اولاد ان سے پیدا ہوتی ہے وہ نسلاً بعد نسلاً قواے جسمانی اور قدو قامت مین گہٹتی چلی جاتی ہے -

یہ مشکل ہے کہ کوئی شخص ہر وقت کام کرتا یا کہاتا یا سوتا رہے - تفریح طبع کے لئے

بھی کوئی وقت ضرور ہونا چاہیے - دماغی مسرت اور جسمانی ریاضت کی اوقات مختلف ہونے چاہئین - تفریح بڑون یا بچون کی تعلیم و تندرستی کا جزو اعظم ہے - لوگ جب کسی کھیل و تفریح مین مشغول ہون تو یہ خیال کرنا سراسر نادانی ہے کہ وہ اپنی اوقات عزیز کو رایگان کر رہے ہین - حالانکہ وہ اپنے اوقات کو عمدہ مصرف مین لاتے ہین -

لارڈ ڈربی کا قول ہے کہ "جو طالب علم ورزش جسمانی کے لئے وقت نہین نکال سکتا - اوسکو عنقریب دکھہ درد کے لئے وقت نکالنا پڑے گا" کھیل کود اور ہوا خوری کے لئے بچہ کو شہر کے باہر کسی وسیع میدان مین بھیجنا چاہیے - ریاضت جسم و روح کی آرایش کے واسطے زیور سے بڑھ کر خوبصورتی کا ذریعہ ہوسکتی ہے -

بچون کے لئے دوڑنا - کودنا پیادہ پا چلنا عمدہ ریاضت ہے اور بچہ کو دوڑنے کی تحریک ہونے کے لیئے اُس کے ہمراہ دوڑنے والی چیز مثلاً - گیند - چھوٹا پہیّہ یا بکری کا بچہ ہونا مناسب ہے -

لڑکیون کے لئے گڑیون سے بڑھ کر کوئی مفید کھیل نہین ہوسکتا - یہ کھیل قوانین امور خانہ داری کا مجموعہ ہے اس سے بچون کو نہلانا - دودہ پلانا - مجست کرنا - کپڑے پہنانا - بیاہ کرنا - سینا - پرونا - غرض کل امور بہ تدریج سیکھہ جاتی ہین اِسکی ترقی گویا امور خانہ داری کی تعلیم کی ترقی ہے - لڑکیون کے لئے جھولا جھولنا نہایت عمدہ ریاضت ہے اس سے اون کے شانے سینہ اور پنڈلیون کے عضلات مین خوب طاقت آتی ہے - بے زبان بچون کے امراض گھر کی تجربہ کار عورتین خوب پہچانتی ہین - مگر بعض اوقات نو عمر ماون کو لاعلمی کیوجہ سے وقّت کا سامنا ہوتا ہے لہذا ہم چند مشہور بیماریون کی شناخت کا طریقہ بیان کئے دیتے ہین - بچون کا وقّت سے تنفس لینا یا سانس لینے کے

وقت نتھنون کا پھیلنا امراض شش کی نشانی ہے -

بچہ کا بغیر آنسو بہائے رونا درد کی علامت ہے -

سر کا زیادہ گرم رہنا - نیند مین دانت پیسنا اور ڈرنا ھائڈ روکفلس (اجتماع الماء فی الرأس) کی علامت ہے -

بچہ کی کھانسی زکام کے ساتھ آواز بیٹھ جائے اور سانس لینے مین تکلیف ہو تو یہ علامت حنجرہ کی سوزش کی ہے -

بچہ ناک کھجلائے - دانت پیسے - سوتے سوتے چونک پڑے - سلون الاشتہا ہو جائے اور چہرہ پر بے رونقی چھا جائے تو یہ کرم شکم کی علامت ہے -

تربیت جسم وعقل کے ساتھ بچون مین اخلاق کی تہذیب کی عادت ڈالنا نہایت ضروری امر ہے ناجائز اشیار کی خواہش اور امور بد کی طرف سے اون کے دل مین ایک قسم کی نفرت - ایک نوع کی کراہت پیدا کرو - بدو شعور ہی سے اون کو مذہب کی طرف مائل اور نماز روزہ کی طرف راغب کرو - اون کو مہذب اور با ایمان رہنا سکھاؤ -

لڑکون اور لڑکیون کی تربیت کے لئے یہ بات فرض ہے کہ اون کو ایسے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق کا بچپن ہی سے خوگر کر دینا چاہیئے جن کا اثر انسان کی ذات پر - خاندان کے لوگون پر اور تمام قوم پر ہوتا ہے - کسی نے بقراط سے پوچھا کہ آپ کم سن لڑکون کے پاس کیون زیادہ نشست برخاست رکھتے ہین - جواب دیا کہ وہ تر و تازہ شاخون کا خمیدہ اور سیدھا کرنا

آسان ہے اور جن شاخون کی تری زائل ہو چکی ہے اور اون کا پوست خشک ہوگیا ہے - اون کو نہ راست کر سکتے ہین اور نہ خم دے سکتے ہین"

خاتمہ

کامیابی کے اصول

زن و مرد کی زندگی فطرت الٰہی کے عین مطابق اوسی وقت ہوگی جبکہ وہ قوت نفسانی کی متابعت کی بجائے قوت ملکی کے خصائل کا اقتدا کرینگے - اون مین مبتذل مذاق کے بجائے پاک و پاکیزہ جذبات ہون - نجابت و پاکبازی کا اثر ہو - ثابت قدمی اور استقلال کا طرز اختیار کیا جاوے - امور مذہبی مین سرگرمی ظاہر کیجاوے مادہ پرستی کے پروگرام سے روحانیت کے اصول خارج نہ کردیے جاوین - قول و فعل مین مطابقت پیدا کی جاوے - فرض کی پابندی - راستبازی - ایثار نفسی اور اعتبار و اتحاد کے خیالات زندگی کے کل امور پر حاوی ہون - یہ باتین ایک استوار خصلت پیدا کرکے اون کو بام عروج پر پونہچاوین گے -

ایمرسن کہتا ہے "ایک دلربا خصلت ایک حسین صورت سے بہتر ہے - وہ تو خوبصورت مورت یا تصویر سے بہی زیادہ خوشی دیتی ہے وہ فنون لطیفہ سے خوب تر اور خوشتر ہے" عادت کی خوشنمائی - خصلت کی تہذیب مزاج کی نفاست یہ

یہ باتین زندگی کو خوشگوار اور دل کش بنا دیتی ہین - وہ شئے جس سے شائستہ عادت اور اعلیٰ مذاق پیدا کرنے مین مدد ملتی ہے - جو مسرت اور دولت سے بالاتر ہے وہ شئے خصلت کی خوبی اور پاکیزگی ہے - اگر کوئی شخص بذاتہ نیک نہین تو اوسکی ساری دلفریبی - ساری نزاکت اور ساری عقل بے کار ہے -

وہ شئے جو انسان کو شاہ راہ ترقی پر لگا دیتی ہے جو اوس کے بنیاد کو استوار و مستحکم کرتی اور اوسکے اقران و اماثل مین معزز و ممتاز کرتی ہے - وہ شئے جو کسی کے زور و اثر کے حلقہ کو وسیع کرتی اور اُس مین اخلاقی جذبہ ایسی چیز کو پیدا کرتی ہے جو اوس کی شان کو بڑہاتی اور اوس کی شوکت کو تسلیم کراتی ہے جو کرورہا لوگون کے دلون کو مسخر کرتی اور اقوام عالم کے پُر غرور سرون کو اپنے آستانۂ عجز پر ناصیہ فرسا کرتی ہے - جو تابع کرنے کا عمل اور عروج حاصل کرنے کا وسیلہ ہے اور جو کسی قوم کا حقیقی تخت و تاج کہا جاسکتا ہے - وہ فیشن کی پابندی ؟ دستار فضیلت ؟ نہین - وہ شرافت خاندانی بہی نہین - بلکہ وہ شئے خصلت کی خوبی اور پاکیزگی ہے -

خصلت زندگی کے تاج وقار و امتیاز کا ایک بیش بہا جواہر ہے وہ بجائے خود ایک وقیع اور گران بہا شئے ہے - سوسائٹی کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ اوس کے جلو مین رہتا ہے - اوس کے حدود آرضی دولت کی حکومت سے کہین زیادہ ہین - تمام عزت - تمام حکومت اور تمام شہرت جو اوس کے ذریعہ سے نصیب ہوتی ہے اوس مین خوبی یہ ہے کہ وہ رشک و حسد کے شائبہ سے معرا ہوتی ہے -

نیک سیر لوگ صرف سوسائٹی کی جان نہین ہوتے - بلکہ وہ ہر یا اصول حکومت کے

شیر اور روح رواں ہوتے ہیں - اخلاقی خوبیاں ہفت اقلیم پر فرمانروائی کرتی ہیں -
نپولین کا قول ہے کہ دوجنگ وپیکار کے ایام میں بھی اخلاق اور جسم میں دس اور ایک کا فرق رہتا ہے، اخلاقی حکومت کی شان جسمانی قوت سے بالاتر ہے - قوموں کی طاقت وضاعت اونکی تہذیب وتمدن اور فضائل ورذایل کا معیار اصلی ہر فرد قوم کا چال چلن ہے - صرف علم سے چال چلن کو تقویت نہیں ہو سکتی بلکہ علم کے مقابلہ میں کیرکٹر زیادہ طاقتور شئے ہے - دانائی کی جگہہ دل ہے نہ کہ دماغ اور صرف دماغی تربیت کا چال چلن پر شاذونادر ہی کچھہ اثر ہوتا ہے علم کو نیکی سے کچھہ واسطہ نہیں البتہ اس سے یہ ہوسکتا ہے کہ انکسار کو زائل کردے اور بجائے اِس کے تکبر پیدا کردے - دماغ بغیر دل کے زیرکی بغیر نیکی کے اور خیال کی بلندی بغیر اخلاقی عمل کی بزرگی کے بجائے خود قوتیں تو ہیں مگر شرارت آمیز - ممکن ہے کہ یہ طاقتیں ہمارے حق میں فائدہ بخش ثابت ہوں یا دلچسپی کا باعث ہوں مگر اُن کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ویسا ہی مشکل امر ہے جس طرح کہ گرہ کٹ کی چابکدستی یا عرب نیزہ کی شہسواری کا -

راستبازی - دیانتداری اور پرہیزگاری ہیا ایسے صفات نہیں ہیں جو انسان کو بے منت حاصل ہو جائیں - وہ خوش نصیب شخص جسکی ذات میں یہ ستودہ صفات مرضی اور ارادے کی پختگی کے ساتھہ جمع ہو جائیں - وہ ایک ایسی قوت کا مالک ہو جاتا ہے جو ناقابل دباؤ ہے - اوسکا زور واثر تسلیم کیا جائیگا -

دنیا میں ہر فرد وبشر کو عمدہ کیرکٹر حاصل کرنے میں سعی بلیغ کرنی چاہیے - یہ زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد میں شمار کرنے کے لایق ہے -

یہ نہایت پسندیدہ بات ہے کہ زندگی کے پروگرام میں اعلیٰ مقاصد ابتدا ہی سے

داخل کرلئے جاوین گو اوسوقت اون باتون کا شان گمان بہی نہو- **لارڈ ارسکن** نے بدو شعور ہی سے جو استقلال اور راستی کے اصول اختیار کئے تہے وہ اس لائق ہین کہ ہر نوجوان شخص اون کو اپنے صفحۂ دل پر نقش کرے وہ ایک جگہہ کہتے ہین کہ جب مجہے شعور آیا تو پہلا دستور مین نے یہ اختیار کیا کہ جس کام کے متعلق میرا ضمیر حکم کرتا تھا کہ یہ فرض ہے پس بغیر تذبذب اور حیص بیص کے مین اوسکو کرگذرتا تھا اور نتیجہ کو خدا کے سپرد کردیتا تہا- مجہہ وہ ابتدائی زمانہ ابتک یاد ہے- مین اس عادت کا معتقد ہون اور اسی اعتقاد ولقین کو مین قبر تک اپنے ساتہہ لیجاؤن گا- آجتک مین نے اِس اصول کو کبہی نہین توڑا اور نہ مجہے اسبات کی شکایت ہے کہ اِس کی مزاولت سے مجہے بڑی بڑی قربانیان کرنی پڑی ہین- برخلاف اِس کے مین نے اس کے توسط سے فراغت وثروت کی شاہراہ کو ڈہونڈ نکالا ہے اور اگر خدا نے چاہا تو اسی طرف کو مین اپنی اولاد کی رہنمائی کرون گا"

خصلت ایک دولت ہے ایک جائداد ہے- انسانون کی وقعت کے لحاظ سے اوسے اعلی درجہ کی جائداد سمجہو- اگر کسی شخص کی ذات مین اغراض ومقاصد کی دیانت پائی جائے اور اوسکی بنیاد اپنی ذات کے صحیح انداز سے اور اُن قوانین کی متابعت پر منحصر ہو جنکو وہ صحیح جانتا اور مانتا ہے- تو وہ انسان کو رفعت بخشتی ہے اوسے طاقت دیتی ہے اور اوس سے عظیم الشان کام کراتی ہے -

"جو شخص اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو جو اپنے بچون سے زیادہ شفقت کرتا ہو- جو اپنے دوستون سے زیادہ وفادار اور صادق القول ہو- جو اپنے دشمنون کے ساتہہ زیادہ ملائمت کا برتاؤ کرتا ہو- جو اپنی زبان کا زیادہ پاس کرتا ہو وہی پختہ خصلت اور

عدیم المثال خوبیون کا منبع ہے - ہم کسی شخص کی اصلی خصلت اوس طریقہ کے اعتبار سے زیادہ عمدگی کے ساتھہ معلوم کر سکتے اور سمجھہ سکتے ہین جس مین وہ اون لوگون کے ساتھہ جو اوس سے گہرا تعلق رکھتے ہین سلوک اور برتاؤ کرتا ہے - اور نیز اسبات سے کہ وہ روزمرہ زندگی کے معمولی فرائض کو کس طریقے سے ادا کرتا ہے بہ نسبت کسی کی مدبرانہ قابلیت بے نظیر شاعری - فصیح البیانی یا تصانیف کثیرہ کی حیثیت کے - دماغی یا عقلی تعلیم و تربیت کا خصلت کی عمدگی اور پاکیزگی کے ساتھہ کوئی ضروری تعلق نہین ہے اور بقول **جارج ہربرٹ** ذرہ بھر نیکی من بھر علم سے بہتر ہے - ممکن ہے کہ ایک شخص عقل وفہم اور علوم و فنون مین اعلیٰ دستگاہ رکھتا ہو - لیکن دیانت - نیکی - سچائی - اور فرض کی ادائی مین اوس کا درجہ بہت سے غریب اور جاہل کسانون سے بھی نیچا ہوگا - پہرتس نے ایک بار اپنے دوست کو لکہا کہ "تم ذی علم لوگون کی عزت اور قدر و منزلت کرنے پر اصرار کرتے ہو - مین کہتا ہون کہ یہ اچھی عادت ہے - لیکن اوس کے ساتھہ ہی یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ فراخدلی - خیالات کا تعمق - دنیا کا تجربہ عمدہ عادات و اطوار - کام کا شعور اور ذوق و شوق - صداقت کی محبت - دیانت اور ہردلعزیزی ان اوصاف کی اکثر زبردست سے زبردست عالم و فاضل مین بھی کمی ہوتی ہے"

کامیاب زندگی بسر کرنے کے لیئے اس امر سے آگاہی حاصل کرنے کی ضرورت ہے کہ اصلی کامیابی کہتے کس کو ہین - بعض لوگون کے نزدیک کامیاب وہی ہے جو بڑا زمیندار ہو اور اُس کے پاس گہوڑے ہاتھی یا گائے بہینس بہت سے ہون اور وہ ایک بہجے سجے باغ مین رہتا ہو -

ایک دوسرے شخص کے قیاس مین دنیا مین کامیاب شخص وہ ہے جس کے پاس بے قیاس دولت ہو۔ اور شب و روز اوس کے ہان سونے چاندی کی ریل پیل ہوتی ہو۔ بعض کے خیال مین ایک نامور وکیل یا طلیق اللسان مقرر کامیاب شخص ہے یا کوئی اُستاد یا لی ٹی شن جس کا بچہ بچہ کی زبان پر ہو۔ غرض مختلف خیال کے لوگون کے نزدیک مختلف لوگ کامیاب کہلانے کے مستحق ہین۔

بڑا زمیندار ہونا یا بکثرت روپیہ اور بڑی شہرت و ناموری اور کسی رتبہ عالی سے اعلیٰ کامیابی کا مفہوم پورا نہ ہوگا۔ دولت خود کوئی مقصود نہین بلکہ وہ تو وسیلۂ مقصود ہے۔ ایسی کامیابی بالعموم اُن طریقون سے حاصل کیجاتی ہے جن سے لازمی طور پر خوشی سے بسر نہین ہوتی۔ مثلاً دولت عام طور پر ناجائز وسائل۔ ظلم اور دوسرون کی حق تلفی سے جمع کیجاتی ہے۔ ملکی اعزاز کا بالعموم یہ حال ہے کہ اُس مین دوسرون کا حق مارا جاتا ہے یعنی اون لوگون کا جو اوس سے اس اعزاز کے مستحق تر ہین۔

جس شخص کا نصب العین صرف لفظ "کامیابی" کا مفہوم پورا کرنا ہو اور بجز اِس کے کوئی اعلیٰ مقصود زندگی ہی نہ ہو۔ تو اوسکو اصلی کامیابی کبھی نصیب نہوگی بلکہ ایسا شخص حریص کہلائے گا۔

حقیقی کامیابی ایک ایسی زندگی سے پیدا ہوگی جس مین فرض کی ادائی اور عمدہ و پاکیزہ اصول کی پابندی مطمح نظر ہو۔ فرض کی ادائی اور چلن کے سدھارنے مین اُس نے سختیان برداشت کی ہون۔ اور خطرات کا مقابلہ کیا ہو۔ جو استقلال اور ثابت قدمی سے ایک کام کو لگاتار کرتا رہا ہو اور جو ایک ہی خیال کو منضبط کرتا اور دوسرے خیال کو آنے نہ دیتا ہو۔ ایک ہی خیال کے مختلف پہلو سوچتا اور اون پر غور کرنیکی

مشق کرتا ہو - اور جو ہمیشہ سچائی اور فرض کے متعلق اپنے ضمیر کے مشورے پر قایم رہا ہو - جس نے فرض کو کامیابی کے خیال پر مقدم رکھا - جس نے نہایت سرگرمی سے عیبون اور گناہون کے خلاف برمحل جنگ کی ہو - جس نے کبھی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا انجام خوف شک یا شرم ہو - جو اپنی خامیون کو کامل کرنا اپنا فرض سمجھتا ہو اور جو اعلی اصول کا تابع رہا ہو اوس کی زندگی ہرگز ناکامیاب نہین رہ سکتی -

خصلت جس طرح قومون کی کامیابی کا ذریعہ ہے اوسی طرح افراد کی کامیابی کا وسیلہ ہے - یہ سچ ہے کہ بعض لوگ خصلت کے بغیر ہی رسوخ حاصل کر لیتے ہین لیکن اون کی کامیابی ترقی کی ذیل مین نہین آسکتی عوام کے نقطۂ خیال سے جو لوگ کامیاب ہوتے ہین اگر اون کی اندرونی حالات دریافت کئے جاوین تو بالعموم وہ مہذب ڈاکو دغاباز اور ایمان فروش ہوا کرتے ہین - قدما جن کے ایسے کارہائے نمایان کرنے کے ہم آرزومند وہ بے داغ خصلت کے لوگ تھے - مگر خصلت کیا ہے ؟

خصلت دراصل اخلاقی صفات کا دوسرا نام ہے - انہی صفات کے باعث انسان کی عزت کیجاتی ہے - اسی کے باعث ایک شخص دوسرے کا معتقد ہوتا ہے اسی کے ہوتے ہوئے ایک شخص زیادہ معزز خدمت حاصل کرسکتا ہے - ایک انسان خصلت کے ذریعہ سے دوسرون کے دلون پر زرق برق پوشاک سے زیادہ اپنا سکہ بٹھا سکتا ہے - جب ایک کارخانہ دار کسی کو ملازم رکھتا ہے تو اوس کے ملازم رکھنے کا سب سے زبردست سبب یہ ہوتا ہے کہ جسے ملازم رکھا گیا ہے وہ ایماندار اور راستباز ہے - یعنی اوسکی خصلت بے داغ ہے - ایسی خصلت کے پیدا کرنے کیلئے انسان کو زندگی کی چھوٹی بڑی سب چیزون مین خصلت کی نشو و نما کا خیال رکھنا چاہیے

اور شیکسپیئر کا یہ قول مدنظر رکھنا چاہیئے کہ "اپنی ذات کے ساتھ صادق اور وفادار رہو اس کا انجام یہ ہوگا کہ تم ہر شخص کے ساتھ وفادار و صادق رہوگے"

جو شخص بظاہر کامیاب معلوم ہوتا ہے حقیقتاً وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ مگر جن کے متعلق لوگ خیال کرتے ہین کہ ان کی زندگی بیکار رہے اس لئے کہ یہ کامیاب نہین۔ دراصل حقیقی کامیابی اونہین کو نصیب ہوتی ہے جس شخص کی زندگی کامیابیون کا مجموعہ ہوگی وہ اُن لوگون کی طرح نہین ہوگا جو صرف کامیاب ہونے کے لئے کام کرتے اور اوسی کے خیال پر زندہ رہتے ہین۔ بلکہ وہ کامل انہماک اور دلی راستبازی سے اپنا فرض ادا کرے گا۔ ہمیشہ اور ہر جگہہ وہ سچائی پرہیزگاری اور پاکیزہ خیالات کی زندہ مثال ہوگا۔ اُن اصول کی وجہ سے جن کا وہ پابند ہے سب اوسے پیار کرین گے اوس کے حرکات سے خود بخود اوسکی قلبی کیفیت او صفائی باطنی لوگون پر عیان ہوگی اوس کی عزت کی جائے گی مگر وہ نہ جان سکے گا کہ یہ سب کیون ہو رہا ہے۔

اپنی تمام قوت کو صرف کامیابی حاصل کرنے کے لئے صرف نہ کردو۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جو شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے اُس کا سب سے پہلے کوئی مقصد حیات اور مدعائے زندگی ہونا چاہیئے۔ اور اُس کے پورا کرنے کے لئے سخت سے سخت کوشش کرنا چاہیئے۔

مدعائے کی خصوصیت دنیا مین کامیاب لوگون کا ایک ممتاز خاصہ رہا ہے۔ کولمبس۔ نپولین اور واشنگٹن ان سب نے ایک مدعائے خاص کے پیچھے اپنی ساری عمر کو وقف کر دیا تھا۔

یہ بھی نہایت ضروری امر ہے کہ تم اپنے مدعا کو صاف اور سلیس الفاظ مین بیان

کرسکو- کوئی موہوم- مغلق یا "کچھہ" مقصد رکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی مسافر کا سراب کے پیچھے سعی لاحاصل کرنا یا ایک نشانہ باز کا ابر پر بندوق چلانا-

تمہارا مقصد واضح اور مقررہ ہونا چاہیے اور وہ ایک ایسا مقصد ہو جو بالواسطہ ہر شخص کے امکان مین ہو- ہر شخص وایسرائے گورنر یا فصیح و بلیغ مقرر نہین ہو سکتا یہ بدنصیبی کی بات ہے کہ نوجوان شخص اپنے مفروضہ مستقبل کا وایسرایلٹی یا گورنرشپ پر انحصار کرے- عام طور پر ایک نیک نام شہری- سوسائٹی کا فائدہ رسان ممبر- ایک بے غرض "اصلی انسان" بننے کی کوشش کرنا چاہیے- یا اور جو کچھہ وقت اور حالات کا اقتضاء ہو-

ایک ایسا مدعا قرار دینے کے بعد جس مین کسی کی بہترین کوشش صرف ہو سکتی ہو- اوس کے حاصل کرنے مین اپنی پوری قدرت و قوت صرف کردو- اور تمام جائز وسائل مثل دیانت داری- خودداری- سرگرمی- قایم مزاجی- زبردست قوت ارادی- اخلاقی جرات- عملی طور پر کسی کام کے کرنے کی قابلیت اور جزو سے کل کرنے کی کوشش صرف کردو-

سر الگزنڈر ربرٹس کا قول ہے "میرے چال چلن مین ایک بات ہے کہ مجھہ مین پورا پورا خوض ہے جو کام مین کرتا ہون اوس مین کبھی لاپرواہی نہین کرتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر مین کوئی کام کرنے لگون تو اوس مین کبھی لاپرواہی نہین کرسکتا"

اکثر معمولی عقل کے لوگ مختلف مناظر اور متعدد دلچسپ باتون کی طرف مصروف رہتے ہین- مگر وہ دماغ جسکی تربیت کسی عمدہ ضابطہ اور دستور کے مطابق ہوئی ہو- وہ صرف ایک مقصد کو اپنے پنجہ آہنین مین اسقدر مضبوط پکڑتا ہے کہ سوائے موت

کے کوئی چیز نہ اوس کے ارادے مین تنزلزل ڈال سکتی ہے اور نہ اوس کے قبضہ سے اوس مقصد کو چھین سکتی ہے۔ خیالی پلاؤ پکانے والا کبھی کامیاب نہ ہوگا اس لئے کہ اوس کی پوری سرگرمی اور قوت اُن باتون مین صرف ہوتی ہے جو کبھی عملی صورت اختیار نہین کرسکتین۔

بڑے بڑے محتاط اور عقلمند لوگون سے بعض وقت غلطی ہو جاتی ہے۔ مگر بخلاف عوام کے وہ لوگ اوس کے بعد سے زیادہ احتیاط کرنے لگتے ہین۔ مگر وہ شخص جس مین حس مشترک مفقود ہوتی ہے وہ اوسی غلطی کو بار بار انجام کار کا خیال کئے بغیر کرتا رہتا ہے۔ ایک فلسفی کا قول ہے کہ "گو تجربہ کے مدرسے مین تعلیم گران ملتی ہے مگر بے وقوف کہین نہین سیکھتا"۔ بدقسمتی سے ایسے لوگون کی افراط ہے جو کبھی ٹھیک نہین ہوتے۔ جب ہم سے کوئی غلطی صادر ہو تو چاہیئے کہ بہت غور وخوض کے ساتھ اُس وجہ کو دریافت کرین۔ جو اوس کے صدور کا باعث ہوئی ہے۔ اور جب وہ دریافت ہو جائے تو اُس غلطی کی تکرار ہونے مین بہت احتیاط کرین۔

ہم ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے بے شمار باتین سیکھ سکتے ہین۔ بعض تو ایسی ہین کہ اون کے حاصل کرنے کے بغیر اسکی کوئی سبیل ہی نہین ہے۔ مگر ہمارا رشتۂ حیات اسقدر طولانی نہین ہے کہ ہم ہر چیز پر ذاتی تجربہ کرین۔ لہذا یہ نہایت پسندیدہ عادت ہے کہ ہم دوسرون سے سبق حاصل کرین۔ فی الحقیقت وہ بڑا عقلمند آدمی ہے جو اپنے دوستون کے افعال اور سابقین کے کارنامون سے تجربہ حاصل کرے۔

اپنی زندگی مین تم جو کچھ کام کرو اوسکو ہمت اور دلی شوق سے کرو - اور ہر روز اوسے تازہ سرگرمی اور حقیقی دلچسپی سے شروع کرو - تمہاری نگاہین گھڑی کی طرف نہ رہین بلکہ کام کی طرف - کام کا وقت ختم ہونے سے پیشترہی اپنا مقررہ کام ادہورا نہ چہوڑو بلکہ اون کامون کو بہی مقررہ وقت کے اندر کرلو جن کے کرنے کے لئے تم مجبور نہین ہو -

سرگرمی ایک جلتی ہوئی آگ ہے جسکی حرارت دل کو گرم کرکے روح مین شریفانہ کامون کی خواہش پیدا کردیتی ہے - اور اپنی نورانی شعاعون سے اوس کے راستہ کو روشن کرتی ہے - جس طرح پانی کا ریلا کسی چیز سے نہین رکتا اوسی طرح سرگرمی ہر رکاوٹ پر غالب آتی ہے اور ہر بام مقصود تک پونہچا دیتی ہے -

دنیا مین پست ہمت اور بے قاعدہ کوشش کرنے والے لوگ بہت سے ہین اور اون لوگون کو خود یہ معلوم نہین کہ وہ دنیا مین بیدار ہین یا خواب غفلت مین سورہے ہین - اون مین سے بعض لوگون مین اسبات کی کافی قابلتین موجود ہین کہ خود کو ترقی کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہونچائین - مگر مجہولیت اور غیر منضبط کوششون کی وجہ سے اونکی ہمتین چہوٹی اور اراد سے پست ہوجاتے ہین - جو شخص کامیاب اور مفید زندگی گذارنا چاہتا ہو - اور اوس کی خواہش ہو کہ فتح و نصرت اوس کے ہر گام پر قدم بوس ہو تو اوس کو چاہیئے کہ قدرتی طاقتون اور تمام مخفی قوتون کو متحرک کرکے دنیوی توقعات و امکانات کے اکہاڑے مین اوتر آئے - اور اپنے مقصد کے اجبار و تکمیل کے لئے عزم متین سے اسقدر زنگ دور کرے کہ بام ترقی تک رسائی ہو کر اوسکی مقصد وری ہو یا اسی جدوجہد مین جان بحق ہوجائے - جان ہنٹر کہتا ہے کہ وہ ایسا کوئی بت جسکو

مشکلات دل شکستہ کردین - اورپھر بھی وہ طوفان ناکامی کا مقابلہ کرنے کو طیار ہو "

ہم کو ایسے لوگون سے اکثر سابقہ ہوتا ہے جو اسبات کے شاکی ہوتے ہین کہ دنیا اون کے اوصاف کی قدردان نہین ہے - حلقہ احباب مین اون کی خوبیون کا اعتراف ووصف نہین ہوتا - وہ ہوشیار اور عقلمند نہین مشہور ہوتے اور لوگ اونہین معتبر اور قابل اعتماد نہین سمجھتے اور اون کو اپنے مادہ اور استعداد کے مفروضہ جوہرون کے اظہار کا کافی موقعہ نہین ملتا - یہ اوصاف اون کے دائرہ خیال مین ہمیشہ محصور رہتے ہین - اگر ہمنے دنیا کو انہی اون خوبیون کی آزمایش کا معقول موقعہ دیا ہے جس کا ہم خود کو سزاوار بتلاتے ہین - اور باوجود اس کے وہ خوبیان لوگون پر اپنا مفید اثر ڈالنے سے قاصر رہی ہون تو ہمکو یہ سمجھہ لینا چاہیے کہ ہم نے اپنی قابلیت کے متعلق راے قایم کرنے مین غلطی کی تھی - اور درحقیقت ابھی ہماری ذات مین انہی اوصاف کی کمی ہے -

ترقی کی دوڑ اور سابقت کے میدان مین زمانہ نے آجتک کسی شخص کو خواہ مخواہ پیچھے نہین رکہا - اگر تم مین اوصاف معنوی موجود ہین تو دیر یا سویر وہ لوگون پر ظاہر ہون گے - تم کو کامیابی کا تعاقب کرنے کی بجاے اپنے ذاتی جوہرون کو کمال پر پونہچانے اور اون کی غور و پرداخت مین سرگرم رہنا چاہیے -

یہ بالکل ناپسندیدہ بات ہے کہ ایک معمولی اوصاف کا شخص اپنی عزت اور نام ونمود کا اعتراف خواہ مخواہ لوگون سے کراے - کوئی شخص بغیر محنت اٹھاکے اصلی عروج کو نہین پونہچا - وہ بقاے دوام اور شہرت عام کے دربار مین سفارشی

اثر سے ہرگز جگہ نہین پاسکتا - اگر اُس مین کچھہ کمالات معنوی ہین تو خودبخود اُس کا زور و اثر تسلیم کیا جاویگا - افلاطون کی دانست مین اشرف الناس وہ ہے جسکو ذاتی خوبیون نے شریف بنایا ہو نہ وہ کہ جو عارضی خوبیون سے اکتساب شرافت کرے - اس لئے کہ جس مین ذاتی اور جوہری خوبیان ہین اوسکی تو وہی شرافت ہے - اور جس مین عارضی اور مستعار خوبیان ہین وہ اُن کی ملمع کاری سے شریف بننا چاہتا ہے مگر وہ اوسکو شریف الجوہر نہین بنا سکتین اور اصل و نقل کا فرق رہ جاتا ہے -

ہر شخص کی زندگی کی قدر و قیمت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ دنیا مین اوس نے کس قدر اچھے کام کیئے - یہ کہنا کسقدر افسوسناک ہے کہ "انسان کے اعمال و افعال اوس کے اختیار مین نہین ہین" خوش اخلاقی سچائی مہربانی کفایت شعاری پرہیزگاری - انکسار بردباری صفائی - قناعت پسندی محنت کم سخنی نیکی احسان مروت - الفت امانت - ایفاء عہد خود پر قابو رکھنا دوسرون پر شفیق بننا یہ صفات ہمارے مدعا مین اسقدر نہین ہین جسقدر کہ ہماری قوت مین - ہمارے افعال ہی ایک ایسی چیز ہین جو ہمارے بس مین ہین - اس زندگی مین یہ بالکل ہمارے امکان مین ہے کہ کارآمد بنین یا نکمے -

ڈاکٹر اسمایلز کہتا ہے کہ جو اعمال بے احتیاطی سے ہم کر بیٹھتے ہین یا جو افعال بد ہم سے سرزد ہوتے ہین وہ ہر روز ایک طرح کا قرض بنتے جاتے ہین جس کا ادا کرنا جلد یا بدیر انسان پر فرض ہے - نیکی بدی کا ہی علم کہ کیا درست ہے اور کیا نادرست ہے اس کا معلوم ہونا ہم کو دنیا مین انسان کے سامنے اور عقبی مین خدا کے سامنے جواب دہ ٹھیراتا ہے - اگر ہم صرف اتنا ہی کرسکین کہ اپنے آپ کو اور نیز دوسرون کو بہ نسبت سابق کے بہتر - زیادہ نیک اور شریف تر بنا سکین تو شاید جسقدر ہمارے امکان مین ہے ہم نے

اوس مین سے بہت کچھہ سرانجام کر لیا ہے۔ ہمارے افعال ہماری عادات کا ہی نہین بلکہ ہمارے چال چلن کا مجموعہ ہین۔ کسی فعل کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمین کیا کرنا لازم ہے نہ یہ کہ ہمارا دل کیا چاہتا ہے۔ ہم کو صرف اپنی پسندیدگیون اور ناپسندیدگیون پر ہی غالب آنا ضروری نہین بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم اختلاف راے پر غلبہ حاصل کرین۔ جبوقت کوئی شخص راہ نیک اختیار کرے اور اوس کے دل مین یہ سوال پیدا ہو کہ "زمانہ کیا کہے گا" تو بس سمجھہ لو کہ وہ شخص دنیا مین کچھہ نہ کرے گا۔ لیکن اگر اوس کے دل مین یہ سوال پیدا ہو کہ "کیا یہ میرا فرض ہے" تو البتہ وہ شخص خلاقی لباس مین رہ سکتا ہے اور لوگون کے الزامات کا سزاوار ہونے کو تیار ہو سکتا ہے۔

ہماری عام کیفیت زندگی جو علانیہ طور پر معلوم ہوتی ہے اس کے علاوہ ایک نج کی بھی کیفیت زندگی ہوتی ہے جس مین کارآمد یا نکمے بننا بالکل ہمارے اختیار مین ہے اور اکثر ہماری تصویر کا تاریک رُخ اسی زندگی مین نظر آتا ہے۔ ہم اس زندگی مین افعال قبیحہ کرنے مین اس وجہ سے بے باک ہوتے ہین کہ ان باتون کی کسی کو کانون کان خبر نہین ہوتی اور ہم اپنے اعمال کے نتایج کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتے ہین۔ ہماری عام کیفیت زندگی کی نسبت دوسرون کی راے عمدہ ہو اور اون کی نظر مین ہماری وقعت ہو تو حقیقت مین یہ کوئی خوبی نہین ہے۔ بلکہ نفس الامر مین ہمارا رویہ نیک اور چال چلن بے داغ ہونا چاہیئے اور ہمکو خود اپنی نظر مین کوئی پہلو تاریک نظر نہ آنا اصلی خوبی ہے۔ "لاک" کہتا ہے کہ "ہم کو مرضی کی تربیت کرکے نیک اصولون کو اس طرح اپنی ذات مین قایم کر لینا چاہیئے کہ ہماری آیندہ زندگی کے ہر ضروری فعل پر اون کا اثر پڑے۔ مرضی کی تربیت کے واسطے بہترین وقت نوخیز عمر ہے

ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب ہمارے دل وسیع ہوجاتے ہین۔ جس زمانہ مین یہ عمل ہوتا ہے۔ وہ زمانہ تمام عمر ہماری طاقت مین نہین رہتا ہے۔ اور اگر ہم اسمین غافل رہین تو ہماری مرضی ہی ہمارے واسطے قانون بنجاتی ہے اور ہماری خواہشات نفسانی ہمپر اسقدر قدرت حاصل کرلیتے ہین کہ ہمین اون کی مزحمت لاحاصل معلوم ہوتی ہے۔

چال چلن ایک وضع شدہ اور تکمیل مرضی ہے اور مرضی جب ایک بار وضع ہوجائے تو تمام عمر کے واسطے مستقل اور مستحکم ہوجاتی ہے اور جسوقت تک کہ چال چلن کی روش نیک نہو صرف مرضی ایک سفر قوت ہوسکتی ہے جب کوئی سچا انسان جو نیکی پر مائل ہو اپنا مدعا دل مین اوٹھاتا ہے تو اوسکی نظر مین دنیاوی انعامون اور تعریفون کی کچھہ وقعت نہین ہوتی۔ خود اوسکے ضمیر ممیزہ کی خوشنودی اور وہ تحسین جس کے پانے کا وہ مستحق ہوتا ہے اوس کا اعلی ترین انعام ہے جس طرح دنیا مین پہاڑون کو دیکھ کر حاصل ہوتی ہے اوسی طرح انسان ترقی نہین کرسکتے۔ انسانون کی ترقی تو فرداً فرداً ہوسکتی ہے۔ ہم مین سے ہر ایک کو اپنی مدد نفس نفیس کرنی چاہیے۔ اور خود اپنے واسطے ساعی بننا چاہیے۔

ڈاکٹر سٹیلر کا قول ہے ''جس طرح عادات جسمانی بیرونی افعال سے پیدا ہوتی ہین۔ اوسی طرح دلی عادات اندرونی عمل کی سعی سے پیدا ہوتی ہین یعنی قابل عمل اغراض دلی پر عملدرآمد کرنے اور متابعت راستی انصاف اور سخاوت پر عمل کرنے سے'' یہ مشہور عقیدہ اسی ڈاکٹر کا ہے کہ مدکائنات کا اسرار اخلاق ہی کی معرفت سے انشاء ہوتا ہے۔

شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اس بات کی تصدیق کرسکے کہ وہ دنیا مین فضول ہے

عدم سے ہستی مین آنے ہی سے اوس کے وجود کی ضرورت ثابت ہے - امر دنیا مین نیکی یا بدی سودمندی یا سستی اسکی پسند پر منحصر ہے - مگر یہ اپنے وسائل اور وقت سے کس طرح پیش آیا؟ کیا اُس نے دنیا کو دکھلا دیا کہ اوس کے وجود سے کوئی فائدہ پہونچا ہے؟ کیا اوس نے اپنی زندگی کو کسی طرح بہتر بنایا؟ کیا اوسکی عمر سستی خود غرضی کاہلی اور دل برداشتگی مین بسر ہوئی؟ کیا وہ شادمانی کا متلاشی رہا؟ کیا اُس نے اپنے آپ اور نیز دوسرون کو زیادہ تر نیک بنایا؟ کیا اوس نے اپنا وقت اپنی طاقت اور اپنی ہمت کو اپنے اور دوسرون کو سدھارنے مین صرف کیا؟ -

ہم روزمرہ سستی - عیاشی - بدی - بدکاری - ناانصافی - خودغرضی - دروغ گوئی اور شرارت کی آزمائشون سے دوچار ہوتے ہین - پس فرض کے خیال اور دیانت داری متابعت - خود ضبطی - اور خود اختیاری کی قوتون کے خاطر ان کا مقابلہ اور مدافعہ کرنا ضروری ہے - خواہ کیسی ہی عظیم دنیاوی فائدے کا خون ہو جائے - جب اس طرح روزانہ نیکی کی عادت ہو جاتی ہے تو اوسوقت شخصی چال چلن ہمارے قبضہ مین آجاتا ہے اور ہم خودبخود اُس منشا کے ایفا اور بجا آوری کے واسطے تیار ہو جاتے ہین جس کے لئے ہم دنیا مین بھیجے گئے ہین -

ہمارے الفاظ سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو کیا ہونا چاہیئے مگر ہمارے افعال و اعمال یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم کیا ہین! اسی واسطے عملی زندگی کا ایک ایک لحظہ ایک مکمل فتح ہے -

سویڈنبرگ کہتا ہے "وہ زندگی جو بہشت کی طرف لیجاتی ہے تارک الدنیا ہونے مین نہین بلکہ دنیا مین کام کرنے مین ہے یعنی عملی زندگی گذارتے مین"

صرف ذہنی لیاقت کی فضول نخوت! کیسی نکمی اور کیسی قابل تحقیر ہے خصوصاً جب دل کی دولت سے اس کا مقابلہ کیا جائے - ذہانت تو ہم مین بہت ہے مگر ایمان ندارد علم بکثرت مگر عقل کا نام نہین! اور تربیت بے حد مگر شفقت کا نشان نہین!

ہم چارون طرف بجز اس کے کیا دیکھتے ہین کہ مذہب اور فرائض سے عالمگیر لاپرواہی ہو رہی ہے اور بس خوشی یا زر کی خواہش ہے جس کے وسیلہ سے ہم جو چاہین حاصل کر سکتے ہین - ہم ہر ایک چیز خرید سکتے ہین - دیانت داری ہو خواہ مذہب - مرتبہ ہو خواہ راے - عزت ہو خواہ طاقت!! مذہبی باتون کے بجاے غفلت حکمران ہے اور چونکہ اون کا مذہب نفی ہے اسی وجہ سے تو اون مین سچی زندگی کی ہوس ہے نہ عجیب چال چلن کی خواہش -

ڈی میسٹر کا قول ہے "دنیا مین بعض ایسی صداقتین ہین جن کو انسان صرف اپنے دل کے مادّے سے پہچان سکتا ہے - نیک آدمی اکثر متعجب رہ جاتا ہے جب اوسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لائق فائق اور عالی دماغ آدمی اُن صداقتون اور ثبوتون کی مزاحمت کرتے ہین جو اوس کے آئینہ دل کے سامنے صاف ہین - جب ہم ہوشیار سے ہوشیار آدمی کو دیکھتے ہین کہ اوس مین مذہب کا کچھ خیال نہین تو نہ صرف ہم اوس پر غالب ہی نہین آ سکتے بلکہ ہمارے پاس وہ وسائل ہی نہین ہوتے جن سے ہم اُسے اپنا مطلب سمجھا سکین" کیا اب ہم مین کوئی ایسا فلسفی ہے جو ایسا اقرار کرے جس طرح نیوٹن نے کیا تھا - اس نامور شخص نے کشش ثقل اور روشنی کی تفریق کا مسئلہ حل کیا تھا - اور جس طرح اس کا دماغ تربیت یافتہ تھا - اوسی طرح دل کی بھی اس نے تربیت کی تھی - اس مین ذہانت تو تھی

مگر ایمان ہی تھا اس کا مرتے وقت قول تھا "میری مثال اوس بچے کی سی ہے - جو لب سمندر سنگریزون سے کھیل رہا ہے اور جس کے سامنے صداقتون کا ایک ناپیدا کنار سمندر لہرین مار رہا ہے"

زندگی ایک کتاب ہے جو انسان کے ساتھ مرتے دم تک رہتی ہے مگر اسکے مشکل صفحون کے سمجھنے کے واسطے عقل درکار ہے -

انسان کے خانہ انسانیت کے لیئے رکن وستون عقل ہے - عقل ہی سے فہم وفطانت وذراست مضبوط ہوتی ہے - عقل اوس کے لئے راہ نما اور رہنما کرنے والی ہے - اور انسان کے امور مشکل کے لئے عقل کنجی ہے - عقل سے حلم ہے اور عقل ہی سے انسان فرد کامل ہوتا ہے - اپنے وقت کے سب سے بڑے حکیم **لقمانؑ** کا فرمودہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے فرمایا "اے فرزند دنیا ایک دریائے ذخار ہے بہت سے لوگون کی کشتی ضلالت اس مین غرق ہو گئی - پس اس دریا مین تمہاری کشتی پرہیزگاری کی ہونی چاہیئے - وہ ایمان سے بھری ہوئی ہو اور اوس کشتی کے پردے بھروسا ہو خدا پر - اوس کشتی کا راہ نما علم ہو - اور اوس کشتی کا سکان صبر واستقلال ہو مگر اوس کا معلم وکپتان عقل کو ہونا چاہیئے"

انسان مین جو بری عادات ہون اون سے محفوظ رہنے کے لئے عقل ہی کی رہنمائی کی ضرورت ہے - ایک موقعہ پر افلاطون سے پوچھا گیا کہ کون شخص افعال قبیحہ سے بچ سکتا ہے اوس نے جواب دیا "جو شخص عقل کو اپنا امین - پرہیزگاری کو اپنا وزیر - مواعظ کو اپنا مسلک - صبر کو اپنا راہ نما - احتیاط نفس کو اپنا جلیس اور ذکر آخرت کو اپنی خلوت وجلوت کا مونس بنائے - وہ تمام لغزشون

سے محفوظ رہے گا" ہر واقعہ کا بالکل ٹھیک اندازہ کر لیا کرو۔ تم کو معلوم ہو گا کہ بہت سی مصیبتیں اپنی ذاتی غلطیوں سے آتی ہیں۔ خدا پر توکل رکھنے کے بغیر سچی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ برائیوں سے نیکیاں پیدا ہوں گی۔ اور تمام واقعات ہماری بہتری کے لیئے پیش آتے ہیں۔

ہر ایک کام میں زیادتی سے پرہیز کرو اور اعتدال سے آگے قدم مت رکھو۔

دل میں قناعت و آسودگی پیدا کرنیکے لئے امید سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ہماری امیدیں صرف موجودہ زندگی تک محدود نہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ ان کا سلسلہ قبر سے آگے تک ہونا چاہیئے۔ اس بارہ میں ایک عقلمند شخص کہہ سکتا ہے کہ عمر درازی کا اصلی سبب مذہب ہے۔ مذہب کی پابندی سے نفسانی جذبات زیر ہو جاتے ہیں۔ نفس کشی کو ترقی ہوتی ہے اور اندرونی آسودگی بڑھ جاتی ہے۔

یہ بات یاد رہنے کے قابل ہے کہ بہت سے لوگوں نے جو عمر درازی کو پہنچے ہیں۔ عالم کتخدائی کو مجرد رہنے کی نسبت بہتر سمجھا ہے۔ ابھی یہ مضمون قابل بحث ہے کہ تجرد کی زندگی بیماری پیدا کرتی ہے یا بے قاعدہ باتوں کی تحریک دیتی ہے یا انسان کا مزاج چڑچڑا بنا دیتی ہے جو عمر درازی کے مخالف ہے۔ لیکن یہ امر ضرور تحقیق ہو چکا ہے کہ جو لوگ عمر درازی کو پہنچے ہیں ان میں کتخدا آدمیوں کی تعداد مجردوں سے کہیں زیادہ ہے۔

درازی عمر حاصل کرنے کیلیئے زندگی کو سادے اور یکساں طور پر بسر کرنا چاہیئے۔ اور فکر و رنج سے حتی المقدور بچنا چاہیئے۔ فکر سے انسان مردار ہو جاتا ہے۔ اپنے

وقت کا بڑا حصہ کھلی ہوادار جگہہ مین ریاضت جسمانی کے ساتھہ گذارو - تھک جانے کے بعد کوئی جسمانی یا دماغی کام مت کرو - باضابطہ اور محتاط زندگی اعتدال اور یکسان طور پر گذارو - کام اور آرام سے یکسان تبدیلی قایم رکھو - یعنی حرکت کے بعد سکون اور سکون کے بعد حرکت مین مساوی انداز مدنظر ہے - دماغی اور جسمانی صحت کے لئے چوبیس گھنٹون مین سات گھنٹہ خواب ضروری ہے - ہر چیز مین اعتدال کے درجہ کا خیال رکھا جائے اور دل کو کسی خاص شغل یا کام مین توجہ اور دلچسپی کیساتھہ مصروف رکھو مگر ہر کام بے اعتدالی سے قطعًا پرہیز کرو - کھانے پینے مین - محنت وتفریح مین اعتدال کو ملحوظ رکھو - دماغی اور جسمانی صحت قایم رکھنے کے لئے دوسرون کے ساتھہ مہربانی سے پیش آؤ - اِن سب باتون کے سمجھنے کے بعد اِس نکتہ کو اپنے صفحۂ دل پر نقش کرلو کہ درازئ عمر کا راز مخفی قوت روحانی ہے - درازئ عمر کا اصلی سبب ترک لذات نفسانی - توجہ الی اللہ - تزکیہ وتصفیہ قلب و امتیاز نفس ہے - نفس کو پاک وصاف رکھنے اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے سے روح کو دائمی سرور حاصل ہوتا ہے اور روح اپنی اکتسابی قوت کی وجہ سے عرصۂ دراز تک جسم کو قایم رکھتی ہے - اِس لئے کہ اصل کو تقویت دینے سے فرع کو ضرور تقویت حاصل ہوگی -

انسان مین جوہر روح اصل اور مادہ یا جسم فرع ہے - اصل کے قیام سے فرع قایم ہے - جوگی - عابد - زاہد - تارک الدنیا - جو تقویت روح مین عمر بسر کرتے ہین - وہ مدت دراز تک جیتے ہین -

والمیکی کہتا ہے ‘‘ باطنی بیماریان حق سے غفلت - حرص - شہوت - غم -

غصہ - حقائق اشیاء کا نہ جاننا - عواقب امور سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہین - اور انہین روحانی بیماریون سے جسمانی بیماریان پیدا ہوتی ہین - جو لوگ روحانیت سے غافل ہوتے ہین وہ حریص لذات ہوتے ہین - وہ کسی چیز مین اعتدال کو مد نظر نہین رکھتے - اور ترک اعتدال بیماریون کا سبب ہوتا ہے - وہ امور جن سے خدا کی طرف توجہ ہو دل کی صفائی اور اوسکو تقویت ہوتی ہے اور دل کی قوت سے طبیعت قوی ہوتی ہے اور طبیعت کی قوت سے بیماریان رفع ہوتی ہین ۔ فافہم وتدبّر -

انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی انسانیت کو کامل طرح سے ظاہر کرے - یعنی انسان اوسی وقت انسان کامل کہلائے گا جبکہ انسانیت و انس مین کامل ہو - محبت دیکرنگی - مناکحت کا مدعا سے اعلی ہے اسی طرح بیاہی زندگی کی راحتون سے انسانیت کے قلعہ کو مضبوط کرو - الفت خیز مفتونیت سے پیمان وفا باندھو - درجۂ توسط اور ادائے فرائض کے احساس کے ساتھ اپنے شریک کے آب ورنگ سے آشنائی پیدا کرو - پھر ایک خوشنما کشش ایک انعکاسی کیفیت - ایک تاثیر شرکت پیدا ہوگی جو تمکو زندگی کی اعلی سطح پر پہونچا دے گی ۵

گلِ خوشبوے در حمام روزے	رسید از دستِ محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری | کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم | ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد | وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

تمت بالخیر

ضمیمہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
افلاطون کفایت شعاری پر -	۳۷	بیرتھس علم اور نیک رویگی پر	۱۱۳
افلاطون شرافت انسانی پر ..	۱۲۱	بوناپارٹ (نپولین) جسمانی اور خلاقی	۱۱۱
" عادات بد سے تحفظ پر	۱۲۶	قوت پر-	
ارسطاطالیس قناعت پسندی پر-	۱۵۹	بونلڈ تعلیم اطفال پر-	۱۰۳
اکمر (پروفیسر) بچہ پر ماں کی قلبی کیفیت	۷۸	پامیرا (ڈاکٹر) کثیر الاولادی پر	۷۶
کے اثر پر		ٹیلر- تربیت اخلاق پر -	۱۴۳
اسٹاکہم (ڈاکٹر) بچہ کے تنفس پر	۹۵	ٹیلر (جرمی) مرد کی بدسلوکی پر-	۱۳۵
اسمائلز (ڈاکٹر سیمول) انسان کے	۱۲۱	جانسن (سیمول) کفایت شعاری پر	۶۱
فاعل مختار ہونے پر-		جالینوس (حکیم) خوبصورت اولاد پر	۹۱
ایمرسن خصلت پر-	۱۰۹	ڈونو (جان) محنت پر-	۲۹
ایسکن (لارڈ) ضمیر کے مشورہ پر-	۱۱۲	ڈفی (مسز) اعتدال پر-	۳۹
برلس (سرالگزنڈرا) یکسوئی خیال پر	۱۱۷	" زن و مرد کے تعلقات پر	۴۸
بیکن شادی کی ضرورت پر-	۲۵	ڈی میسٹر- لامذہبی پر-	۱۲۵
بقراط تعلیم اطفال پر-	۱۰۷	ڈی میٹر حفظ ماتقدم پر-	۱۴۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ڈربی (لارڈ) تفریح کی ضرورت پر	۱۰۶	مل (جان اسٹوارٹ) اجتماعی قوت پر	۱۵
رچلیو کاہل کی مذمت پر۔	۳۰	مانٹین ادائے قرض پر	۵۸
سویڈنبرگ عملی زندگی پر۔	۱۲۴	مے (جوزف) زیادہ طلبی پر۔	۵۹
سسمر اکانومی پر۔	۶۱	نیوٹن (سر آئزک) عظمت خداوندی پر	۱۲۵
شیکسپیر (ولیم) استقلال پر	۳۳	نے فی (جارج) اعتدال و خود ضبطی پر	۴۹
،، اپنی ذات کے	۱۱۶	ویزلی (جان) مخارج و مداخل کی مساوات پر	۶۰
ساتھ صداقت	،،	والمیکی۔ روحانیت پر۔	۱۲۸
وفاداری پر	،،	ہفلنڈ (ڈاکٹر) شادی کے فوائد پر	۲۵
فرینکلن ضبط مخارج پر۔	۶۰	،، ،، ایام حمل پر۔	۷۷
فلیکسمن کی ماں بچہ میں اپنے تصور کے اثر پر	۸۹	ہربرٹ (جارج) نیکی علم سے بہتر ہے	۱۱۳
لانگ فیلو زن و مرد کے تعلقات پر	۸	ہربرٹ (جارج) مقصد زندگی پر	۲۹
،، ،، فرض پر۔	۲۸	ہربرٹ (جارج) راست بازی پر	۴۳
لاک مرضی کی تربیت پر۔	۱۲۲	ہنٹر (جان) عزم متین پر۔	۱۱۹
لے نارڈ (بانڈ) خوش مزاجی پر۔	۴۰	مینسمتہ۔ فرض کی تقدیم پر	۳۰

تمت

غلطنامہ فلسفہ ازدواج

ناظرین سے التجا ہے کہ اس کے مطابق پہلے کتاب کی صحت فرمالین

صفحہ	سطر	صحیح
۴	حاشیہ ۴	حسن
۶	۱۶	خیر
۷	۱۴	کی ساخت
۸	۱	قوائے
"	۳	بلا حجت
"	۱۰	ہی میان
۹	۱۳	ایک نے دوسرے
۱۰	۱	ہین تو لین
"	۲	نمایشی
۱۲	۱۷	نہ بنانا
"	۱۵	حسن
۲۱	۲	خوش خوئی
۲۶	۳	غرضی پر
۳۰	۴	ستانیان
۳۳	۱۰	معیار
"	۱۷	آہنین
۳۵	۱۱	اسکا ہی
۵۳	۸	دارادور
۵۷	۱۸	بادی النظر مین
۵۸	۱	سے فضول
۵۹	۸	ایجاد و تکوین
"	۹	بجائے
۶۱	۲	بہ نفس نفیس
۶۲	۱۳	زنانہ
۶۳	۱۸	بہت کچھ
۶۴	۱۰	صد فخر
۶۵	۱	مودّت
۷۰	۲	خیر و معرفت
۷۴	۹	ہو جانے
۷۵	۳	نہین رہتی
۷۶	۷	ہلاک کرتی ہے
۸۰	۵	کہ عالی
۸۳	۲	آرزومند
۸۵	۱	غذا کی مقدار
۸۶	۱۲	اوپر
۸۷	۱۲	المرنیے
۹۹	۱۱	سال کی عمر
۱۰۳	۸	آتی رہے
"	۱۲	اوسیقدر اوسکی
۱۰۵	۱۷	نسلاً بعد نسل
۱۱۴	۴	جسکا نام بچہ بچہ
۱۲۸	۷	کام ہین بے
"	۱۳	عرصۂ دراز

تمت

فلسفہ ازدواج محمد جعفر صدیقی آفندی اینڈ کمپنی محاذی جنرل پوسٹ آفس انگریزی - حیدرآباد دکن - اور شمسی پریس آگرہ سے بقیمت عہ ر ملسکتی ہے

اشتہار چھپائی مطبع شمسی آگرہ

خدا کے فضل وکرم سے اس مطبع مین ہر قسم کی کتابین اردو ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح وعمدہ جمدار زبان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالحہ سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین یہ مطبع عرصہ پانچ سال سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت ونیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط صاف وعمدہ چھاپی جاتی ہین - جن صاحبون کو چھپوانا منظور ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط وکتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کے لیئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی وددانی ہین فقط

المشتہر

محمد بشیر الدین خان منیجر شمسی پریس آگرہ محلہ کمبوٹولہ

۱۷۳۵۱ G.U.L. 28

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیاجائے گا۔